حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات پر ایک نظر

پیرزادہ محمد توصیف النبی مجددی

ناشر
بہار اسلام پبلیکیشنز لاہور

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات پر ایک نظر

پیرزادہ محمد توصیف النبی مجددی

ناشر

بہار اسلام پبلی کیشنز لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب ——— حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ: حیات وخدمات پر ایک نظر
تصنیف ——— پیرزادہ محمد توصیف النبی مجددی
اشاعت بارِ اول ——— صفر المظفر ۱۴۳۲ھ
اشاعت ثانی ——— صفر المظفر ۱۴۳۳ھ نومبر 2012ء
ناشر ——— بہار اسلام پبلی کیشنز D-1/1910 گجر پورہ سکیم لاہور
قیمت ——— =/140 روپے

ملنے کے پتے

بہار اسلام پبلی کیشنز ڈی ون بلاک گجر پورہ سکیم لاہور
مکتبہ قادریہ فوارہ چوک گجرات
مکتبہ جلالیہ فوارہ چوک گجرات
حافظ بک ایجنسی سیالکوٹ
اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ
مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ
غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ
مکتبہ الفرقان اردو بازار گوجرانوالہ
مکتبہ رضائے مصطفیٰ میلاد چوک گوجرانوالہ
مکتبہ زین العابدین شالیمار گارڈن لاہور
کتب خانہ حاجی نیاز اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
کتب خانہ حاجی مشتاق اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف
ادارہ اسلامیات نزد ریلوے پھاٹک منڈی بہاؤالدین
مکتبہ فریدیہ ساہیوال
اقراء بک سیلرز فیصل آباد
چشتی کتب خانہ فیصل آباد
کتب خانہ مقبول عام کوتوالی بازار فیصل آباد
احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

بہار اسلام پبلی کیشنز لاہور
0333 / 0312 4229760
0322 / 0313 4642506

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	اس کتاب میں	صفحہ نمبر
1	انتساب	10
2	حمد باری تعالیٰ	11
3	نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	12
4	منقبت در شانِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	13
5	حالِ دل	14
6	**تقریظ** (صاحبزادہ احمد ثقلین حیدر چواہی)	17
7	حرفِ سخن (متین کاشمیری)	21
8	قطعۂ تاریخ طباعت	24
9	**باب اول**	25
10	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے سوانحی حالات	26
11	نام، کنیت، لقب اور تاریخ پیدائش	26
12	نسب نامہ	27

Marfat.com

13	حلیہ مبارکہ	27
14	ایام طفولیت	28
15	تعلیم وتربیت	28
16	درس وتدریس اور خدمت دین	32
17	عادات ومعمولات	32
18	رشتۂ زدواج	34
19	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا قصدِ بیت اللہ اور بیعتِ شیخ	35
20	حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف	36
21	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت وعنایت	38
22	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت	39
23	شیخ کے دل میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت	40
24	چوتھا سفر دہلی کی طرف	41
25	پانچواں سفر	42
26	دعوت وتبلیغ کا حکیمانہ انداز	42
27	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی جہانگیر کے بارے میں رائے	44
28	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی گرفتاری کے اسباب	45
29	قلعہ گوالیار میں قید وسلاسل کی صعوبتیں	46

Marfat.com

30	رہائی کے لئے اسباب	48
31	وصالِ حق کی تیاری	49
32	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا سفرِ آخرت	51
33	**دوسرا باب**	53
3	لفظ مجدد پر ایک نظر	54
34	جن اکابرینِ وقت نے آپ کو مجدد مانا	56
35	مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اکابرین اور اہل یورپ کی رائے	57
36	شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	57
37	نواب صدیق حسن خان بھوپالی (غیر مقلد)	57
38	قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	58
39	حضرت غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ	58
40	ڈاکٹر ارنلڈ	59
41	انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس	59
42	**تیسرا باب**	60
43	تعلیمات و نظریاتِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ	61
44	محبت الٰہی کی چاشنی	61
45	ذکر الٰہی کا مفہوم	63

Marfat.com

46	شریعت محمدیہ ہی مقصود حیات ہے	64
47	صحابہ کرام سے محبت اور اتباع راہ نجات	68
48	بدعت کے تباہ کن اثرات	68
49	علماءِ سوء کی مذمت	70
50	توبہ اور اس کی برکت	71
51	کامل شیخ کی اہمیت اور اس کا طریقہ کار	71
52	فقرا کی ہم نشینی کی برکات	73
53	اولیاء اللہ کی کرامات اور ان کی حقیقت	75
54	نرمی اور خوش خلقی کی فضیلت	77
55	حقوق العباد کی اہمیت	77
56	شکر کا صحیح طریقہ	79
57	دنیا اور آخرت کا باہمی رشتہ	80
58	اقوال وارشادات حضرت مجدد	83
59	مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات	86
60	**چوتھا باب**	91
61	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات ورسائل	92
62	اثبات النبوۃ	92

Marfat.com

63	ردِ روافض	92
64	رسالہ تہلیلیہ	93
65	شرح رباعیات	93
66	معارف لدنیہ	94
67	مبدا و معاد	94
68	مکاشفات عینیہ	95
69	چند مزید کتابیں	95
70	مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	96
71	**پانچواں باب**	98
72	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد	99
73	خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ	99
74	خواجہ محمد سعید خازن الرحمہ رحمۃ اللہ علیہ	100
75	خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	101
76	خواجہ محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ	103
77	خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	104
78	خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ	104
79	خواجہ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ	104

Marfat.com

80	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادیاں	106
81	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور خلفاء کے اسماء گرامی	107
82	چند خلفاء کرام کا مختصر تذکرہ	108
83	حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ	108
84	مولانا احمد برکی رحمۃ اللہ علیہ	110
85	مولانا احمد دیبنی رحمۃ اللہ علیہ	111
86	مولانا بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ	112
87	شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ	113
88	شیخ حسن برکی رحمۃ اللہ علیہ	113
89	شیخ حمید بنگالی رحمۃ اللہ علیہ	115
90	شیخ طاہر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ	116
91	خواجہ عبداللہ عرف خواجہ کلاں رحمۃ اللہ علیہ	117
92	خواجہ عبداللہ عرف خواجہ خورد رحمۃ اللہ علیہ	118
93	مولانا طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	118
94	عبدالواحد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	119
95	مولانا فرخ حسین رحمۃ اللہ علیہ	120
96	پیر نعمان بدخشی رحمۃ اللہ علیہ	120

Marfat.com

97	مولانا ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ	121
98	شیخ نور محمد پٹنی رحمۃ اللہ علیہ	122
99	مولانا یار محمد قدیم رحمۃ اللہ علیہ	123
100	مولانا یوسف سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ	124
101	کتابیات	125

☆......☆......☆......☆

Marfat.com

انتساب

والد محترم جناب حضرت محمد منظور احمد نقشبندی مجددی دامت فیوضہم، والدۂ ماجدہ صاحبہ اور برادرِ مکرم جناب علی سلمان کاشف صاحب کے نام جن کی پرورش اور تربیت نے بندۂ عاجز کو اس قابل بنایا۔

نیاز مند:
محمد توصیف النبی مجددی

Marfat.com

﴿......حمد باری تعالیٰ......﴾

از: پیر سید نصیر الدین نصیرؔ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے

کون مقبول ہے، کون مردود ہے بے خبر! کیا خبر تجھ کو، کیا کون ہے
جب تلیں گے عمل سب کے میزان پر تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے

کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے

اولیاء تیرے محتاج اے ربِ کل! تیرے بندے ہیں سب انبیاء و رسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تیری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے

ابتدا بھی وہی انتہا بھی وہی نا خدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما اس اَحد کے سوا دوسرا کون ہے

اہل فکر و نظر جانتے ہیں تجھے کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیرؔ! اس کو تو فضلِ باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

Marfat.com

☆......نعت شریف......☆

از: پیرزادہ توصیف النبی مجددی

ادب کی جگہ ہے سبھی پہ ہے لازم وہ دیکھو نبی کا مقام آ گیا ہے
خوشی آ رہی ہے، غمی جا رہی ہے محمد کا دار السلام آ گیا ہے

چمن ہیں شگفتہ دمن ہیں شگفتہ عدم میں اک ہستی ہوئی ضوفشاں ہے
خفی میں جلی میں حرم کی گلی میں لبوں پہ محمد کا نام آ گیا ہے

بہاروں کی رنگینیوں کو سمیٹے نظاروں کی جلوہ گری کو دکھانے
شرابِ محبت پلانے کو ساقی لیے اپنے ہاتھوں میں جام آ گیا ہے

صدا آ رہی ہے یہ عرشِ بریں پہ صفیں باندھ لو سب ادب سے فرشتو
کہ معراج کی شب رسولِ مکرم جو ہے انبیاء کا امام آ گیا ہے

تیقن کی جا ہے تماشا نہیں ہے عجب یہ ہے توصیفؔ پرکیف منظر
وہ دامن پسارے محمد کے در پہ ادھر سے ادھر خاص و عام آ گیا ہے

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ منقبت در توصیف امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ ☆

از: متین کاشمیری

مشعل راہِ ہدایت شیخ احمد شاہِ سرہند
مخزنِ سرِّ حقیقت شیخ احمد شاہِ سرہند

کاملوں نے خوشہ چینی آپ کے خرمن سے کی
گوہرِ درجِ ولایت شیخ احمد شاہِ سرہند

علم و حکمت، نورِ باطن، عشق و مستی، جذب و شوق
رہبر شرع و طریقت شیخ احمد شاہِ سرہند

عمر جس نے دیں کی خدمت میں ساری اپنی وقف کر دی
پیکر علم و مودّت شیخ احمد شاہِ سرہند

زہد و تقویٰ بے مثال و باعمل، جن کا متیںؔ ہے
نیک سیرت پاک طینت شیخ احمد شاہِ سرہند

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆حال دل......

سیف البراہین مفتی محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر ماہنامہ بہارِ اسلام لاہور و انچارج بہارِ اسلام ریسرچ سنٹر

فرمان نبوی ﷺ ہے "ذِكْرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ الصَّالِحِينَ كَفَّارَةٌ (۱)"

یعنی انبیاء کرام کا تذکرہ کرنا عبادت اور صالحین اولیاء اللہ کا ذکر کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔

فرمانِ مصطفوی ﷺ کے مطابق امت مرحومہ کے خوش بخت افراد شروع سے ہی اولیاء اللہ کے تذکروں سے اپنی محافل ومجالس اور تصانیف وتالیفات کو زینت بخشتے رہے ہیں۔ بڑے بڑے ذی حشم علماء کرام اور صوفیاء عظام نے مقربین خدا کے حالات و واقعات پر کتب تصنیف کیں، امام عبداللہ یافعی شافعی کی "روض الریاحین" مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی کی "نفحات الانس" اور شیخ فریدالدین عطار کی "تذکرۃ الاولیاء" اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مشائخ نقشبندیہ ابتداء ہی سے عوالم کا قبلہ رہے ہیں، امام غزالی جیسے نابغۂ روزگار مفکر نے بھی اسی سلسلہ کے درویش خواجہ بوعلی فارمدی سے فیض کا کٹورہ پیا۔ حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش جیسے "کاملوں کے راہنما" نے بھی اسی طریقہ عالیہ کے سلطان معرفت خواجہ بایزید بسطامی کے مزار سے انوار کی خیرات حاصل کی۔ اور تاجدارِ قادریہ شیخ الکل حضرت سید عبدالقادر جیلانی حضور غوث اعظم سرکار رضی اللہ عنہ جیسے شہبازِ طریقت

(۱)...... کنز العمال، حدیث نمبر: 32247

کشف الخفاء، جلد: 1، صفحہ: 505

تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، جلد: 2، صفحہ: 396

Marfat.com

نے بھی وقت کے عظیم نقشبندی قافلہ سالار خواجہ ابو یوسف ہمدانی سے فیوض وانوار کے جام نوش کیے۔ اور برکتہ المصطفیٰ علیہ السلام فی الہند حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی جیسی شخصیات بھی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فیض صحبت سے سرشار ہوئیں۔

"کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں"

خانوادۂ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ کے سپوت جناب پیرزادہ توصیف النبی مجددی نقشبندی نے اسی سلسلہ نقشبندیہ کے سالارِ اعظم امام الاولیاء خزینۃ الاصفیاء حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حالات وخدمات پر ایک نظر ڈال کر حدیثِ نبوی کے نور سے اپنے قلب کو مستنیر کیا اور صالحین کی سنت کے عامل ہوئے۔ حضرت مجدد الف ثانی الفاروقی، خاندانِ فاروقیہ کے وہ خلف رشید ہیں جنہوں نے جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کا اِعلاء کر کے خونِ فاروقی کی لاج رکھی۔

پیرزادہ صاحب سے جب بھی ملاقات ہوتی ہے، وہ دورِ حاضر میں لٹی ہوئی خانقاہوں کی باقیات صالحات کو تلاش کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ چند صفحات اس تفصیل کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ آج خانقاہوں سے نقل کر رسم شبیری ادا کرنے والا کوئی باقی نہیں رہا اور اگر کوئی تھا بھی تو حالات کے گھمبیرتا کو دیکھ کر خودکشی کر چکا ہے۔

آج جب کہ اسلام، حضرت عمر کے انتظار میں آنکھیں فرشِ راہ کیے ہوئے ہے، خاندانِ فاروقی کے "مردِ حر" حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ اسلام کی رگوں میں تازہ لہو کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مجدد نے جس طرح خانقاہ سے نکل کر رسم شبیری ادا کی وہ آج کے مجددیوں نقشبندیوں کے علاوہ قادریوں، چشتیوں،

Marfat.com

سہروردیوں، قلندریوں، رضویوں اور فریدیوں صابریوں سبھی کے واسطے چراغِ راہ تو ہے ہی، کم از کم ساغر صدیقی کی یہ صدا ضرور ہے۔

بھولی ہوئی صدا ہوں مجھے یاد کیجئے
تم سے کہیں ملا ہوں مجھے یاد کیجئے
منزل نہیں ہوں خضر نہیں راہزن نہیں
منزل کا راستہ ہوں مجھے یاد کیجئے

''میرے دل کی یہ صدا ہے دردمندوں کیلئے'' کے مصداق دعائے قلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے صوفیاء اور خانقاہوں کو عظمت رفتہ عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ جناب توصیف النبی مجددی صاحب کو بھی علمی و عملی ترقی عطا فرمائے جنہوں نے یادِ رفتگاں کی بزم میں ایک نیا اضافہ فرمایا۔ آمین بعظمة اشرف الانبیاء والمرسلین۔

عبدِ ذوالمنن

محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر: ماہنامہ بہارِ اسلام لاہور

انچارج: بہارِ اسلام ریسرچ سنٹر

Marfat.com

تقریظ ......☆

پروردۂ آغوشِ ولایت حضرت صاحبزادہ سید احمد ثقلین حیدر شاہ صاحب دام ظلہ

آستانہ عالیہ نقشبندیہ چورہ شریف

برصغیر پاک و ہند کو وہ شرف اور وقار تو نہ حاصل ہو سکا جو خطہ عرب کے حصے میں آیا۔ یہاں پیغمبرانِ خدا تو تشریف نہ لا سکے مگر یہاں ان کے روحانی و علمی فیضان کے امین اولیاء کرام اور بزرگان دین اسلامی اقدار کی نگہداری اور عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری کا حق ادا کرتے رہے۔ انھوں نے دین متین کی تبلیغ و ترویج اس اخلاص، انہماک اور لگن سے کی کہ خاکِ برصغیر کے ذرے ذرے پر ان کی حکایت عشق و وفا رقم ہے۔ ان مرادان خلیق نے کہیں تو دل کے بت کدوں میں اذانیں دیں تو کہیں شریعت و طریقت کی گتھیوں کو سلجھایا۔ کہیں جابر سلطان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسکو للکارا تو کہیں تشنگان معرفت و حقیقت کو تزکیہ و تصفیہ کی منازل طے کروائیں۔

تصوف کے معروف سلاسل میں سلسلہ نقشبندیہ کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ افق روحانیت کے درخشندہ آفتاب حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے قبل یہ سلسلہ "سلسلۂ خواجگان" کے نام سے منسوب تھا، مگر آپ کی زوردار شخصیت اور روحانی تربیت کے منفرد انداز نے اس سلسلے کو آپ سے منسوب کر دیا اور یہ "نقشبندیہ" کہلانے لگا۔ پاک و ہند میں اس سلسلے کا باقاعدہ اجراء حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں ہوا اور پھر آپ کے خاص مرید اور خلیفہ حضرت شیخ احمد سرہندی

Marfat.com

المعروف ''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ '' نے اس سلسلے کو چار دانگ عالم میں پھیلا دیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دنیائے اسلام کی وہ جلیل القدر ہستی ہیں کہ ماہ وسال کی الٹ پھیر بھی جن کے نام اور کام کی عظمت کو گہنا نہیں سکی۔

آپ اس کھٹن ، پر خطر اور پر آشوب دور میں مسند تجدید پر براجمان ہوئے جب ہندوستان میں فرمانروا اکبر نے '' دین الٰہی '' کی بنیاد رکھ کر دین اسلام کی پاکیزہ اور حسین قدروں کو پامال کرنا چاہا مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف دین اکبری کی بیخ کنی کی بلکہ اکبر کی نخوت ورعونت کو بھی خاک میں ملا کر یہ ثابت کر دیا کہ

آج بھی ہو گر ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

آپ نے اپنی سعی وکاوش اور جدو جہد مسلسل سے شریعت وطریقت کے چہرے پر پڑنے والی دھول کو صاف کر دیا۔

1400 سال قبل دنیا کی سب سے سچی، عظیم اور بلند ترین ہستی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ '' ہر صدی کے اختتام پر ایک ایسا فرد ضرور آئے گا جو دین کی تجدید کرے گا۔

اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ منفرد مقام حاصل ہے کہ آپ کو بالاتفاق وقت کے مسلمہ اکابرین کی اکثریت نے مجدد تسلیم کیا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا تھا کہ حضرت مجدد کا وجود گرامی بھی من جملہ ان اکابرین امت کے ہے جن کی تعظیم وتوقیر تو حسن اعتقاد کی بنا پر بہت کی جاتی ہے لیکن

Marfat.com

ان کی زندگی کے اصل کارناموں پر پردے پڑ گئے ہیں۔غور کیا جائے تو دور موجود میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی اور آپ کی خدمات کے حوالے سے ایسی کسی کمی کا احساس نہیں ہو پاتا کہ اب آپ کی حیات کا کوئی گوشہ ایسا ہو جو نگاہوں سے مخفی ہو۔اب تو مکتوبات معصومیہ کے 6 سے زائد زبانوں میں تراجم موجود ہیں اس کے علاوہ شروح وتخریجات کی بھی فہرست بڑی طویل ہے۔

زیر نظر کتاب میں بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کارہائے نمایاں اور آپ کی سیرت و کردار کو راست گوئی اور بالغ نظری کے ساتھ سامنے لانے کی بڑی بھرپور سعی کی گئی ہے۔

تصوف کے رنگ وخوشبو میں لپٹے صاحب عرفان اور صاحب سجادہ حضرت پیر توصیف النبی نقشبندی مجددی جو سخن فہم بھی ہیں اور سخن ور بھی، جو سیدھی، سچی اور کھری بات کہنے کے ساتھ اپنے موقف کو بڑی مضبوطی، دلکشی اور شگفتگی کے ساتھ بیان کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں، نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی روحانی وابستگی اور والہانہ محبت کا ثبوت دیتے ہوئے بڑے عام فہم اور سہل انداز کو اپناتے ہوئے مستند ماخذوں سے حاصل کیے گئے حوالہ جات کے ساتھ یہ خوبصورت تحریر ''بارگاہ مجدد'' میں پیش کی ہے۔ جسمیں حضرت مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی معاشرتی اصلاح، ترویج دین اور شرک و بدعت کی سرکوبی کے لیے کی گئی کوششوں کے ساتھ آپ کی تصنیفات وتخلیقات کا بھی کمال حسن وخوبی کے ساتھ تعارف کروایا گیا ہے۔

اکثر تصنیفات میں آپ کے خلفاء عظام کے صرف ناموں پر اکتفا کیا جاتا

Marfat.com

ہے اور اس طرح ان خلفاء کے بارے میں مفید معلومات قدرے کم ملتی ہیں جس کی وجہ سے آپ کے مقاصد جلیلہ، نصب العین، دائرۂ عمل، حلقے کی وسعت، آپ کی نگاہ بصیرت، فراست اور بے مثال طریقہ کار کا مکمل ادراک نہیں ہو پاتا مگر پیر صاحب نے اس کمی کو بھی اپنے خاص طرز تحریر سے اک نیا آہنگ بخشا ہے۔

ضرورت آج اس امر کی ہے کہ ہم بزرگان دین اور صوفیا کرام کی سوانح، افکار و نظریات کو پڑھنے کے ساتھ ان کی تعلیمات پر بھی عمل پیرا ہوں تا کہ ہم ان کے فیض اور برکات سے پوری طرح مستفید ہو سکیں۔

سید احمد ثقلین حیدر شاہ

کفش بردار دربارِ عالیہ نقشبندیہ چورہ شریف (اٹک)

Marfat.com

☆......حرف سخن......☆

آج سے تقریباً چھ 6 سال قبل محسن ملت محقق عصر حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی نظامی علیہ الرحمہ کے مطب پر ایک فاضل نوجوان عالم باعمل پیر کامل اور جامع الصفات شخصیت سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جو خانقاہی نظام پر گفتگو فرما رہے تھے جس سے راقم الحروف سمیت دیگر احباب بھی بہت زیادہ متاثر ہوئے اور جب ان کا تعارف ہوا تو پتہ چلا کہ یہ صاحبزادہ پیر توصیف النبی المعروف مٹھل پیر صاحب ہیں جو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ کے زیب سجادہ اور صاحب اجازت ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر سلاسل اولیاء سے مستفید و مستفیض ہو چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور فیضان وعرفان میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

اس وقت میرے زیر نظر موصوف کی تصنیف لطیف "حضرت مجدد الف ثانی: حیات وخدمات پر ایک نظر" ہے۔ جس میں مصنف نے حضرت مجدد الف ثانی کے دینی، روحانی، علمی، ادبی، تحریکی اور تبلیغی مساعی کا بھرپور تذکرہ کیا اور قارئین ومتوسلین اور وابستگان سلسلہ کی ضیافت قلبی اور توجہ ودلچسپی کا خوب سامان کیا ہے۔ موصوف نے سلیس، سادہ اور عام فہم زبان کو استعمال کر کے ایک عام قاری کو بھی مطالعہ کی دعوت دی ہے۔ دعا ہے کہ یہ صحیفہ مبارکہ، بارگاہِ مجددیت میں مقبول ہو اور عوام وخواص کیلئے

Marfat.com

مشعل راہ ثابت ہو۔

اس سے قبل بھی موصوف نے ''بیعت: اہمیت، ضرورت، تقاضے'' کے نام سے کتاب لکھ کر قارئین اور اہل علم و معرفت حضرات سے خراجِ تحسین حاصل کیا ہے۔ میرے ناقص علم کے مطابق اس سے قبل آج تک اس موضوع پر ایسی جامع اور مدلل کتاب نہیں لکھی گئی۔

جناب صاحبزادہ صاحب، حضرت امام ربانی شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ سے غایت درجہ عقیدت رکھتے ہیں۔ یہ تصنیف مصنف کے مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے نسبت و محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے حضرت شیخ سرہند کے مزار اقدس پر حاضری دے کر فیوض و برکات بھی حاصل کئے ہیں۔ حضرت مجدد پاک کے افکار و تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ''زاویہ نقشبندیہ'' بھی قائم کیا ہوا ہے۔

کرتا ہوں ذکر جب بھی میں عالی جناب کا
چرچا ہوا ہے خوب میرے انتخاب کا

صاحبزادہ توصیف النبی صاحب کوئی پیشہ ور مولوی یا نام نہاد پیر نہیں بلکہ جیسی گفتار ویسا کردار، جیسی سیرت ویسی صورت کے مصداق ہیں۔ جیسا نام ویسا کام کے حامل اسم بامسمیٰ ہیں۔ ان کے جد امجد حضرت علامہ پیر محمد احمد نقشبندی مجددی فضلی غفاری رحمۃ اللہ علیہ (مرید و خلیفہ حضرت عبد الغفار پیر مٹھا سائیں) صاحب قال و حال اہل اللہ میں سے تھے۔ اور ان کے والد گرامی جناب حضرت منظور احمد نقشبندی مجددی المعروف بڑے پیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ، صاحبِ علم و عمل شخصیت

Marfat.com

کے مالک ہیں۔ مختلف علوم وفنون میں دسترس رکھتے ہیں، خصوصی طور پر علم الاعداد، فلکیات، نجوم اور پامسٹری کے ماہر ہیں۔

یہ سارا فیضان وعرفان توصیف النبی صاحب کے وجودِ مسعود کی صورت میں ہم میں موجود ہے۔ آپ سلسلہ عالیہ کی ترقی وترویج اور تبلیغ واشاعت میں اہم کردار ادا کر رہے اور اپنے مریدین کے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ التحیۃ والثناء کے وسیلۂ جمیلہ سے اور اولیاء واصفیاء کے صدقے صاحبزادہ پیر توصیف النبی صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ غفاریہ کو ہمیشہ آباد وشاد رکھے۔

آخر میں ادارہ بہارِ اسلام اور ماہنامہ بہارِ اسلام کو بھی ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے زاویہ نقشبندیہ کے تعاون سے کتاب مستطاب شائع فرما کر "حق تو یہ ہے کہ حق ادا کر دیا۔" دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہِ سید المرسلین

متین کاشمیری

19 صفر المظفر 1433ھ

بر موقع عرس حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز

Marfat.com

قطعہ تاریخ طباعت

''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ: حیات و خدمات پر ایک نظر''

لکھ دیا جب پیر توصیف النبی
تذکرۂ حضرت قطب انام
سالِ طباعت تم متینؔ اس کا کہو
''گنجِ حکمت، گلشنِ عرفاں، کلام''

۱۴۳۳ھ

نتیجۂ فکر:
متینؔ کاشمیری

Marfat.com

بابِ اوّل

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانحی حالات

Marfat.com

باب اول

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانحی حالات

نام، لقب، کنیت اور تاریخ پیدائش:

نام آپ کا احمد، لقب بدر الدین اور کنیت ابو برکات تھی، خطاب امام ربانی مجدد الف ثانی۔

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ 14 شوال 971ھ بمطابق 5 جون 1546ء بوقت سحر بروز جمعہ رونق افروزِ عالم ہوئے۔ (1)

آپ کا نسب مبارک اکتیسویں کڑی پر امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۱)..... حضرت مجدد الف ثانی ص ۲

علماء ہند کا شاندار ماضی ۴/۳۳

تاریخ دعوت و عزیمت ۴/۲۳

تاریخ مسلمانان پاک و ہند ۱/۵۹۷

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ۱۹۰

حضرت مجدد اور انکے ناقدین ۲۲

سیرۃ مجدد الف ثانی ۵۰

تذکرہ علماء ہند ۸۸

فقہائے ہند ۴/۷

اولیائے پاک و ہند ۲۱۷

تذکرہ اولیائے پاک و ہند ۱۷۲

صوفیائے نقشبند ۱۶۱

دور کوثر ۲۲۲

نزھۃ الخواطر ۵/۴۲

Marfat.com

سے مل جاتا ہے۔(2)

نسب نامہ:

سلسلہ نسب اس طرح ہے ۔ حضرت شیخ احمد بن مخدوم عبدالاحد بن زین العابدین بن عبدالحیٔ بن محمد بن حسیب اللہ بن امام رفیع الدین بن نصیر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبداللہ بن شعیب بن احمد بن یوسف بن شہاب الدین علی فرخ شاہ بن نورالدین بن نصیر الدین بن محمود سلیمان بن مسعود بن عبداللہ الواعظ الاصغر بن عبداللہ الواعظ الاکبر بن ابوالفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن حضرت عبداللہ بن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۔(3)
اس نسب پر حضرت مجدد کو فخر تھا اپنے مکتوبات میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔(4)

حلیہ مبارک:

قد مبارک متوسط، رنگ گندم گوں مائل بہ سفیدی، پیشانی اور رخسار کشادہ، آبرو آنکھیں بڑی بڑی، داڑھی گھنی، ناک باریک، لب سرخ نازک، دھانہ دراز نہ کوتاہ، دانت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔ آپ کو دیکھ کر بے اختیار آدمی کہہ اٹھتا: ''ما ھذا الا ملک کریم'' کہ یہ انسان نہیں بلکہ ایک بزرگ فرشتہ ہے۔(5)

(۲)......تاریخ دعوت و عزیمت

(۳)۔حضرت مجدد الف ثانی ۲۹

(۴) دفتر دوم مکتوب نمبر ۱۵ تذکرہ یوں ہے: اختیار رکھا روقم در حرکت آمد

(۵)۔حضرت مجدد الف ثانی، ۲۳۹

Marfat.com

ایام طفولیت:

بچپن ہی سے آپ سلیم الطبع واقع ہوئے تھے۔ ہر اس کام سے دور رہتے تھے جس سے آدم کو فطرتاً حجاب ہوتا ہے۔ مثلاً عام بچوں کی طرح آپ کبھی برہنہ نہیں ہوئے اور اگر کبھی آپ کا بدن کھل جاتا تو فوراً اس کو ڈھانپ لیتے۔ (6)

تعلیم و تربیت:

تھوڑے ہی عرصے میں آپ نے قرآن مجید حفظ فرما لیا پھر والد ماجد کی خدمت میں رہ کر تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اور والد محترم کی تربیت اور توجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایسی فتح و کشادگی دی کہ بڑے بڑے دقیق مسائل کو بھی باآسانی حل کر لیا کرتے تھے۔ بیشتر علوم والد بزرگوار سے اور بعض علوم اس زمانے کے کبار علماء سے حاصل کئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد مسند خلافت کو زینت بخشی جذبہ عشق خداوندی کے شوق میں اس زمانے کے شہرہ آفاق شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ گئے اور ان سے ذکر و اذکار کی تلقین اور سلوک کی تعلیم حاصل کی اور ان کے آستانہ پر پڑے رہتے۔ مگر شیخ عبدالقدوس نے ان کو علوم دین و شریعت کی تحصیل و تکمیل کی تاکید فرمائی اور یوں فرمایا کہ "علم کے بغیر جو درویشی ہوتی ہے اس میں کچھ آب و نمک نہیں ہوتا"

والد ماجد حضرت مخدوم نے ان کی کم سنی کو دیکھتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت

---

(۶)......روضۃ القیومیہ ۵۴ تا ۵۸

حضرت مجدد الف ثانی ۱۵۱ بحوالہ زبدۃ المقامات

Marfat.com

مجھ کو شبہ ہے، کہ علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد جب میں حاضر ہوں تو آپ کو نہ پاؤں۔ شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے فرزند رکن الدین سے یہ دولت حاصل کر لینا۔

حضرت مخدوم ''اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبْ'' کے تحت تحصیل علوم میں مشغول ہوئے۔ جس کا آپ کو خدشہ تھا وہ بات واقع ہوئی کہ شیخ کے انتقال کی خبر ان کو ملی تکمیل علوم دین کے بعد کچھ دن مختلف مقامات کی سیر و سیاحت کی اور وہاں کے بزرگوں سے استفادہ کیا اور پھر شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے اور خلافت حاصل کی۔ (7)

حضرت مخدوم کو اتباع سنت کا انتہا درجہ کا اہتمام رہتا تھا ہر چیز میں اتباع کرتے تھے یہاں تک کہ لباس میں تہبند باندھنے میں، نعلین کے دو تسمے والے جوتے، دعوات ماثورہ اور وظائف، سب میں ہی اہتمام فرماتے تھے۔

حضرت مخدوم جب اکتساب علوم سے فارغ ہوئے تو مردان خدا کی تلاش میں مختلف شہروں کا سفر کیا اور مختلف لوگوں سے استفادہ کیا۔ شیخ اللہ داد کی صحبت سے بھی مستفید ہوئے اور مولانا محمد بن فخر صاحب کے درس میں بھی شریک ہوئے۔ اور بنگال میں حضرت سید علی قوام کے پاس بھی چند دن رہے اور پھر اس سفر سے واپسی پر سرہند تشریف لائے اور پھر سفر آخرت تک یہیں مقیم رہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے والد ماجد کو کئی بار یہ فرماتے سنا کہ ''اہل بیت کی محبت کو حفاظت اور حسن خاتمہ میں بڑا دخل ہے'' جب والد

(۷)...... تاریخ دعوت وعزیمت ۴/۱۳۴

حضرت مجدد الف ثانی ۵۰

Marfat.com

صاحب کو سکرات شروع ہوئے تو میں نے آپ کو یاد دلایا۔ فرمایا: الحمد الله والمنة کہ میں اس محبت میں سرشار اور اس دریائے احسان میں غرق ہوں۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ

کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

آپ نے اسّی سال کی عمر میں 17 رجب 1007ھ کو اور بعض کے نزدیک 27 جمادی الاخری کو اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ قبر مبارک شہر سرہند سے مغربی جانب میں تقریباً ایک میل پر واقع ہے۔ کسی نے تاریخ وصال کو اس قطعہ میں بند کیا ہے۔

آن شیخ کہ بود علم اندر بر تن

جانش گہر سر ازل را معدن

چو شیخ زمانہ بود در علم و عمل

تاریخ وصال آن بگو شیخ زمن

اصل کشمیر کے رہنے والے تھے پھر وہاں سے 971ھ میں سیالکوٹ منتقل ہو گئے۔ ان کو منطق، فلسفہ، علم کلام اور اصول فقہ میں کمال حاصل تھا اور ان کی ذکاوت وحفظ، کثرت مطالعہ اور قوتِ تدریس بہت مشہور تھی (ان کے شاگردوں میں سے علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی جیسے نابغہ روزگار علماء اور مدرسین پیدا ہوئے کہ اس وقت کے درس نظامی کے نصاب میں ان کی کتاب بھی شامل ہے۔) تقریباً نصف صدی درس وتدریس میں مصروف رہ کر 1017ھ میں لاہور میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔(8)

(۸)......نزھۃ الخواطر، ۳۱۶/۵

Marfat.com

آپ کے استادوں میں کمال الدین کشمیری بھی ہیں جن سے آپ نے چند معقولات کی کتابیں پڑھیں۔

اور بعض کتب احادیث یعقوب کشمیری کی خدمت میں رہ کر پڑھیں۔ جن میں امام واحدی کی تفسیر بسیط اسباب النزول، تفسیر بیضاوی، منہاج الوصول، الغلیۃ القصوی، صحیح بخاری شریف، الادب المفرد، ثلاثیات، مشکوۃ شریف، شمائل ترمذی شریف، قصیدہ بردہ وغیرہ شامل ہیں۔

شیخ یعقوب صرفی کشمیری 928ھ میں پیدا ہوئے۔ کشمیر کے ایک معزز خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ تعلیم ظاہری حاصل کرنے کے بعد سمرقند جا کر شیخ خوارزمی کے مرید ہو گئے پھر جب آپ واپس کشمیر پہنچے تو لوگوں نے آپ سے خوب فیض حاصل کیا۔ آپ چند دن کشمیر رہنے کے بعد خراسان تشریف لے گئے اور وہاں شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی کتابیں پڑھیں۔ وہاں اور بھی لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں اس کے بعد پھر جب آپ کشمیر پہنچے تو کشمیر کے حالات سازگار نہ تھے۔ آپ نے اپنے ساتھ بابا داؤد خاکی کو لیا اور اکبر بادشاہ کے پاس لاہور پہنچے اور اس کو کشمیر پر حملہ کرنے کی دعوت دی وہ تو پہلے ہی سے ایسے موقع کا منتظر تھا چنانچہ اس نے کشمیر پر حملہ کیا اور 1586ء کو کشمیر بھی مملکت مغلیہ کا ایک حصہ بن گیا۔

غرض شیخ یعقوب کی ہستی ایک جامع صفات ہستی تھی۔ آپ علوم میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر بھی تھے ان کے اشعار کا مجموعہ چھپ بھی چکا ہے۔ (9)

(۹)......دور کوثر ۲۲۶

Marfat.com

درس وتدریس اور خدمت دین:

ابھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا شباب کا زمانہ تھا۔آپ آگرہ تشریف لے گئے وہاں جا کر آپ کے علم وفضل کی اتنی شہرت ہوئی کہ بڑے بڑے علماء آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کو اپنی سعادت سمجھنے لگے اور عوام وخواص کے لیے آپ مرجع بن گئے۔

روضۃ القیومیہ میں ہے کہ جب حضرت مجدد الف ثانی کو اکبر آباد میں رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تو آپ کے والد ماجد حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد قدس سرہ آپ کے اشتیاق محبت میں آگرہ تشریف لے آئے۔

آپ کی آمد کی اطلاع سن کر شہر کے اکثر علماء اور اراکین سلطنت حاضر خدمت ہوئے۔بعض نے پوچھا کہ اس بڑھاپے میں آپ نے مسافت بعید (لمبا سفر) کیوں اختیار کی تو فرمایا کہ کیا کروں یہاں تک فرزند شیخ احمد کی محبت کھینچ لائی ہے۔(10)

والد ماجد کو آپ سے انتہائی درجہ محبت تھی ان کو ساتھ لے کر سرہند کی طرف روانہ ہوئے۔

عادت ومعمولات:

آپ کا نصف شب کو تہجد کے لیے اٹھنے کا معمول تھا اور تہجد پڑھنے کا انداز کچھ یوں تھا کہ ہر دو رکعت کے بعد توبہ استغفار، درود شریف اور دعاؤں کے بعد مراقبہ بھی فرماتے تھے۔فجر تک اسی طرح کرتے فجر سے پہلے اتباع سنت میں کچھ دیر آرام فرماتے پھر تازہ وضو فرما کر فجر کی نماز ادا فرماتے اور فجر کے بعد اشراق تک اپنے متوسلین کے

(۱۰)......روضۃ القیومیہ،۱۳۲،۱۳۳

سیرت مجدد الف ثانی ۵۴

Marfat.com

ساتھ مراقبہ میں بیٹھتے تھے۔اس سے فارغ ہو کر دولت خانہ میں تشریف لاتے اور اہل خانہ متعلقین کی خیر خبر لیتے پھر خلوت میں تشریف لے جاتے اور پورے دھیان کے ساتھ قرآن کی تلاوت فرماتے۔تلاوت کے بعد طالبین سے حالات کی تحقیق و ہدایات فرماتے اور اپنے خاص احباب کو بلا کر مضامین اور علوم خاصہ سے ان کو مستفید فرماتے۔
چاشت کے بعد گھر تشریف لے جاتے اور گھر والوں کے ساتھ ہی کھانا تناول فرماتے اور سب کا خیال رکھتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی دستر خوان پر نہیں ہوتا تو اس کا حصہ الگ رکھو دیتے تھے۔

کھانے کے بعد سنت کے مطابق قیلولہ فرماتے آپ کا مؤذن ظہر کے اول وقت میں اذان دیتا اذان سننے کے بعد آپ وضو فرما کر زوال کی سنتیں پڑھتے اس کے بعد ظہر کی سنتیں اور فرض ادا فرماتے۔ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر کسی حافظ قرآن سے ایک پارہ یا کم و بیش سنتے۔نماز عصر بھی مثلین ہو جانے کے بعد اول وقت میں ادا فرماتے، پھر خدا کے ساتھ سکوت و مراقبہ میں مشغول رہتے یہاں تک کہ مغرب ہو جاتی۔
مغرب کی نماز کے بعد نوافل کا طویل سلسلہ جاری رہتا یہاں تک کہ عشاء ہو جاتی تو آرام فرماتے رات دن کے نوافل میں ایک قرآن شریف ختم فرما لیا کرتے تھے۔

مریضوں کی عیادت کا بھی بہت اہتمام فرماتے تھے۔زیارت قبور کے لیے بھی تشریف لے جاتے تھے۔ادائے زکوۃ میں طریقہ یہ تھا کہ جب کسی جگہ سے کوئی ہدیہ وغیرہ آتا تو "حولان حول" (سال گزر جانے) کا انتظار نہ فرماتے ان فتوحات کے وقت فوراً حساب کر کے زکوۃ ادا فرما دیتے تھے۔حج کا کئی بار عزم فرمایا مگر اللہ کو کچھ

Marfat.com

اور منظور تھا اسی شوق میں دنیا سے رحلت فرما گئے۔ سلام میں ہمیشہ سبقت فرماتے تھے کوئی آپ سے سلام میں سبقت نہیں کر سکتا تھا۔ جب کسی کے انتقال کی خبر سنتے تو" انا اللہ وانا الیہ راجعون " پڑھتے اور نماز جنازہ میں شرکت کرتے۔

آپ کے لباس کا یہ حال تھا کہ ایک کرتہ تھا جس کے دونوں کاندھے چاک ہوتے تھے۔(11)

رشتہ ازدواج حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ:

راستہ میں جب شہر "تیر" سے گزر ہوا تو وہاں کے شیخ سلطان جو بادشاہ کے بڑے مقرب تھے نے اپنے پاس مہمان رکھا اور خوب اعزاز و اکرام کیا۔

انہی دنوں شیخ سلطان نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم اپنی بیٹی کا نکاح شیخ احمد سے کر دو۔ خواب میں حضرت مجدد صاحب کا حلیہ بھی دکھایا گیا۔ جب حضرت مجدد ان کے گھر پہنچے تو شیخ سلطان پہچان گئے۔ اس خواب کا تذکرہ آپ کے والد حضرت مخدوم سے کیا تو حضرت مخدوم نے اس کو بڑی خوشی سے منظور فرمالیا۔(12)

چنانچہ نہایت شاہانہ انداز سے یہ تقریب مسنون طریقہ پر انجام پائی۔ وہاں سے

(۱۱)۔علماء ہند کا شاندار ماضی

(۱۲)......حضرت مجدد الف ثانی، ۱۴۷

صوفیاء نقشبند، ۱۶۳

دور کوثر، ۲۳۶

Marfat.com

رخصت ہو کر آپ سرہند تشریف لائے اور والد ماجد کی وفات تک وہیں مقیم رہے۔(13)

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا قصد بیت اللہ اور بیعت:

جب 1007ھ میں والد ماجد حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا تو اس کے بعد آپ نے 1008ھ میں حج کا ارادہ کیا اوّلاً جب دہلی پہنچے تو وہاں پر حسن کشمیری جو آپ کے پرانے احباب میں سے تھے، انہوں نے حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے مناقب و کرامات بیان کیں۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ صاحب کا پہلے تذکرہ سن رکھا تھا ملاقات کا شوق ہوا چنانچہ مولانا حسن کشمیری کے ساتھ وہاں حاضر ہوئے۔

فرمایا حجاز کا تحفہ اس سے بہتر اور کیا ہوگا کہ میں ان مقتداء بزرگوں سے ذکر و مراقبہ حاصل کر کے عمل کروں۔(14)

(۱۳)......حضرت مجدد الف ثانی، ۱۴۸

تاریخ دعوت و عزیمت ۴/۱۴۰ بحوالہ روضۃ القیومیہ

نزھۃ الخواطر ۵/۴۲

(۱۴)......تذکرہ مجدد الف ثانی، ۲۲۶

تذکرہ اولیاء پاک و ہند، ۲۷۴

صوفیائے نقشبند، ۱۲۷

دور کوثر، ۲۴۹

زبدۃ المقامات، ۱۳۷

حضرات القدس ۲/۱۱

Marfat.com

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف:

حضرت باقی باللہ قدس سرہ اپنے عہد کے نامور صوفیاء میں سے تھے۔ آپ کا اسم گرامی رضی الدین محمد باقر تھا مگر معروف ہوئے خواجہ باقی باللہ اور خواجہ برنگ کے نام سے۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ خواجہ باقی باللہ بن قاضی عبدالسلام بن قاضی عبداللہ بن قاضی اکبر بن حسین بن حسن بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن علی اصغر بن جعفر ذکی خلیل بن علی نقی بن محمد نقی بن علی رضا بن موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، آپ کی ولادت 971ھ بمطابق 1563ء کو کابل میں ہوئی۔ آپ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا اور پھر مولانا صادق حلوانی سے تلمذ اختیار کیا اور پھر انہی کے ہمراہ ماوراء النہر کا سفر بھی کیا۔ چند ہی سال میں کمال علمی حاصل کر کے اہل علم کے حلقہ میں شہرت حاصل کی۔ اور پھر حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی پھر از سر نو اہل اللہ کی طرف رجحان پیدا ہوا پھر تلاش شروع کی۔ اسی سلسلہ میں کشمیر گئے وہاں شیخ محمد کلنگی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ ان سے بہت متاثر ہوئے پھر چوتھی باران کے ہاتھ پر توبہ کی جنہوں نے تین دن کے بعد اجازت و رخصت عطا فرمائی۔

آپ نے کئی شیوخ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ سب سے پہلے شیخ خواجہ عبید خلیفہ لطف اللہ کے ہاتھ پر، دوسری بار شیخ افتخار کی سمرقند آمد پر ان کے ہاتھ پر، پھر تیسری بار

Marfat.com

امیر عبداللہ بلخی کے ہاتھ پر۔

اس کے بعد ہندوستان کی واپسی کا رادہ فرمایا۔ درمیان میں لاہور ایک سال کے لیے ٹھہرے وہاں کے علماء کو آپ سے استفادہ حاصل کرنے کا خوب موقعہ ملا پھر دہلی تشریف لائے اور قلعہ فیروزی میں قیام فرمایا۔ وہاں ایک بڑی مسجد اور شہر تھا۔ وفات تک وہاں ہی رہے آپ کی توجہ میں بہت ہی اثر تھا اس سلسلہ کا ایک واقعہ زبان خاص وعام ہے جس کو شاہ عبدالعزیز دہلوی نے اپنی بے نظیر تفسیر میں قلمبند فرمایا ہے کہ خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سے خود منقول ہے کہ

ایک روز آپ کے مکان پر کئی صاحبان آگئے اس روز آپ کے یہاں کھانے کو کچھ نہ تھا۔ کھانے کی تلاش میں باہر نکلے۔ اتفاقاً ایک نان بائی کی دوکان جو آپ کے مکان سے متصل تھی، اس نے اس بات کی خبر پا کے ایک خوان بھرا ہوا روٹیوں کا خوب مکلف مرغن نہاری کے ساتھ آپ کے سامنے لاکر حاضر کیا۔ آپ اس کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ اسنے عرض کی کہ مجھ کو اپنا سا کر دیجئے۔ فرمایا کہ اس حالت کا تحمل (برداشت) نہ کر سکے گا۔ کچھ اور مانگ وہ اسی بات کا سوال کئے جاتا تھا اور خواجہ صاحب انکار کرتے تھے۔ جب اس نے بہت ہی اصرار کیا تو آپ ناچار اس کو اپنے حجرے میں لے گئے اور اس پر تاثیر اتحادی کی جب حجرے سے باہر نکلے تو خواجہ اور اس نان بائی کی صورت وشکل میں کچھ فرق نہ تھا اتنا ضرور تھا کہ خواجہ ہوشیار تھے اور نان بائی بے ہوش، تین دن کے بعد اس نان بائی کا انتقال ہو گیا۔

آپ کے مریدوں میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شیخ تاج

Marfat.com

الدین سلطان عثمانی سنبھلی، شیخ حسام الدین بن شیخ نظام الدین بدخشی، شیخ الہ داد دہلوی لوگوں کے لیے مرجع بنے۔ آپ چہار شنبہ 14 جمادی الاخری 1014ھ دہلی میں چالیس سال چار ماہ کی عمر میں اس دار الغرور سے دار الخلود کی طرف منتقل ہوئے۔ مغربی دہلی میں مدفون ہیں۔ وصیت کے مطابق آپ کی قبر پر چھت یا گنبد نہیں بنایا گیا صرف جالی کی دیوار ہے۔ (15)

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت وعنایت:

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خواجہ صاحب نے بہت ہی شفقت ومہربانی کے ساتھ پذیرائی فرمائی۔

کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ صاحب کی طبیعت میں بڑی غیرت تھی کسی کو اپنی طرف خود متوجہ نہیں فرماتے تھے مگر یہاں پر طالب خود مطلوب تھا۔ حضرت خواجہ نے خلاف معمول خود فرمایا کہ "اگر چہ آپ مبارک سفر کا ارادہ رکھتے ہیں مگر چند روز ہمارے مہمان رہیں ایک ماہ نہیں تو ایک ہفتہ ہی سہی" حضرت نے وہاں ایک ہفتہ قیام کا ارادہ کر لیا مگر یہ قیام آہستہ آہستہ دو ڈھائی ماہ تک لمبا ہو گیا۔ ان دو ڈھائی مہینوں میں حضرت مجدد الف ثانی کو جو کیفیات حاصل ہوئیں اور جو مراحل سلوک طے ہوئے ان کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ (16)

(۱۵)۔ حضرت مجدد الف ثانی، ۱۳۸

(۱۶)۔.....ان جذبات کا اندازہ مکتوبات کے مطالعہ سے لگایا جا سکتا ہے خصوصاً کرکہ مبدا و معاد، ص:۱۶۔ دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب:۲۹۶۔ دفتر اول، حصہ پنجم، مکتوب: ۲۹۰۔

Marfat.com

پہلی مرتبہ میں حضرت خواجہ نے یہ خوشخبری سنائی کہ تم کو نسبت نقشبندیہ کامل طور سے حاصل ہو گئی اب مزید ترقی کی امید ہے۔

جب دوسری مرتبہ حاضری ہوئی تو اس مرتبہ خود خواجہ نے خلعت وخلافت عطا فرمائی اور اپنے مخصوص ترین اصحاب کو بھی تعلیم طریقت کے لیے آپ کے سپرد فرمایا۔

تیسری بار جب حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ قلعہ فیروزی سے پیدل روانہ ہوئے اور دروازہ کابل پر حضرت مجدد کا استقبال کیا۔ اور بڑی بڑی بشارتیں سنائیں اور بہت ہی اعزاز واکرام فرمایا۔ اور مریدوں کو فرمایا کہ ان کی موجودگی میں کوئی میری طرف متوجہ نہ ہوا کرے۔ (17)

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت:

اس ضمن میں صاحب زبدۃ المقامات تحریر فرماتے ہیں کہ

اسی سفر میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرے میں آرام فرماتے تھے اتفاقاً خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ خادم نے اٹھنا چاہا مگر خواجہ نے منع فرمایا اور پھر ادب کے ساتھ دروازے پر ہی بیٹھ گئے ابھی ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرت مجدد اٹھ بیٹھے، کہا کہ باہر کون ہے خواجہ نے نہایت ادب سے کہا کہ فقیر محمد باقی آپ فوراً اپنے تخت

(۱۷)...... تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ۱۹۶
تذکرہ مجدد الف ثانی، ۲۲۷
حضرت مجدد الف ثانی، ۱۶۹
بزرگان دین، ۱۴۷
دور کوثر، ۲۵۱
تاریخ دعوت وعزیمت ۱۵۰/۴

Marfat.com

سے اٹھ کر باہر آ کر نہایت انکساری کے ساتھ آپ کی خدمت میں بیٹھ گئے۔(18)

شیخ کے دل میں آپ کی عظمت:

غرض یہ کہ اس کے بعد شیخ کا معاملہ ان کے ساتھ یہ ہو گیا جو بہت کمتر کسی شیخ کا اپنے مرید کے ساتھ ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ شیخ احمد وہ آفتاب ہیں جن کی روشنی میں ہم جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں۔(19)

اسی سفر میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ نے اپنے دونوں شیر خوار بچے خواجہ عبید اللہ اور خواجہ عبد اللہ کو طلب فرمایا اور حضرت مجدد الف ثانی سے فرمایا کہ ان دونوں بچوں پر توجہ ڈالیں۔ اس کا تذکرہ آپ کے مکتوب میں بھی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: "یہ فقیر تین بار حضرت ایشاں یعنی خواجہ بزرگوار کی قدم بوسی کی دولت سے مشرف ہوا۔"(20) جب آخری مرتبہ زیارت ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ مجھ پر ضعف بدن غالب آ گیا ہے اور زندگی کی امید کم ہے تم بچوں کے احوال سے باخبر رہنا پھر اپنے سامنے طلب فرمایا اس وقت دونوں شیر خوار تھے۔ اس فقیر کو حکم دیا کہ ان پر توجہ دو حضرت کے حکم سے حضرت کے سامنے میں نے آپ کو توجہ دی حتی کہ اس کا اثر بھی اسی وقت ظاہر

(۱۸)......زبدۃ المقامات، ۱۵۳-۱۵۴

(۱۹)......اصل عبارت فارسی میں یوں ہے: شیخ احمد آفتاب است کہ مثل ماہزاراں سیارگان در ضمن ایشاں گم اند۔ زبدۃ المقامات، ۳۳۰۔ بزرگان دین، ۱۴۷

(۲۰)......دفتر اول مکتوب نمبر ۲۶۶

Marfat.com

ہو گیا۔اس کے بعد فرمایا کہ ان کی والدات کے لیے بھی غائبانہ توجہ کرو حکم کے موافق ان پر بھی توجہ کی گئی امید ہے کہ حضور کی برکت سے اس توجہ سے کئی قسم کے فائدے حاصل ہوں گے۔(21)

اس سفر کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہیں ہوئی اس کے بعد سرہند میں چند روز قیام فرمایا پھر شیخ کے ارشاد پر لاہور تشریف لے گئے اس وقت لاہور دہلی کے بعد ہندوستان کا دوسرا علمی و دینی مرکز تھا۔وہاں پر تعلیم و ارشاد کا سلسلہ جاری کیا۔وہاں کے اکابر و اصاغر نے آپ کے تشریف آوری کو غنیمت جانا اور آپ کی صحبت سے خوب مستفیض ہوئے خاص کر جمال الدین تلولی و مولانا ظاہر لاہوری، مولانا حاجی محمد خان خاناں اور مرتضیٰ قابل ذکر ہیں۔(22)

لاہور کا قیام آپ کا 1010ھ سے 1012ھ تک رہا۔

چوتھا سفر دہلی کی طرف اور خواجہ باقی باللہ کی وفات کا حضرت مجدد پر اثر:

25 جمادی الاخری 1012ھ کو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا اور

(۲۱)...... یہ مکتوب ابھی بہت باقی ہے آگے چل کر صاحبزادوں کو شریعت و طریقت کے متعلق بہت سی باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔

(۲۲)...... حضرت مجدد الف ثانی،۱۷۳
سیرت مجدد الف ثانی،۸۱
تذکرہ مشائخ نقشبندیہ،۱۹۸
تذکرہ اولیائے پاک و ہند،۲۷۵
صوفیائے نقشبند،۱۶۸
دور کوثر،۲۵۲
تاریخ دعوت و عزیمت ۴/ ۱۵۳

Marfat.com

یہ خبر جب لاہور پہنچی تو آپ کا آرامِ دل بے آرامی میں تبدیل ہو گیا بحالت اضطرار دہلی کی جانب روانہ ہوئے اگرچہ راستہ میں سرہند تھا لیکن آپ گھر نہ گئے سیدھے دہلی پہنچے وہاں مرشد کے مزار پُرانوار کی زیارت کی اور پیر بھائیوں سے تعزیت کی اور صبر دلا سا دیا۔ دوستوں کی خواہش پر چند روز دہلی میں قیام فرمایا۔ (23)

پانچواں سفر دہلی کی طرف:

پھر کچھ عرصہ کے بعد 1013ھ میں آپ دہلی تشریف لے گئے واپسی کے بعد سرہند میں ہی رہے۔ اس کے بعد دو یا تین مرتبہ آگرہ جانے کا اتفاق ہوا اور پھر آخری ایام میں تین سال تک شاہی لشکر کے ساتھ بعض شہروں سے آپ کا گزر ہوا اور اہل شوق آپ کی صحبت سے خوب مستفیض ہوئے۔ (24)

دعوت و تبلیغ کا حکیمانہ انداز:

روضۃ القیومیہ اور حضرات القدس کے مطابق آپ نے 1026ھ میں اپنے بہت سے خلفاء کو مختلف مقامات کی طرف روانہ فرمایا جن میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ مولانا محمد قاسم کے ہمراہ ستر احباب کو ترکستان کی طرف روانہ کیا۔

۲۔ مولانا فرخ حسین کے ہمراہ چالیس احباب کو عرب، شام، یمن، روم، کی

(۲۳)......حضرت مجدد الف ثانی، ۱۷۴

تاریخ دعوت وعزیمت ۴/۱۵۴۔ بحوالہ زبدۃ المقامات۔

(۲۴)......تاریخ دعوت وعزیمت، ۴/۱۵۴

تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ۲۷۵

سیرت مجدد الف ثانی، ۸۲

Marfat.com

طرف روانہ کیا۔

۳۔ مولانا محمد صادق کابلی کے ہمراہ دس احباب کو کاشغر کی طرف روانہ فرمایا۔

۴۔ مولانا شیخ احمد برکی کے ہمراہ تیں احباب کو توران، بدخشاں اور خراسان کی طرف روانہ فرمایا۔

۵۔ شیخ بدیع الدین سہار نپوری کو پہلے سہار نپور پھر شاہی لشکر گاہ آگرہ کی لمرف۔

۶۔ میر محمد نعمان کشمی کو برمان کی طرف روانہ فرمایا۔

۷۔ شیخ ظاہر لاہوری کو لاہور کی طرف روانہ فرمایا۔

۸۔ شیخ حمید بنگالی کو بنگال کی طرف روانہ فرمایا۔

۹۔ شیخ ظاہر بدکشی کو جونپور کی طرف روانہ فرمایا۔

۱۰۔ شیخ نور محمد پٹنی کو پٹنہ کی طرف روانہ فرمایا۔

۱۱۔ شیخ احمد برکی کو برک کی طرف روانہ فرمایا۔

۱۲۔ شیخ عبدالحئی کو پٹنہ کی طرف روانہ فرمایا۔

۱۳۔ شیخ نور محمد کو دریائے گنگا کے کنارے آبادی کی طرف روانہ فرمایا۔

۱۴۔ شیخ حسن برکی کو ان کے شہر کی طرف روانہ فرمایا۔

۱۵۔ سید محب اللہ مانکپوری کو مانکپور کی طرف روانہ فرمایا۔

ان سب کے علاوہ بھی خلفاء کو روانہ فرمایا۔ ہندوستان میں تو کوئی شہر مشکل ہی سے ملے گا جہاں پر آپ کے طرف سے کوئی دعوت الی اللہ والا موجود نہ ہو۔ الحمد للہ

Marfat.com

سب کے سب کو خوب کامیابی ہوئی۔(25)

حضرت مجدد کی جہانگیر کے بارے میں رائے:

مکتوبات امام ربانی کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ جب جہانگیر کے دربار کے تمام سنی ارکان کو آپ نے حلقہ بگوش میں لے لیا ان میں خانخاناں بھی تھے گویا کہ یہ آدھی سلطنت کا بادشاہ تھا اگرچہ جہانگیر اس سے خوش نہیں تھا مگر اس کے سامنے بے بس تھا کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

اسی عرصہ میں جب جلال الدین اکبر بادشاہ کا 1014ھ میں انتقال ہو گیا تو اس کے بعد نور الدین جہانگیر تخت سلطنت پر بیٹھا اس سے رعایا خوش تھی کہ اللہ نے ملحدانہ عقائد والے حاکم سے نجات دی۔ جہانگیر سے ان کو بہت توقعات تھیں کہ دین اسلام کی اشاعت میں یہ معاون ثابت ہوگا حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ جہانگیر کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے، چنانچہ اس کا تذکرہ آپ نے ایک مکتوب میں فرمایا بنام خواجہ میر نعمان۔

آپ نے مکتوب میں سلطان وقت کی خدا پرستی اور احکام شریعت کے موافق عدل وانتظام کا ذکر کیا ہے اس کے مطالعہ سے بہت خوشی حاصل ہوئی اللہ تعالی نے جس طرح بادشاہ وقت (یعنی جہانگیر) کو عدل وعدالت سے منور فرمایا اسی طرح امت

---

(۲۵)۔ حضرات القدس، خلفاء کے ذکر میں، ۲۹۹۔ ۳۶۸

روضۃ القیومیہ، ۱۲۸۔ ۱۲۹

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ میں بھی اختصار کے ساتھ موجود ہے۔ دیکھئے صفحہ: ۲۱۰

Marfat.com

محمدیہ کو بھی بادشاہ کے حسن اہتمام سے نصرت و عزت بخشی۔(26)

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی گرفتاری کے اسباب:

مگر جب لوگوں نے دیکھا کہ سلطنت میں اہل تشیع کا زور ہو رہا ہے تو انہوں نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی سرکوبی کی درخواست کی تو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خلیفہ شیخ بدیع الدین سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ وصیت کر کے روانہ کیا کہ مستقل مزاج رہنا اور ہماری اجازت کے بغیر وہاں سے حرکت نہ کرنا ورنہ تم بھی تکلیف اٹھاؤ گے اور ہمیں بھی تکلیف دو گے۔ وہاں ان کی قبولیت عام ہوئی اور ہزاروں آدمی ان کے مرید ہو گئے۔

جب اس کی اطلاع وزیر اعظم آصف الدولہ (جو شیعہ تھا) کو ہوئی تو اس نے موقع پا کر بادشاہ جہانگیر کو حضرت مجدد کے خلاف بھڑکایا۔ بہت سے الزامات لگائے۔ منجملہ یہ بھی کہ حضرت مجدد، شیخ بدیع الدین کے ذریعہ فوج سے ساز باز کر رہے ہیں اور بغاوت کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ مزید برآں یہ کہ حضرت شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جوش عقیدت میں اپنی بعض وقائع کشوف ایسے بیان کئے کہ ان کی فہم سے بالاتر تھا اس سے بھی ان کو غلط فہمی ہوئی اور بعض سوانح میں یہ بات بھی ملتی ہے کہ انہوں نے جہانگیر کے سامنے مکتوبات مجدد الف ثانی کے وہ نازک مضامین بھی بیان کئے جو کہ عام لوگوں

(۲۶)۔ دفتر دوم مکتوب نمبر ۹۲۔ یہ باقی ہے یہاں کے مطابق اتنا ہی تھا جس کو نقل کر دیا گیا۔ اسی طرح اور بھی مکتوبات ملتے ہیں مثلاً دفتر دوم، ۶۷۔ دفتر اول مکتوب نمبر ۴۷، مکتوب نمبر ۶۵، نمبر ۸۱، نمبر ۱۹۳، نمبر ۱۹۴، دفتر سوم مکتوب نمبر ۵۴

Marfat.com

کی سمجھ میں نہیں آسکتے تھے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ لشکر کو شیخ بدیع الدین کے پاس جانے سے روک دیا گیا جب کہ چھپ چھپ کے لوگ ان سے ملتے رہے۔ دوسری طرف دربار میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں قتل، جلاوطنی یا قید کے بارے میں مشورے ہونے لگے۔

یہ حالات دیکھ کر شیخ بدیع الدین پریشانی کے عالم میں سرہند حضرت مجدد کی خدمت میں حاضر ہوئے اس آنے پر حضرت مجدد نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور غصہ میں فرمایا کہ اب تم آگرہ ہرگز مت جانا۔

اس کا مطلب شیخ بدیع الدین نے یہ سمجھا کہ حضرت مجدد نے غصہ میں فرمایا کہ مت جانا مقصد یہ ہے کہ چلے جانا، اس غلط فہمی سے وہ آگرہ پھر چلے گئے۔ مخالفین کو موقعہ ملا کہ شیخ اب حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر آئے ہیں اب یہ بغاوت کرنا چاہتے ہیں۔(27)

قلعہ گوالیار میں قید وسلاسل کی صعوبتیں:

چند ماہ پہلے حضرت مجدد نے اپنے احباب سے یہ فرمایا کہ عنقریب میرے اوپر ایک بلا نازل ہونے والی ہے، جو ولایت میں ترقیاں ہیں اس کے بغیر اس کا حصول ممکن نہیں۔(28)

---

(۲۷)۔ روضۃ القیومیہ، ۱۷۰ تا ۱۷۴۔

مجدد الف ثانی، ۱۹۸ بحوالہ زبدۃ المقامات

صوفیائے نقشبند، ۱۷۰۔ ۱۷۱

(۲۸)۔ علماء ہند کا شاندار ماضی ۱/ ۱۹۳۔ ۱۹۴

Marfat.com

غرض یہ کہ ان حالات کو سن کر جہانگیر نے حضرت مجدد کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ آپ پانچ مریدوں کے ساتھ روانہ ہوئے بادشاہ نے چند امراء کو آپ کے استقبال کے لیے بھیجا اور پھر محل کے قریب ہی آپ کے لیے خیمہ لگوایا ملاقات کے لیے طلب کیا، جب آپ جہانگیر کے دربار میں تشریف لے گئے تو آپ نے اس کو سجدہ نہیں کیا اس پر بادشاہ نے ناراضگی کے ساتھ کہا کہ تم نے مجھ کو سجدہ کیوں نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے سوائے خدا کے کسی کو بھی سجدہ نہ کیا اور نہ ہی کروں گا۔ اس پر بادشاہ نے قلعہ گوالیار میں نظر بندی کے لیے حکم دیا۔ (29)

اس کو علامہ اقبال نے اس طرح بیان کیا ہے:

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

آپ نے خندہ پیشانی سے اس کو قبول فرمالیا۔

جب آپ قلعہ گوالیار میں پہنچے تو وہاں پر بھی آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام

(۲۹)......حضرت القدس، ۱۷۷

تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ۲۷۵

بزرگان دین، ۱۵۲

صوفیائے نقشبند، ۱۷۰۔۱۷۱

مجدد الف ثانی، ۱۹۸۔ بحوالہ زبدۃ المقامات

فقہائے ہند ۴/۸۹

تذکرہ مجدد الف ثانی، ۲۵۵

سیرت امام ربانی، ۱۲۵

سیرت مجدد الف ثانی، ۱۸۰

Marfat.com

کی سنت زندہ کی، اور وہاں دعوت کا کام شروع فرما دیا۔ وہاں آپ کی دعوت سے کئی ہزار غیر مسلم مسلمان ہوئے اور درجات ولایت کو پہنچ گئے۔

ڈاکٹر آرنلڈ نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

شہنشاہ جہانگیر (1628/1605) کے عہد میں ایک سنی عالم شیخ احمد مجدد نامی تھے جو شیعی عقائد کی تردید میں خاص طور پر مشہور تھے، شیعوں کو اس وقت دربار میں رسوخ حاصل تھا ان لوگوں نے کسی بہانہ سے انہیں قید کرا دیا دو برس وہ قید میں رہے، اور اس مدت میں انہوں نے اپنے رفقائے زنداں میں سے سینکڑوں بت پرستوں کو حلقہ بگوش اسلام بنالیا۔ (30)

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے زمانہ قید میں بھی کبھی بادشاہ کو بد دعا نہ فرمائی بلکہ یہ فرماتے کہ اگر بادشاہ مجھ کو جیل خانہ نہ بھیجتے تو اتنے ہزار نفوس دینی فوائد سے کیسے بہرہ اندوز ہوتے اور ہمارے مراتب کی ترقی جو اسی مصیبت کے نزول پر منحصر تھی وہ کیسے حاصل ہوتی۔

آپ نے جیل سے بھی بہت سے اصلاحی خطوط ارسال فرمائے۔

رہائی کے لیے اسباب:

قید سے رہائی کا واقعہ بھی آپ کی کرامت میں سے ہے، کہتے ہیں کہ بادشاہ جہانگیر نے خواب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور افسوس اپنی انگلی دانتوں میں دبائے فرما رہے ہیں کہ اے جہانگیر تو نے کتنے بڑے شخص کو قید کر رکھا ہے۔

(۳۰)۔ تاریخ دعوت وعزیمت ۱۱۱/۴ (بحوالہ Preaching of Islam)

Marfat.com

اس خواب کے فوراً بعد رہائی عمل میں آئی مگر اس کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ آپ چند روز ہمارے ساتھ لشکر میں رہیں اگرچہ وہاں رہائش بھی قید سے کم نہ تھی مگر آپ نے حکمتوں اور دینی مصلحتوں کی وجہ سے اس کو قبول فرمالیا۔ اس کا تذکرہ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو ان الفاظ کے ساتھ کیا۔

ہماری دائمی صحبت کے مشتاق اور خواہاں بھی ان کے حضور وملاقات کے آرزو مند ہیں۔ لیکن کیا کرسکتے ہیں کہ تمام امیدیں پوری نہیں ہوتی۔ ''تَجْرِی الرِّیَاحُ بِمَا لَا تَشْتَهِی السُّفُنُ'' (کہ ہوا چلتی ہے کشتی کے ناموافق) لشکر میں اس طرح بے اختیار، بے رغبت رہنا، بہت رہنا، بہت ہی غنیمت جانتا ہوں یہاں کہ ایک ساعت کو دوسری جگہوں کی ساعتوں سے بہتر تصور کرتا ہوں۔

آپ کے وہاں رہنے سے بادشاہ آپ کا غلام بن گیا اور اس نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرلی۔ (31)

وصالِ حق کی تیاری:

جب حضرت مجدد الف ثانی کا تقریباً ایک سال زندگی کا باقی رہ گیا تو آپ بادشاہ سے اجازت لے کر اجمیر تشریف لے گئے۔

اجمیر سے واپسی پر اپنے وطن روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے ''وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا'' کی عملی صورت پیش کی کہ تمام سے تعلقات منقطع فرمالئے۔ مخدوم

(۳۱)...... علماء ہند کا شاندار ماضی، ۱۹۴

بزرگانِ دین، ۱۵۴

دور کوثر، ۲۷۱

Marfat.com

زادوں اور دو تین خادموں کے علاوہ کسی کو بھی آپ سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔

جمعہ کی نماز کے لیے نکلتے تھے اور باقی پنجگانہ نماز اسی خلوت خانے میں ادا فرماتے تھے اس کی صورت یہ ہوتی کہ چند احباب جماعت کے لیے اندر چلے جاتے اور نماز سے فارغ ہو کر باہر نکل آتے۔(32)

آپ کو تیرہ صفر کو عصر کے وقت بخار ہو گیا اور روز بروز اس میں اضافہ ہوتا رہا۔ تیئس (23) صفر پنج شنبہ کے دن کچھ افاقہ ہوا۔ جو کچھ کپڑے وغیرہ باقی تھے اب وہ بھی تقسیم فرما دیئے، جسم مبارک پر کوئی روئی کا کپڑا نہ تھا اس وجہ سے سردی کا اثر ہوا اور پھر بخار عود کر آ گیا۔

جمعرات کی صبح حضرت مجدد نے مولانا حسن دہلوی کے مکتوب کا جواب لکھا یہ آپ کی زندگی کی آخری تحریر تھی۔ وصال کے وقت صاحبزدگان کو مخاطب فرما کر کچھ وصیت فرمائی منجملہ یہ بھی فرمایا کہ میری قبر کسی گمنام جگہ پر بنانا۔ اس کے بعد صاحبزدگان کی طرف دیکھا کہ ان کو کچھ تامل و تردد ہے پھر فرمایا کہ اگر ایسا نہیں کر سکتے تو شہر کے باہر والد بزرگوار کے قریب میں دفن کر دینا۔ یا باغ میں قبر بنا دیا اور قبر کو کچا رکھنا تاکہ کچھ روز کے بعد اسکا نشان بھی باقی نہ رہے۔(33)

---

(۳۲)......تذکرہ مجدد الف ثانی، ۲۵۶

حضرت مجدد الف ثانی، ۲۰۸

فقہائے ہند، ۹۹/۴

(۳۳)......مکتوبات معصومی، جلد: دوم، مکتوب: ۱۸۳

Marfat.com

حضرت مجدد کا سفر آخرت:

وصال کے وقت قبلہ رخ بائیں کروٹ پر داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹ گئے جو کہ مسنون طریقہ ہے اور ذکر میں مشغول ہو گئے۔ ذکر کرتے ہوئے حضرت مجدد جو آفتاب کی صورت میں اپنی شعاؤں سے پورے عالم کو منور کر رہا تھا غروب ہو گیا۔ بروز بدھ 29 صفر 1034ھ بمطابق 1624ء بوقت اشراق ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی اس کے اندر بھی اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کروادی۔ (34)

آپ کے مقبرہ کو حاجی سیٹھ ولی وحاجی ہاشم خلف داد ساکن دوراجی ملک کاٹھیا واڑ میں دوبارہ بنوایا۔ قبہ قدیم کو بحال رکھ کر اس کے اوپر ہی سنگ مرمر کا نہایت عالیشان خوب صورت گنبد بنوادیا۔ جو ''تسر الناظرین'' کا منظر پیش کرتا ہے۔ اس جدید عمارت پر ایک لاکھ پنتالیس ہزار روپے خرچ ہوئے اور پانچ سال کی مدت میں تیار ہوا جنوبی دروازے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مزار پر انوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی علیہ الرحمہ۔ ایں روضہ منورہ بتاریخ 1344ھ بمطابق 1925 تعمیر یافت (35)

(۳۴)۔ سیرۃ مجدد الف ثانی، ۲۲۰

سیرت امام ربانی، ۱۴۹

(۳۵)۔ سیرت امام ربانی، ۱۴۹

سیرت مجدد الف ثانی، ۱۳۶

......>

Marfat.com

شاعر حال ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس روضہ کے بارے میں یہ اشعار کہے۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کے لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبر دار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

☆☆☆☆☆☆

......> اولیائے پاک و ہند، ۴۲۱
صوفیائے نقشبند میں ۲۷ صفر لکھا ہے، ۱۷۹
تاریخ مسلمانان پاک و ہند، ۵۹۸
دور کوثر نے ۲۸ صفر لکھا ہے، ۲۷۶
یہی تذکرہ علمائے ہند میں ہے، ۹۰
نزہتہ الخواطر ۵/۳۱۵

Marfat.com

دوسرا باب

☆......لفظ مجدد پر ایک نظر

☆......حضرت مجدد الف ثانی عِشاللہ اکابرین امت اور اہل یورپ کی نظر میں

☆......حضرت مجدد الف ثانی عِشاللہ کی اولاد

Marfat.com

﴿......لفظ مجدد پر ایک نظر......﴾

مجدد کا لفظ ایک حدیث سے ماخوذ ہے، وہ حدیث یہ ہے۔

"ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا" (☆)

اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر سو سال کے سرے پر ایسے بندے پیدا کرے گا جو اس کے لیے دین کو نیا اور تازہ کرتے رہیں گے۔

اس حدیث پر ابن حجر نے ایک مستقل کتاب تصنیف فرمائی ہے جس کا نام "الفوائد الحجۃ فیمن یبعثہ اللہ لھذہ الامۃ" ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی علماء نے اس پر کتابیں لکھی ہیں۔ آخر میں سلیمان ندوی نے بھی اس پر کافی اچھی بحث فرمائی ہے۔

(☆) ...... السنن لابی داؤد، حدیث نمبر:4291
المستدرک للحاکم، جلد:4صفحہ:522
کنز العمال، حدیث نمبر:34623
مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:247
جمع الجوامع (الجامع الکبیر)للسیوطی،حدیث نمبر:5169
مناقب الشافعی، جلد:1صفحہ:55دار التراث العربی
فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:13صفحہ:295
درِ منثور للسیوطی، جلد:1صفحہ:321
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی، حدیث نمبر:599
کشف الخفاء للعجلونی، جلد:1صفحہ:282
البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، جلد:6صفحہ:289
الکامل لابن عدی، جلد:1صفحہ:123

Marfat.com

ملا علی قاری شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ "ای یبین السنة من البدعة ویکثر العلم ویعز اهله و یقمع البدعة ویکسر اهلها" مجدد کی صفت یہ ہے کہ وہ سنت کو بدعت سے الگ کر دے گا اور علم کو شائع کرے گا اور اہل علم کی عزت کرے گا۔ اور بدعت کا قلع قمع کرے گا اور اہل بدعت کا زور توڑ دے گا۔ (☆)

عبدالحیٔ لکھنوی اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں کہ مجدد کی علامت وشروط یہ ہیں کہ وہ علوم ظاہرہ وباطنہ کا عالم ہوگا اور اس کی تدریس وتالیف وتذکیر سے عام نفع پہنچے گا اور وہ سنتوں کو زندہ اور بدعتوں کو مٹانے میں سرگرم ہوگا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب لمعات التنقیح عربی: 693، اور اشعة اللمعات فارسی: 182، میں فرماتے ہیں کہ وہ تجدید ونصرتِ دین اور ترویج وتقویتِ سنت اور بدعت کا قلع قمع کرنے اور اس کی تصنیف وغیرہ علوم اور اعلائے کلمہ اسلام کے ساتھ اپنے زمانے میں ممتاز ہوگا۔

ان تمام علامات وشروط سے جو اوپر ذکر ہوئی یہ بات بصیرت کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ آپ مجدد تھے۔ کیونکہ آپ کا ظہور ہندوستان میں ایسے دور میں ہوا جب کہ چاروں طرف سے ہندوستان کفر وشرک اور بدعات میں گھرا ہوا تھا۔ آپ نے ایسے وقت میں کام کیا اور ان تمام چیزوں سے امت کو نجات دلائی۔ آپ کے مجدد ہونے پر علماء عصر سے آج تک خواص وعوام سب آپ کو مجدد کہتے آرہے ہیں۔ آپ کے مجدد ہونے پر ایک مستقل تالیف بھی موجود جس کا نام "شواہد التجدید" ہے اس کا

(☆)......المرقاۃ لعلی قاری، جلد: 1، صفحہ: 461

Marfat.com

ایک قلمی نسخہ بھوپال کی خانقاہ عالیجا مجددیہ میں موجود ہے۔ (36)

جن اکابرین وقت نے آپ کو مجدد مانا:

آپ کے مجدد ہونے پر آپ کے زمانے کے بھی اکابر معاصرین نے آپ کو مجدد مانا ہے۔ مثلاً

۱۔ عبدالحکیم سیالکوٹی
۲۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۳۔ شیخ فضل اللہ برہانپوری
۴۔ شیخ حسن عرفی
۵۔ میر مومن بلخی
۶۔ مولانا جمال الدین علوی
۷۔ مولانا یعقوب حرفی
۸۔ مولانا حسن قیادانی
۹۔ مولانا میرک شاہ
۱۰۔ مولانا جان محمد لاہوری
۱۱۔ مولانا عبدالسلام الدیوئی وغیرہ (37)

☆☆☆☆☆

---

(۳۶)......تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ۲۱۷

(۳۷)......علمائے ہند کا شاندار ماضی، ۱/۲۲۸، مزید تحقیق کتاب، حضرت مجدد الف ثانی سید زوار حسین شاہ، ۲/۴۷ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

Marfat.com

مجدد الف ثانی کے بارے میں بعد کے اکابرین اور اہل یورپ کی رائے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مجدد الف ثانی کے رسالہ "رد روافض" کی شرح فرمائی اس میں مجدد الف ثانی کے مناقب بیان کرتے ہوئے ایک جگہ پر لکھتے ہیں کہ ان امور کی وجہ سے حضرت مجدد الف ثانی کی یہ حالت ہوگئی کہ ان سے محبت کرنے والا شخص مومن متقی ہے اور ان سے بغض و عداوت کرنے والا شخص فاجر و فاسق ہے۔(38)

نواب صدیق حسن خاں:

نواب صدیق حسن اگرچہ مسلک اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت مجدد الف ثانی حنفی تھے، اس کے باوجود فرماتے ہیں کہ:

اولیاء کرام میں ان کا مرتبہ ایسا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں اولوالعزم نبیوں کا مرتبہ۔(39)

اپنی کتاب میں نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں کہ آپ کے مکتوبات رد بدعت اور بدعت کے حسنہ و سیئہ ہونے کی تقسیم کے انکار سے پُر ہیں۔ اپنے زمانے میں اہل سنت والجماعت کے امام تھے ظاہر اور باطن بھی۔ ان کا طریقہ عالیہ کتاب و

---

(۳۸)......تذکرہ مجدد الف ثانی ۳۰۳۔۳۰۶

(۳۹)۔ریاض المرتاض

Marfat.com

سنت پر مبنی تھا اور جو چیز ان دونوں محکم اصولوں کے مخالف ہو وہ ان کے طریقے میں مقبول نہیں۔ معرفت وقبول کی منزلوں پر پہنچنے کے لیے یہ مکتوبات اصول عظیمہ میں طالب صادق اور سالک میں رغبت کرنے والوں میں سے کسی کو بھی ان مکتوبات کے مطالعہ سے بے نیازی حاصل نہیں ہوسکتی۔(40)

قاضی ثناء اللہ محدث پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ:

قاضی صاحب حضرت مرزا مظہر جان جاناں قدس سرہ کے بڑے خلفاء میں سے تھے۔ آپ نے کئی کتابیں لکھی ہیں ان میں سے ایک تفسیر مظہری بھی ہے۔ تفسیر مظہری میں آپ بہت سی جگہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے معارف کو بطور سند لاتے ہیں اور انداز یوں اختیار کرتے ہیں: قال المجدد رضی اللہ عنہ (41)

حضرت غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ:

اپنی ایک کتاب میں فرماتے ہیں:

مولانا شیخ احمد بن عبدالاحد فاروقی سرہندی آپ سرہند کے اکابرین میں سے تھے۔ ہندوستان کے لیے باعث فخر ہیں۔ انسان کے اشرف المخلوقات ہونے پر روشن دلیل ہیں۔ آپ کے کرم کے ایسے بادل ہیں جس کی بارش سے عرب اور عجم سب سیراب ہیں اور ایسے آفتاب ہیں جس کے انوار سے مشارق ومغارب سب منور ہیں۔

(۴۰)۔ریاض المرتاض/۱۲۲

(۴۱)۔کئی جگہ پر ہے مثلاً سورۃ النحل ۵۶/۵ تفسیر مظہری

Marfat.com

علوم ظاہری اور باطنی کے جامع ہیں ظاہر اور پوشیدہ خزانوں کے خزانچی ہیں آپ کا نسب نامہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔(42)

ڈاکٹر آرنلڈ:

ڈاکٹر آرنلڈ اپنی کتاب (Preaching of Islam) میں لکھتا ہے کہ۔شہنشاہ جہانگیر (1628-1605) کے عہد میں ایک سنی عالم شیخ احمد مجدد نامی تھے جو شیعی عقائد کی تردید میں خاص طور پر مشہور تھے۔شیعوں کو اس وقت درباری رسوخ حاصل تھا ان لوگوں نے کسی بہانے سے انہیں قید کرادیا دو برس وہ قید رہے اور اس مدت میں انہوں نے اپنے رفقائے زنداں میں سے سینکڑوں بت پرستوں کو حلقہ بگوش اسلام بنالیا۔(43)

انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ اتھکس:

اسی طرح انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ اتھکس میں ہے کہ ہندوستان میں سترہویں صدی میں ایک عالم، جن کا نام شیخ احمد مجدد تھا ناحق قید کردیئے گئے تھے انکے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے قید خانہ کے ساتھیوں میں کئی سو بت پرستوں کو مسلمان بنالیا۔(44)

(۴۲)......بہجۃ المرجان

(۴۳)......ڈاکٹر ارنلڈ، Preaching Of Islam ۔

(۴۴)......انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ اتھکس

Marfat.com

تیسرا باب

☆......مکتوبات کی روشنی میں تعلیمات ونظریات

☆......اقوال وارشادات

Marfat.com

محبت الٰہی کی چاشنی:

یاد رکھو آدمی دراصل اسی کے ساتھ رہتا ہے جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے اس لئے وہ آدمی بابرکت ہے جس کے دل میں اللہ کے سوا کسی اور کی محبت نہ ہو۔ اور اس کے سوا کسی اور کا طالب نہ ہو پس آدمی حقیقت میں اللہ ہی کے ساتھ ہے اگر وہ بظاہر دنیا میں رہتا ہے اور دنیا والوں سے تعلق بھی رکھتا ہے سچے صوفی کی یہ ہی شان ہوتی ہے کے بظاہر وہ خلق کے ساتھ ہے مگر یہ باطن خلق سے جدا یاد رکھو دلی محبت ایک سے زیادہ کے ساتھ نہیں ہوسکتی۔

یاد رکھو جب تک انسان اپنے نفس کی مراد سے خالی نہیں ہو جاتا حق تعالی اس کی مراد نہیں بن سکتا۔ اور حق تعالی کی محبت اس کے دل میں جاگزین نہیں ہوسکتی اور جب یہ محبت حاصل ہو جاتی ہے تو اس وقت انسان کے لئے دنیا کی تکلیفیں اور راحتیں یکساں ہو جاتی ہیں۔ یعنی ہر چہ از دوست رسد نیکو مہت کا معاملہ ہو جاتا ہے اور جب یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو انسان اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

اور وہ اپنے رب کی عبادت اپنے نفس کے فائدے کے لئے نہیں کرتا کیونکہ نعمت اور کلفت دونوں اس کی نگاہ میں یکساں ہو چکی ہیں یہی وہ محبت ہے جو لوگ محبت ذاتی کی لازوال نعمت سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں ان کا شمار مقربین میں ہوتا ہے ابرار کا مرتبہ ان سے کم تر ہے۔ کیونکہ ابرار محبت ذاتی سے محروم ہونے کی وجہ سے اللہ تعالی کی

Marfat.com

عبادت جنت اور دوزخ پر خوف کی بنا پر کرتے ہیں۔(۱)

دنیاوی حالات کی پراگندگی سے رنجیدہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ دنیا بذات خود معرض فنا میں ہے انسان کا فرض منصبی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرے خواہ اس کا نتیجہ تنگی ہو یاں فراخی اور یہ یاد رکھو کے اللہ تعالی ہی وہ ذات ہے جسے مطلوب اور مقصود بننا چاہئے ذات واجب الوجود کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں کہ اسے مطلوب اور مقصود بنایا جائے۔(۲)

منعم حقیقی کا اعلان ہے کہ وہ اپنے طالبوں کو اپنی طلب میں بے قرار اور بے آرام رکھتا ہے اور اس بے قراری کی بدولت اس قرار سے نجات عطا فرماتا ہے جو غیر اللہ کی محبت میں مل سکتا ہے لیکن غیر اللہ کی غلامی سے پوری طرح نجات اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب انسان فنائے مطلق سے مشرف ہو جائے۔ فنائے مطلق کا مطلب یہ ہے کے غیر اللہ کا نقش آئنہ دل سے پوری طور پر محو ہو جائے اور حق تعالی کے سوا کوئی شے مراد یا مقصود نہ ہو۔(۳)

رنج ومحنت، محبت کے لوازم میں سے ہیں۔ فقر اختیار کرنے لیے رنج والم لازمی ہیں۔ اللہ تعالی محبوب حقیقی ہے اپنے عاشقوں کی پراگندگی کو پسند کرتا ہے تاکہ اس طرح غیر اللہ سے تعلق بالکل منقطع ہو جائے۔ عشق کی کیفیت کے ساتھ بے آرامی

(۱)......مکتوب نمبر ۲۳ بنام محمد قلیج خاں

(۲)......مکتوب نمبر ۱۵۰ بنام خواجہ محمد قاسم

(۳)......مکتوب نمبر ۱۵۳ بنام میاں شیخ مزمل

Marfat.com

میں آرام ہے۔ سوز میں ساز ہے۔ بے قراری میں قرار ہے۔ اور جبر احت میں راحت ہے۔ عشق ومحبت میں فراغت واطمینان چاہنا ہے آپ کو مصیبت میں مبتلا کرنا ہے بلکہ اپنے آپ کو پورے طور پر خدا کے سپرد کر دینا چاہیے۔ اور جو کچھ اس کی طرف سے آئے بخوشی قبول کرنا چاہیے۔ (۴)

مخدومی ومکرمی! مصیبتوں میں اگر چہ انسان کو بہت ایذ برداشت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن ان پر بہت نوازشات کی امید ہے۔ اس دنیا کا بہترین سرمایہ حزن واندوہ ہے۔ اور اس دستر خوان پر لذیز ترین نعمت الم ومصیبت ہے۔ ان شکر پاروں پر ردائے تلخ کا غلاف چڑھا دیا گیا ہے تا کہ انسان کی آزمائش ہو سکے۔ نیک بخت اصحاب ان شکر پاروں کی شیرینی کو مدنظر رکھ کر ظاہری تلخی کو برداشت کر لیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ محبوب کے تمام افعال عاشق کی نگاہ میں شیریں ہوتے ہیں جو شخص ماسوی میں گرفتا رہے وہی ان کو تلخ سمجھتا ہے۔ لیکن سعادت مند لوگ محبوب کی طرف سے ایذا رسانی میں وہ راحت محسوس کرتے ہیں جو اس کی طرف سے انعامات میں بھی محسوس نہیں کرتے۔ (۵)

ذکر الٰہی کا مفہوم:

اے فرزند! فرصت صحت اور فراغت کو بہت غنیمت سمجھنا چاہیے اور جہاں تک ہو سکے ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیے۔ یاد رکھو جو عمل شریعت کے مطابق ہے وہ

(۴)......مکتوب نمبر ۱۴ ابنام ملا محمد معصوم کابلی

(۵)......دفتر دوم مکتوب نمبر ۲۹ ابنام شیخ عبدالحق محدث دہلوی

Marfat.com

ذکر میں داخل ہے اگرچہ خرید وفروخت ہی کیوں نہ ہو پس تمام کاموں میں شریعت کے احکام کو پیش نظر رکھنا چاہیے تا کہ ہر عمل ذکر بن جائے ذکر سے مقصد یہ ہے کہ خدا سے غفلت دور ہو جائے جب ہر کام اور ہر معاملے میں احکام شریعت کو مدنظر رکھو گے تو غفلت کا ازالہ ہو جائے گا اور ذکر الٰہی کی نعمت حاصل ہو جائے گی۔(۶)

شریعت محمدیہ ہی مقصود حیات ہے:

حق تعالیٰ ہم کو اور تم کو شریعت محمدیہ پر قائم رکھے یہی مقصود حیات ہے اور اسی کی اتباع ہر دونوں جہانوں کی سعادتوں کا دارومدار ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

محمد عربی کہ آبروئے ہر دو سرا است

کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں کی آبرو ہیں جو شخص آپ کے در کی خاک نہ ہو اس کے سر پر خاک۔(۷)

واضح ہو کہ شریعت کے تین اجزا ہیں۔علم۔عمل۔اخلاص جب تک یہ تینوں اجزاء حاصل نہ ہو جائیں شریعت کے مقاصد کی تکمیل یعنی رضا کے الٰہی کا حصول ناممکن ہے اور رضائے الٰہی تمام سعادتوں سے افضل اور برتر ہے۔ایک مسلمان کو اپنے مقصد کے حاصل کرنے کے لیے شریعت کے علاوہ اور کسی چیز کی ضرورت اور حاجت نہیں۔(۸)

---

(۶)......دفتر مکتوب نمبر ۲۵ بنام خواجہ شرف الدین

(۷)......مکتوب نمبر ۲۳ بنام عبدالرحیم خان خاناں

(۸)......مکتوب نمبر ۳۵ حاجی محمد لاہوری

Marfat.com

خواہشات نفسانی کے ازالے یعنی تزکیہ کے لئے شرعی احکام میں سے کسی حکم کا بجالانا ہزار برس کی اس ریاضت اور مجاہدے سے بہتر ہے جو اپنی مرضی سے کیا جائے۔ بلکہ ایسے مجاہدے جو شریعت کے تقاضوں کے مطابق نہ ہیں خواہشات نفسانی کی تقویت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ سنیاسیوں اور جوگیوں نے ریاضت اور مجاہدے میں کوئی کمی نہیں کی مگر ان باتوں سے انہیں کوئی نفع نہیں ہوا۔ شریعت کے حکم کے مطابق ایک پیسہ بطور زکوۃ نکالنے سے نفس کی جتنی اصلاح ہوتی ہے وہ اپنی مرضی سے اگر ہزار وں روپے خرچ کیے جائیں تو بھی نہیں عید کے دن شریعت کے حکم کے مطابق کھانا کھانے سے اس قدر نفع ہوتا ہے کہ جو اپنی مرضی سے برسوں روزے رکھنے سے بھی حاصل نہیں ہوسکتا صبح کی دو رکعت نماز با جماعت ادا کرنا رات بھر نوافل پڑھنے مگر فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔(۹)

شریعت محمدی کی تصدیق اور اس کے تقاضوں پر عمل کرتا ہے گویا تمام سابقہ شریعتوں کی تصدیق اور ان کے تقاضوں پر عمل کرنا ہے اسی طرح شریعت محمدی کی تکذیب اور اس کے تقاضوں پر عمل نہ کرنا گویا تمام سابقہ شریعتوں کی تکذیب ہے یہی حال حضرت محمد ﷺ کا ہے کہ آپ کا انکار تمام اسمائی وصفاتی کمالات کا انکار ہے آپ کی رسالت کی تصدیق گویا تمام کمالات کی تصدیق ہے لہذا آپ کا اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کا منکر تمام امتوں میں بدترین قرار دیا جائے گا۔(۱۰)

---

(۹)......مکتوب نمبر ۵۲ بنام شیخ فرید بخاری

(۱۰)......مکتوب نمبر ۹۷ بنام جباری خان

Marfat.com

ہر قسم کی بزرگی اتباع سنت ہی پر موقوف ہے مثلاً دوپہر کا سونا اگر اتباع سنت کی نیت سے ہو تو وہ کروڑوں راتوں کے جاگنے سے افضل ہے۔ اسی طرح عید الفطر کے دن روزہ نہ رکھنا اس نیت سے کہ شریعت نے منع کیا ہے ابد الاباد تک روزہ رکھنے سے بہتر ہے اہل باطل نے بھی بہت مجاہدات کیے ہیں مگر چونکہ وہ سنت کی پیروی میں نہیں ہیں اس لئے ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے ان لوگوں کی مثال خاکروب کی سی ہے کہ محنت زیادہ اور اجرت کم شریعت کی پیروی کرنے والوں کی مثال لباس میں ہیرے ٹانکنے والوں کی سی ہے کہ محنت کم اجرت زیادہ جو عمل شریعت کی پیروی میں کیا جائے وہ خدا کے نزدیک پسندیدہ اور جو عمل شریعت کے خلاف ہے۔ وہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ اور موجب عذاب ہے۔ (۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے بے شک اللہ ہی کی اطاعت کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت قرار دیا ہے اور جو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا وہ اللہ کی اطاعت نہیں کر سکتا۔ اسی لئے وہ مشائخ جو راہ حق پر ثابت قدم ہیں۔ وہ شریعت۔ طریقت اور حقیقت کے تمام مراتب میں اطاعت حق کو اطاعت رسول میں پوشیدہ سمجھتے ہیں اور اس اطاعت حق کو جو اطاعت رسول کے خلاف ہو سراسر گمراہی یقین کرتے ہیں۔ (۱۲)

جو کچھ ہم پر اور تم پر لازم ہے وہ عقائد کی درستی ہے علمائے حق نے کتاب و

---

(۱۱)......مکتوب نمبر ۱۶۴ بنام صوفی قربان

(۱۲)......مکتوب نمبر ۱۵۲ بنام شیخ فرید بخاری

Marfat.com

سنت سے ان عقائد کو جس طرح اخذ کیا ہے اگر ہمارے اور تمہارے عقائد ان کے مطابق نہیں ہیں تو وہ نا قابل اعتبار ہیں۔ یوں تو بدعتی اور گمراہ شخص اپنے باطل عقائد کو کتاب وسنت ہی سے ماخوذ سمجھتا ہے مگر اس کا یہ گمان کسی طرح بھی سود مند نہیں۔ جب تک عقائد درست نہ ہوں شریعت کے احکام کا علم کوئی فائدہ نہیں پہنا سکتا اور جب تک عقیدہ اور علم دونوں جمع نہ ہوں عمل نفع آور نہیں ہوسکتا اور جب تک یہ تینوں جمع نہ ہو۔ اس وقت تک تزکیہ نفس نہیں ہوسکتا۔ عقاید، علم وعمل اور تزکیہ نفس دین کی ضروریات میں سے ہیں انہی کے مجموعے کا نام دین ہے ان کے علاوہ جو کچھ ہے سب فضول اور لایعنی ہے۔ (۱۳)

اے بیٹے! جو چیز قیامت کے دن کام آئے گی وہ صرف متابعت رسول ہے۔ احوال ومواجب، علوم ومصارف اور اشارات وسوز اگر اتباع رسول کے ساتھ جمع ہوں جائیں تو سبحان اللہ! زہے نصیب ورنہ خرابی اور شعبدہ بازی کے سوا اور کچھ نہیں۔

کسی نے حضرت جنید بغدادی کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا انہوں نے کہا سب عبادتیں سب اشارات اور جملہ حقائق ومصارف بے سود ثابت ہوئے اور انہوں نے ہمیں کچھ نفع نہ پہنچایا مگر صرف ان چند رکعتوں نے جو ہم رات کے اخیر حصے میں پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے خلفاءِ راشدین کی متابعت پر ثابت قدم رہیں اور قولاً وفعلاً شریعت کی ممانعت سے بچیں۔ (۱۴)

---

(۱۳)......مکتوب نمبر ۱۵۷ بنام حکیم عبدالوہاب

(۱۴)......مکتوب نمبر ۱۸۵ بنام قلیج اللہ

Marfat.com

صحابہ کرام سے محبت اور اتباع راہ نجات:

اگر چہ تہتر فرقوں میں سے ہر فرقہ اتباع شریعت کا مدعی ہے اور اپنی نجات کا یقین رکھتا ہے لیکن ناجی ہونے کی وہ دلیل جسے رسول کریم ﷺ نے پیش فرمایا ہے یہ ہے کہ نجات یافتہ وہ ہے جو اس طریقہ پر قائم ہو جس پر میں اور میرے صحابہ کار بند ہیں اگر چہ یہ فرمانا بھی کافی تھا کہ جس طریقہ پر میں ہوں لیکن آپ نے اپنے ساتھ صحابہ کا تذکرہ بھی فرمایا۔ تاکہ سب لوگ جان لیں کہ میرا طریقہ وہی ہے جو میرے اصحاب کا ہے اسی طرح اس بات کو سمجھو کہ رسول اللہ کی اتباع کا دعوی کرنا اور صحابہ کرام کی اتباع کی ممانعت کرنا بھی دعوی باطل ہے۔ (۱۵)

واضح ہو کہ رسول اللہ کے تمام اصحاب بزرگ ہیں اور ہمیں سب کو تعظیم کے ساتھ یاد کرنا چاہیے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بدترین وہ لوگ ہیں جو میرے اصحاب کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ (۱۶)

بدعت کے تباہ کن اثرات:

میں بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالی سے التجا کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو ان تمام بدعات یعنی نئی باتوں سے محفوظ رکھے جو رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں نہ تھیں۔

---

(۱۵)...... مکتوب نمبر ۸۰ بنام مرزا فتح اللہ شیرازی

(۱۶)...... مکتوب نمبر ۲۵۱ بنام مولانا محمد اشرف

Marfat.com

علماء کہتے ہیں: بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ بدعت حسنہ ۲۔ بدعت سیئہ۔ بدعت حسنہ وہ عمل جو آنحضرت اور خلفائے راشدین کے زمانے کے بعد رونما ہو اور یہ عمل سنت کو مٹانے والا بھی نہیں ہے اور بدعت سیئہ وہ ہے جو رافع سنت ہو یعنی سنت کے کسی طریقہ کو ختم کرنے والا ہو لیکن میں ان دونوں میں کوئی خوبی یا نورانیت نہیں دیکھتا۔ دونوں قسم کی بدعتوں کی ظلمت اور کدورت ایسی ظاہر اور باہر ہے کہ شاید آج کوئی شخص اپنی نظر کی کمزوری کی وجہ سے بدعت میں کوئی خوبی اور بھلائی دیکھتا ہو لیکن کل قیامت کے دن جب اس کی نگاہ تیز ہوگی تو وہ جان لے گا بدعت کا نتیجہ ندامت و شرمساری ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ جس کسی نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ چیز مردود ہے۔

پس جو بات مردود ہے اس میں حسن و خوبی کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی فرض ہے میری سنت پر سختی سے عمل کرو اور تمام بدعات سے پرہیز کرو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

قیاس و اجتہاد بدعت میں داخل نہیں ہیں کیونکہ وہ نصوص کے مفہوم کو واضح کرتے ہیں کسی زائد بات کو ثابت نہیں کرتے جو بدعت پیدا ہونے کا احتمال ہو سکے۔ (۱۷)

یاد رکھو! کہ سنت اور بدعت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک کا وجود دوسرے کو نفی کرتا ہے سنت کے زندہ کرنے سے بدعت کی موت ہوگی اور اگر بدعت زندہ ہوئی تو

---

(۱۷)..... مکتوب نمبر ۱۸۶ امام مفتی کامل خواجہ الرحمٰن

Marfat.com

سنت مٹ جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ کی تمام سنتیں اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ ہیں جو باتیں سنت کے خلاف ہیں وہ بدعات ہیں، خواہ وہ حسنہ ہوں یا سیئہ، یہ سب بدعات شیطان کی نظر میں مقبول اور پسندیدہ ہیں۔

چونکہ آج کل بدعات کا زور ہے اس لئے ممکن ہے میری باتیں اکثر افراد کو پسند نہ آئیں۔ مگر قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا کہ کون ہدایت پر ہے۔ (۱۸)

علماءِ سوء کی مذمت:

واضح ہو کہ علماء کے لیے دنیا کی لذتوں کی طرف رغبت کرنا نہایت معیوب ہے جو علما زر۔ زمین اور زن سے محبت کرتے ہیں ان کے علم سے ممکن ہے دوسروں کو فائدہ پہنچ جائے مگر انہیں کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا اور اگر ان کی ذات سے دین یا ملت کو کوئی تقویت حاصل ہو جائے تو یہ کوئی قابل قدر بات نہیں ہے کیونکہ کبھی کبھی اللہ ایک فاسق و فاجر سے بھی اپنے دین کی حمایت و تاکید حاصل کرا لیتا ہے۔ دنیا پرست علماء پارس کے پتھر کی طرح ہوتے ہیں کہ تانبا اور لوہا اگر ان سے لگ جائے تو سونا ہو جاتا ہے مگر خود پتھر ہی رہتا ہے۔ جو علما دنیا اور اس کے مال و جاہ کی محبت میں گرفتار ہیں وہ علما دین نہیں بلکہ علما دنیا ہیں اور در اصل بدترین مخلوق ہیں وہ دین کے چور ہیں حالانکہ یہ لوگ اپنے آپ کو دین کا مقتدا اور پیشوا سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو مخلوقات میں بہترین خیال کرتے ہیں یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں اور شیطان کا ٹولہ گھاٹا پانے والوں سے

(۱۸)...... مکتوب نمبر ۵۵ بنام حضرت شیخ طاہر لاہوری

Marfat.com

ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانے میں پردہ غفلت وستی اور شریعت کے معاملات میں جو منافقت ہو رہی ہے اور ہر وہ خرابی جو اسلام کی اشاعت وترویج میں رونما ہے یہ سب انہی علماء سو کی نحوست اور بدبختی کی وجہ سے ہے اور ان کی نیتوں کے فساد کا نتیجہ ہے۔(۱۹)

توبہ اور اس کی برکت:

جب انسان کسی غلطی یا گناہ پر اظہار ندامت کرتا ہے اور نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جناب میں گڑگڑاتا ہے تو اس الحاح وزاری سے ایک سال کا راستہ ایک گھڑی میں طے ہو جاتا ہے۔(۲۰)

جس بندے کو اللہ تعالیٰ جوانی میں توبہ اور اس پر استقامت کی توفیق عطا فرما دے تو اس سے بڑی کوئی نعمت نہیں ہے دنیا کی تمام نعمتیں اس کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ توبہ کی نعمت رضائے الٰہی کا موجب ہے اور رضائے الٰہی سب دنیاوی اور اخروی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔(۲۱)

کامل شیخ کی اہمیت اور اس کا طریقہ کار:

جب شیخ کامل کسی ناقص پیر کے گمراہ کردہ مرید کی تربیت شروع کرتا ہے تو سب سے پہلے پیر ناقص کی غلط تعلیم وتربیت کی اصلاح کرتا ہے اور جب وہ نقص دور ہو

(۱۹)......مکتوب نمبر ۳۳ بنام ملا حاجی محمد لاہوری

(۲۰)......مکتوب نمبر ۱۴۱ شیخ درویش

(۲۱)......مکتوب نمبر ۱۶ بنام شریف الدین حسین بدخشی

Marfat.com

جاتا ہے تو اس کے اس کے بعد اس کی حالت اور استعداد کے مطابق اس کے فکر و عمل کی زمین میں ہدایت کا کار آمد اور صحت مند بیج بوتا ہے۔

پس کامل شیخ کی صحبت طالب حق کے لیے کیمیا کا اثر رکھتی ہے اس کی نظر منزلہ دوا اور اس کی گفتگو موجب شفا ہے۔ (۲۲)

حق کی راہ پر چلنے والے دو حال سے خالی نہیں ہیں یا مراد ہیں یا مرید مگر مراد میں تو حق تعالیٰ خود ان کی تربیت فرما دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ازلی عنایت ان کے شامل حال ہوتی ہے اور اگر مرید ہیں تو شیخ کامل کی صحبت اختیار کرنی ضروری ہے جب شیخ کامل مل جائے تو مرید کو چاہیے کہ اپنے آپ کو پوری طرح اس کے حوالے کر دے یعنی اپنی مرضی کو اس کی مرضی کا تابع بنا دے جیسا کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی تمام خواہشات اس چیز کے تابع نہ ہو جائیں جسے میں لیکر آیا ہوں چونکہ شیخ کامل حضور ﷺ کا نائب ہوتا ہے اس لیے مالک کیلئے لازم ہے کہ اپنی خواہشات اس کی مرضی اور اس کے احکام کے تابع کر دے۔

طالب حقیقت کے لئے لازم ہے کہ اپنے دل کو پورے طور پر اپنے روحانی استاد یعنی مرشد کی طرف متوجہ رکھے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی معاملے میں خود فیصلہ نہ کرے اس کی اجازت کے بغیر نوافل اور اذکار میں مشغول نہ ہو اس کی موجودگی میں فرض اور سنت نمازوں کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرے اس کے مصلے پر اپنا پاؤں نہ

(۲۲)...... مکتوب نمبر ۲۳ بنام عبدالرحیم خان خاناں

Marfat.com

رکھے اس کے وضو کی جگہ طہارت نہ کرے اور اس پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے۔ اس سے کرامت طلب نہ کرے کیونکہ کسی مومن نے پیغمبر سے معجزہ طلب نہ کیا معجزہ طلب کرنا منکروں کا کام ہے۔ (۲۳)

فقرا کی ہم نشینی کی برکات:

یاد رکھو فقیروں کے دروازے کی خاکروبی دولت مندوں کے یہاں صدر نشینی سے بہتر ہے۔ شاید یہ بات آج تمہاری سمجھ نہ آئے مگر آخر کار سمجھ آ جائے گی اور اس وقت کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نفیس کھانوں کی طلب اور قیمتی لباس کی آرزو نے تمہیں اس بلا میں ڈال دیا تاہم ابھی کچھ نہیں گیا ہے تم اصل کام کی فکر کرو اور جو چیز قرب حق سے باز رکھے اس سے دور بھاگو۔ (مکتوب بنام ملا محمد صدیق مدخشی)

خدا کا شکر ہے کہ تمہیں فقیروں سے محبت ہے انسان اسی کے ساتھ ہے جس سے اسے محبت ہے۔ اس لئے تم فقراء ہی کے ساتھ ہو۔ عمر چند روزہ کی فقیروں کی صحبت میں بسر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ پیارے نبی کو حکم دیتا ہے۔

اپنے دل کو ان لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلبگار بن کر صبح و شام اسے پکارتے ہیں اور ان سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو۔ (بنی اسرائیل)

حقیقت و معرفت کے طالب کو چاہیے کہ پہلے اللہ والوں کے سامنے نیاز مندی کا اظہار کرے پھر ان کی طرف سے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کی تدبیر

(۲۳)..... مکتوب نمبر ۲۹۲ بنام شیخ حمید

Marfat.com

ہو گی۔ اللہ والوں کی خدمت میں خالی ہو کر آنا چاہیے تا کہ انسان پر ہو کر واپس جائے۔ ان کے سامنے اپنی مفلسی کا اظہار کرنا چاہیے تا کہ ان کو رحم آئے اور فیض کا دروازہ کھل جائے۔ استغفسار اور بے پروائی سے سوائے سرپچی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (۲۴)

ترک دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی طرف رغبت نہ ہو۔ یہ عدم رغبت اس وقت ثابت ہو سکتی ہے جب سامان دنیوی کا ہونا اور نہ ہونا انسان کی نگاہ میں یکساں ہو جائے۔ اور یہ کیفیت اس وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب انسان اللہ والوں کی صحبت اور معیت اختیار کرے۔ اگر کسی کو اللہ والوں کی صحبت نصیب ہو جائے تو بہت غنیمت ہے۔ (۲۵)

مخدومی! اس زمانے میں فقیروں کا امیروں کے ساتھ دوستی بنانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اگر فقراء اپنی گفتگو میں تواضع اور نرمی اختیار کریں تو کم عقل لوگ اس بدگمانی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ یہ فقراء دولت مندوں کی خوشامد کرتے ہیں۔

اور اگر فقرا دولت مندوں سے استغنا اور بے پروائی کا برتاؤ کریں تو یہ بے عقل لوگ سمجھتے ہیں کہ فقراء بد خلق ہوتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح تواضع وانکساری لازمہ فقر ہے اسی طرح اسفنا اور بے پروائی بھی فقر کے لئے ضروری ہے۔ (۲۶)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ کاتبین اعمال کے علاوہ کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں

(۲۴)...... مکتوب نمبر ۱۵۷ بنام حکیم عبدالوہاب

(۲۵)...... مکتوب نمبر ۱۹۷ بنام محمود

(۲۶)...... مکتوب نمبر ۱۹۸ بنام عبدالرحیم خانخاناں

Marfat.com

جو اہل ذکر کی تلاش میں راستوں اور بازاروں میں گشت کرتے رہتے ہیں پس جب وہ کہیں زائرین کی جماعت کو پالیتے ہیں تو وہ مل کر اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں اور کثرت تعداد کی وجہ سے ان کا سلسلہ آسمان تک پہنچ جاتا ہے۔ جب ذکر ختم ہوتا ہے تو وہ اللہ کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں۔ اللہ اگرچہ اپنے بندوں کے حالات سے واقف ہے مگر ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں پایا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری حمد و ثنا کر رہے تھے۔ پھر اللہ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ کہتے ہیں۔ نہیں اللہ کہتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حالا ہوگا؟ وہ کہتے ہیں پھر تو وہ تیری حمد و ثنا اور بھی زیادہ کریں۔ اس پر اللہ فرماتا ہے، اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اس مجلس میں فلاں شخص تیرا ذکر کرنے نہیں آیا تھا بلکہ دنیاوی غرض لے کر آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا ذکر کرنے والے لوگ ایسے ہیں کہ ان کا ہم نشین بھی میرے فضل سے محروم نہیں رہتا۔ (۲۷)

اولیاء اللہ کی کرامات اور ان کی حقیقت:

کرامات کا ظہور نہ تو ولایت کے ارکان میں سے ہے اور نہ ہی اس کے شرائط۔ اس کے برخلاف انبیاء کے معجزات شرط نبوت ہیں اگرچہ اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے لیکن ان کے ظہور کی کثرت فضیلت کی دلیل نہیں۔ ان کی فضیلت ان کے قرب الٰہی کے درجات کے اعتبار سے ہے۔ یہ قطعی ممکن ہے کہ اونچے درجے کے ولی سے بہت کم کرامات ظاہر ہوں اور ادنیٰ درجے کے ولی سے زیادہ کرامات کا ظہور

(۲۷)...... مکتوب نمبر ۲۰۳ بنام ملا حسینی

Marfat.com

ہو غور کرو صحابہ کرام تمام اولیاء سے افضل ہیں۔ لیکن جس قدر کرامات اولیاء سے ظاہر ہوئیں صحابہ کرام سے ان کا عشر عشیر بھی ظاہر نہیں ہوا۔

اولیاء اللہ کی کرامات اور غیر اولیاء کے استدراجات کی تاثیر دیکھنے میں یکساں ہے۔ مثلاً ایک ولی بھی پانی پر چل کر دکھاتا ہے اور ایک جادوگر اور جوگی بھی۔ تو ایک حق کا طالب جو ابھی ابتدائی منزل میں ہے کیسے معلوم کرے کہ فلاں شخص ولی ہے اور فلاں شخص شعبدہ باز۔ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ ہر ایک مومن کے پاس فرق معلوم کرنے کے لیے واضح دلیل موجود ہے۔ اور وہ اس کا وجدان صحیح یعنی ایمان سے پُر دل کا احساس ہے اگر مومن اس کی صحبت میں اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ پائے گا تو اس کا دل خود گواہی دے گا کہ یہ شخص ولی اللہ یا شیخ کامل ہے اور اگر اس کے خلاف محسوس کرے گا تو اس کا دل گواہی دے گا یہ شخص ولی نہیں ہے۔ بلکہ صاحب استدراج ہے اور یہ طاقت اس نے مشق سے بہم پہنچائی ہے۔ (۲۸)

یہ نکتہ ملحوظ رہے کہ جس طرح ولی کو اپنی ولایت کا علم ضروری نہیں اسی طرح اپنی کرامات کا علم بھی ضروری نہیں ہے بلکہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لوگ ان بزرگوں سے ان کی کرامات کا ذکر کرتے ہیں۔ اور خود انہیں ان کرامات کی کوئی خبر نہیں ہوتی حضرت خواجہ باقی باللہ فرمایا کرتے تھے کہ عجب معاملہ ہے کہ لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو مکہ میں دیکھا ہے یا بغداد میں دیکھا حالانکہ میں ساری عمر گھر سے باہر نہیں نکلا۔

---

(۲۸)...... مکتوب نمبر ۱۰۷ بنام محمد صادق کشمیری

Marfat.com

نرمی اور خوش خلقی کی فضیلت:

میں تمہیں اس آدمی کی خبر دیتا ہوں جس پر دوزخ حرام ہے اور وہ دوزخ پر حرام ہے۔ یہ آدمی وہ ہے جو نرم خو آہستہ رو اور نیک مزاج ہے۔ مسلمان نرم مزاج اور فرماں بردار ہوتا ہے اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کی ناک میں نکیل ہو اگر نکیل کھینچی جائے تو وہ جھک جاتا ہے۔ جو شخص قوت کے باوجود غصے کو پی جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مجمع عام میں حکم دے گا کہ جنت کی جس حور کو چاہو اپنے لئے پسند کرلو۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا کہ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اہل جنت کون ہیں صحابہ نے عرض کی ضرور بتایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

جنتی وہ ضعیف وحقیر شخص ہیں کہ جب وہ کسی بات پر اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پوری کر دیتا ہے۔ سنو! ہر وہ شخص جو درشت مزاج، تندخو سخت گیر، جھگڑالو اور متکبر ہے وہ دوزخ میں جائے گا اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تمہیں غصہ آجائے تو اگر کھڑے ہو بیٹھ جاؤں اور بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ یاد رکھو! غصہ ایمان کو اس طرح برباد کرتا ہے جس طرح ایلوا اپنی کڑواہٹ سے شہد کی مٹھاس اور حلاوت کو برباد کر دیتا ہے جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دیتا ہے اور جو تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اسے اونچا کر دیتا ہے۔ (۲۹)

حقوق العباد کی اہمیت:

نخریہ بات سے بچنے کی دو قسمیں ہیں ایک تو اللہ کے حقوق سے متعلق ہے اور

(۲۹)......مکتوب نمبر ۹ بنام شیخ عبدالقادر

Marfat.com

دوسری حقوق العباد سے ان میں سے دوسری کی رعایت کرنا نہایت ضروری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حق تعالی اپنی ذات میں غنی ہے لیکن بندہ اپنی طبیعت وفطرت کے لحاظ سے بخیل ہے اس لئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص پر اپنے بھائی کا حق ہو تو اسے دنیا میں ہی معاف کرا لے کیونکہ آخرت میں اس کے پاس نہ دینار ہوگا نہ درہم اگر کوئی نیک عمل ہوگا تو اس حق کے بدلے اس کا عمل حقدار کو دے دیا جائے گا نیز آپ نے صحابہ سے پوچھا جانتے ہو مفلس کون ہے۔ انہوں نے کہا مفلس وہ جس کے پاس نہ دولت ہو اور نہ مال متاع آپ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اپنی نمازیں روزے اور زکواۃ لے کر آئے گا مگر اس حال میں کہ اس نے دنیا میں رہ کر گالی دی تھی کسی پر تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال چھینا تھا کسی کو مارا تھا اور کسی کو قتل کر دیا تھا پس ان حقداروں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور جب وہ ختم ہو جائیں گی تو ان کی برائیاں اس کے کھاتے میں ڈال دی جائیں گی اور اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (۳۰)

مخلوق کے حقوق کی ادائیگی بھی اسی طرح لازمی اور ضروری ہے جس طرح خدا کی اطاعت چنانچہ بعض اہل کمال عارفین نے کہا ہے کہ اللہ کے احکام کی تعظیم اور مخلوقات پر شفقت دونوں باتیں لازمی ہیں ان میں سے کسی ایک کو ترک کر دینا سراسر کوتاہی ہے۔ (۳۱)

---

(۳۰)...... مکتوب نمبر ۶۷ بنام قلیج خان

(۳۱)...... مکتوب نمبر ۷۰ بنام شیخ نور

Marfat.com

بعض عارفوں کا قول ہے کہ جب تک بندہ اپنے اوپر دس چیزوں کو لازم نہ کر لے اس میں تقوی کا کمال پیدا نہیں ہو سکتا۔

۱۔ اپنی زبان کو غیبت سے بچائے۔

۲۔ بدگمانی سے دور رہے۔

۳۔ لوگوں سے مسخری نہ کرے۔

۴۔ حرام سے بچے۔

۵۔ ہمیشہ سچ بولے۔

۶۔ ہر وقت اللہ کے احسانات کا اعتراف کرتا رہے تاکہ نفس میں تکبر اور غرور پیدا نہ ہو۔

۷۔ دولت اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہے۔

۸۔ اپنے لئے برائی طلب نہ کرے۔

۹۔ نمازوں کی حفاظت کرے۔

۱۰۔ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ قائم رہے۔ (۳۲)

شکر کا صحیح طریقہ:

شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ نہیں کہ محض زبان سے لفظ شکر ادا کر دیا جائے بلکہ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اولاً اپنے عقائد کو فرقہ ناجیہ کے مطابق درست کیا جائے ثانیاً شریعت کے احکام کی پابندی کی جائے ثالثاً نفس کا تزکیہ تصفیہ کیا جائے۔ بلاشبہ کمال

(۳۲)...... دفتر دوم مکتوب نمبر ۴۴ بنام مرزا عبدالرحیم خان خانان

Marfat.com

اسلام تزکیہ نفس پر موقوف ہے۔ (۳۳)

دنیا اور آخرت کا باہمی رشتہ:

یاد رکھو! دنیا اور آخرت کا آپس میں رشتہ یہ ہے اگر ایک راضی ہوئی تو دوسری ضرور ناراض ہوگی جس کی نظر میں دنیا عزیز و محترم ہے اس کی نگاہ میں آخرت یقیناً ذلیل و خوار ہے۔ اور ان دونوں کا ایک دل میں جمع ہونا محال ہے کیونکہ دو متضاد چیزیں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتیں۔ (۳۴)

واضح ہو کہ یہ دنیا بظاہر شریں اور صورت و شکل کے لحاظ سے تروتازہ اور دلکش معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت زہر قاتل ہے اور جھوٹ کی پونجی ہے اس کا مقبول ذلیل وخوار اور اس کا چاہنے والا دیوانہ اور بے وقوف ہے دنیا اس نجاست کی مانند ہے۔ جس پر سونے کا ورق لپٹا ہوا ہو اور اس زہر سے مشابہ ہے جس پر شکر چڑھی ہوئی ہو۔ (۳۵)

دنیا کی زندگی بہت تھوڑی ہے اور آخرت کا عذاب دائمی ہے لہذا عقل دور اندیشی سے کام لو اور دنیا کی خوبصورتی پر جو بے حلاوت ہے فریفتہ مت ہو جاؤ۔ نجات اخروی کے لئے دو باتیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں ایک تو اللہ کے احکام کی اطاعت دوسری مخلوق خدا کی شفقت کا برتاؤ۔ (۳۶)

---

(۳۳)......مکتوب نمبر ا۷ بنام مرزا داراب

(۳۴)......مکتوب نمبر ۳۳ ملا حاجی محمد لاہوری

(۳۵)......مکتوب نمبر بنام شیخ فرید نجدی

(۳۶)......مکتوب نمبر ۹۸ بنام شیخ عبدالقادر

Marfat.com

دنیا کیا ہے ہر وہ شے جو تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے اور غیر اللہ میں مشغول کر دے خواہ وہ مال و دولت ہو یا جاہ ثروت یا ننگ و ناموس ہو یاد رکھو۔ جو چیز دنیا سے متعلق ہے وہ انسان کے حق میں بلائے جل ہے دنیا والے جب تک دنیا میں رہتے ہیں پریشان رہتے ہیں اور مرنے کے بعد انہیں حسرت و ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ (۳۷)

واضح ہو کہ جب تک اس دنیا کی قباحت معلوم نہ ہو اس کی قید سے نکلنا محال ہے اور جب تک انسان اس کی قید سے نہ نکلے اخروی فلاح و نجات کا حاصل کرنا بہت دشوار ہے۔

یہ بات ثابت شدہ ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے چونکہ علاج یا ایک موثر طریق علاج ہے اس لئے دنیا کی محبت کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخرت سے محبت کی جائے اور شریعت کی پابندی کی جائے۔

دنیا کی زندگی کی حقیقت معلوم ہونے کے بعد جب ایک شخص اعمال صالحہ کے بجالانے میں مشغول ہوگا تو لہولعب سے نفرت ہونے لگے گی اور جب ریشمی لباس اور سونے چاندی کے برتنوں سے اجتناب کیا جائے گا تو زیب و زینت میں کمی آجائیگی اور جب یہ یقین حاصل ہو جائے گا کہ فضیلت و بزرگی کی بنیاد تقویٰ پر ہے تو حسب و نسب پر فخر جاتا رہے گا اور جس کو اس بات کا علم حاصل ہو جائے گا کہ مال اولاد اکثر اوقات یاد حق سے محروم کر دیتے ہیں تو ان کی شدید آرزو دل سے نکل جائے گی اور

(۳۷)..... مکتوب نمبر ۱۹۷ ابنام محمود

Marfat.com

درج ذیل فرمان خداوندی زندگی کا نصب العین بن جائے گا۔

جو رسول دے اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ (۳۸)

❁❁❁❁❁❁❁❁

(۳۸)...... مکتوب نمبر ۲۳۲ بنام عبدالرحیم خان خانان

Marfat.com

اقوال وارشادات حضرت مجدد

حضرت مجدد کی ذات گرامی حقائق ومعارف کا ایک گنجینہ تھی اس لئے ان کے ارشادات وفرمودات علم وحکمت اور حقیقت ومعرفت کے نہایت ہی گراں قدرتابناک موتی ہیں۔

ا۔لوگ سمجھتے ہیں کہ ریاضت کے معنی بھوکا رہنا اور روزہ رکھنا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کھانے میں میانہ روی اور توازن ہمیشہ روزہ رکھنے سے بہتر ہے۔جب لذیذ کھانا سامنے ہوتو آدمی کا بھوک تک کھانا اور پھر کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا بہت بڑی ریاضت ہے اوران لوگوں کی ریاضتوں سے بدرجہا بہتر ہے۔جنہوں نے کھانا دیکھا ہی نہیں اوراس سے بازرہے۔

۲۔لوگ ریاضتوں اور مجاہدوں کی ہوس کرتے ہیں لیکن آداب شریعت کی رعایت کے برابر کوئی ریاضت اور مجاہدہ نہیں ہے خصوصا فرض۔واجب اور سنت نمازوں کا پورے ارکان اور آداب کے ساتھ ادا کرنا سخت مشکل ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وہ نماز بھاری ہے مگر ڈرنے والوں پر۔

۳۔معرفت وطریقت کے احوال شریعت کے تابع ہیں شریعت احوال کے

Marfat.com

تابع نہیں کیونکہ شریعت بالکل قطعی ہے اور وحی الٰہی سے ثابت ہے اور احوال ظنی ہیں جو کشف اور الہام سے ثابت ہیں۔

۴۔ بڑے تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ بعض ناقص اور خام قسم کے درویش اپنے کشف پر اعتماد کر کے شریعت الٰہی کے انکار اور مخالفت کی جرات کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر موسیٰ کلیم اللہ بھی یہ زمانہ پاتے تو وہ بھی اس شریعت کی پیروی کرتے تو پھر ایسے کور باطن درویش کی کیا حیثیت ہے۔

۵۔ حضرت خواجہ باقی باللہ فرماتے تھے کہ ہماری نسبت تمام نسبتوں سے بلند اور ہمارا طریقہ سب طریقوں سے افضل و برتر ہے کیونکہ مشائخ نقشبندیہ کا طریقہ سنت کے اتباع اور عزیمت کی رعایت پر قائم ہے اس لئے ان کی نسبت بھی تمام نسبتوں سے قوی ہے۔

۶۔ تکبر نیک عمل کو اس طرح تباہ کر دیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے متکبر کو اپنا عمل بہت اچھا لگتا ہے حالانکہ اسے چاہیے وہ اپنی پوشیدہ برائیوں اور خامیوں کو یاد کرتا رہے اور نیکیوں پر پردہ ڈالے رکھے اپنی عبادتوں کی ادائیگی پر شرمندگی محسوس کرتا رہے کیونکہ ان کی ادائیگی کا کامل حق ادا نہ ہو سکا۔

۷۔ جب تک کسی شخص کو ظاہری علوم میں مہارت حاصل نہ ہو وہ اہل تصوف کی باتوں کے اسرار و نکات سے فائدہ نہیں رکھ سکتا۔

۸۔ آپ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ اس بات میں کیا راز ہے کہ میں محفلوں بازاروں اور اہل دنیا کی مجلسوں میں حضور کی نسبت اور کیفیت زیادہ پاتا ہوں

Marfat.com

اس کے برخلاف خلوتوں حجروں اور اصحاب جمعیت کی محفلوں میں یہ تعلق اور یہ کیفیت کم محسوس ہوتی ہے آپ نے فرمایا ہمارے بزرگوں کی روحانی نسبت محبوب جیسی ہے کہ جب اسے خلوت ورتنہائی میں بلاتے ہیں تو اسے حیاء آتی ہے۔

۹۔ایک دن آپ نے فرمایا اگر چہ دین محمدی ﷺ کو اصحاب تصوف سے بہت فائدے حاصل ہوئے کہ اس وقت کے بہت سے گناہگار لوگ ان بزرگوں کے فیوض و برکات سے درجہ کمال کو پہنچ گئے اور ان ارباب طریقت کی صحبت کے انوار سے اہل بدعت کے دلوں کی ظلمتیں اور کشافتیں دور ہوگئیں لیکن صوفیہ کے ارباب سکروستی سے دین متین کو نقصانات بھی پہنچے ہیں اور غیر محتاط اور ناقص لوگوں کے لئے حلقہ صوف کے وہ لوگ جو غلبہ و مستی اور محویت داستغراق کی کیفیت میں غرق تھے ملامت وطعن کا ہدف بن گئے ہیں۔ہم نے خود کو شریعت میں ڈال دیا ہے اور حضور انور ﷺ کی روشن سنت کی خدمت میں ہم قائم ہیں اب اگر ہمارے قلم سے بھی بعض سکر آمیز کلمات نکل گئے ہیں تو ظاہر بین لوگوں کو ان سے کیا ملے گا۔

۱۰۔آپ فرماتے تھے کہ یہ دنیا دار العمل ہے اور کھیتی بونے اور اس کے لئے کام کرنے کی جگہ ہے اس لئے حضور باطن کو شریعت کے ظاہری اور آداب اور اعمال کے ساتھ لگائے رکھو اسی لئے آپ اپنے مریدوں کو کثرت ذکر دوام حضور اور مراقبے کی تلقین فرماتے رہے تھے۔

۱۱۔قرآن جامع جمیع کمالات ہے اور رمضان جامع جمیع حسنات ہے اس مہینے کی برکات قرآن مجید کے کمالات کے نتائج ہیں اسی مناسبت باطنی کی وجہ سے

Marfat.com

قرآن مجید کے نزول کا آغاز اس مہینے میں ہوا شب قدر اس مہینے کا خلاصہ یوں سمجھو کہ شب قدر ماہ رمضان کا مغز ہے اور ماہ رمضان اس کا پوست بس جس شخص کا یہ مہینہ دل جمعی سے گزرے۔ اس مہینے کی برکات سے بہرہ ور ہو جائے اس کا تمام سال خیر و برکت میں ہی گزارے گا۔

مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات:

خواجہ بدر الدین سترہ سال مجدد صاحب کی خدمت میں رہے اور خواجہ ہاشم کشمی تین سال۔ ان دونوں فاضل بزرگوں نے آپ کے معمولات اور آپ کی عادات بڑی تفصیل سے بیان کی ہے۔

گرمی ہو یا سردی، سفر ہو یا حضر، آپ رات کے آخیر حصے میں بیدار ہو کر بستر سے اٹھ جاتے۔ وضو بڑی احتیاط و اہتمام سے فرماتے مسواک بڑی پابندی سے کرتے۔ وضو کرتے وقت قبلہ رخ رہتے۔ مگر پاؤں دھوتے وقت ان کا رخ شمالاً یا جنوباً فرما دیتے۔ وضو کے دوران میں اور اس کے بعد وہ تمام دعائیں پڑھتے جو احادیث میں مذکور ہیں وضو کرنے کے بعد کپڑے سے اعضا کو پونچھنے کا آپ کا معمول نہ تھا۔ پھر بڑے حضور قلب کے ساتھ تہجد کے نوافل ادا کرتے ان میں قرآن پاک کی طویل سورتیں ترتیل سے تلاوت فرماتے۔ نوافل سے فارغ ہو کر صبح صادق کے طلوع تک سنت کے مطابق تھوڑی سی آنکھ لگا لیتے پھر بیدار ہو کر تازہ وضو کرتے اور فجر کی سنتیں گھر ہی میں پڑھتے۔ اسکے بعد فجر کی نماز با جماعت کیلئے مسجد تشریف لے جاتے

Marfat.com

اور خود امامت کرتے۔ نماز فجر سے اشارق کی نماز تک ذکر خفی کا حلقہ ہوتا اشراق کے نوافل ادا کر کے گھر تشریف لے جاتے اور گھر والوں کی خیریت پوچھتے۔ ان سے متعلق معاملات پر توجہ دیتے اور روزمرہ کے امور کی بابت ہدایات دیتے۔ اس کے بعد اپنے حجرے میں تشریف لے جا کر قرآن عظیم کی تلاوت میں مصروف ہو جاتے۔ تلاوت سے فارغ ہو کر طالبین کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ مبذول فرماتے۔ ان سے ان کے باطنی حالات معلوم کرتے اور ان سب کو اتباع سنت۔ ذکر مراقبہ پر مداومت اور اعلے روحانی حالات وکیفیات کو چھپا کر رکھنے کی تلقین فرماتے۔ خدام وحاضرین کو شرعی مسائل کے مطالعہ کی تاکید فرماتے۔ آپ کی فطرت سلیم کو بدعات سے سخت نفرت تھی۔ ان کی کثرت پر اپنے رنج وغم اور کرب والم کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے کشف میں ایسا نظر آتا ہے کہ تمام عالم بدعات کی ظلمتوں اور تاریکیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ڈوب گیا ہے۔ سنت کی روشنی جگنو کی ہلکی سی چمک کی طرح چمکتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ غیبت اور مسلمانوں کی نکتہ چینی سے آپ کھلی طور پر احتراز فرماتے آپ کی ہیبت اور جلالت سے کسی کو آپ کی مجلس میں غیبت کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

چاشت کے نوافل کے بعد آپ گھر تشریف لے جاتے اور سب کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے خود کھانے کے بجائے زیادہ توجہ دوسروں کو کھلانے کی طرف دیتے۔ عام طور پر پچاس سے سو تک علماء عارفین صلحاء اور سادات کرام حصول اضافہ ارشاد کے لیے آپ کی خدمت میں موجود رہتے۔ ان سب کا کھانا اپ کے باورچی خا

Marfat.com

نے میں تیار ہوتا۔ آپ کی خوراک بہت کم تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کو کھانے کی حاجت نہیں محض سنت کی پیروی مقصود ہے۔

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد مسنون طریقے کے مطابق تھوڑا سا قیلولہ فرماتے۔ ظہر کی نماز اول وقت ادا ہوتی۔ نماز ظہر کے بعد کسی حافظ سے کتاب اللہ کا کچھ حصہ سنتے اگر درس کا ارادہ ہوتا تو درس دیتے آپ عام طور پر تفسیر بیضاوی، صحیح بخاری، مشکوۃ شریف، ہدایہ اور عورف المعارف کا درس دیا کرتے تھے۔ عصر سے مغرب تک مریدین کی روحانی تربیت اور ان کی دینی تعلیم میں مصروف رہتے۔ عشا کی نماز کے بعد جلد ہی آرام کے لئے بستر پر لیٹ جاتے اور قرآنی اور ماثورہ دعاؤں کے پڑھنے میں مشغول ہو جاتے۔

رمضان کے آخری عشرے میں پورے اہتمام سے اعتکاف کی سنت ادا فرماتے عیدین کے موقع پر صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے رمضان کے بابرکت مہینے میں آپ کا ذوق عبادت شباب پر ہوتا تراویح میں تین قرآن پاک ختم فرماتے اور افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کے مسنون طریقے پر عمل کرتے۔

زکوۃ کی ادائیگی کے سلسلے میں آپ کا معمول تھا کہ جب کوئی رقم آتی تو اس پر ایک سال کا عرصہ گزرنے کا انتظار کئے بغیر اسی وقت اس میں سے زکوۃ نکال دیتے اور رقم طالب علموں بیواؤں اور مستحق رشتے داروں میں تقسیم فرما دیتے۔

حج کا کئی بار مصمم ارادہ کیا ہمیشہ اس کے شوق میں رہے لیکن اس کی نوبت نہ آئی اور اسی شوق کو ساتھ لئے دنیا سے سفر کر گئے اخلاق و تواضع اور تسلیم و رضا میں آپ

Marfat.com

کا مقام بہت بلند تھا۔آپ سے ملنے کیلئے جو آتا تعظیما کھڑے ہو جاتے اور مدر مجلس میں جگہ دیتے۔ سلام میں ہمیشہ پہل کرتے آپ کے عزیزوں اور گھر والوں کو ظالم حاکموں کی طرف سے بڑی ایذائیں اور تکلیفیں پہنچیں لیکن اس کی شکایت کبھی زبان پر نہ آئی۔

غیر مسلموں کی تعظیم نہیں فرماتے تھے خواہ حاکم اور صاحب اقتدار ہی کیوں نہ ہو۔

آپ کا لباس فقط ایک کرتا اور اس پر عبا پر مشتمل ہوتا۔لیکن گرمیوں میں صرف کرتے پر اکتفا فرماتے سر پر عمامہ لپیٹ لیتے اور شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان پیٹھ پر پڑا ہوتا۔ پائجامہ ہمیشہ ٹخنوں سے اونچا ہوتا۔ جب نیا جوڑا پہنتے تو پرانا لباس کسی عزیز مہمان یا کسی خادم کو دیدیتے۔حضرت کا رنگ گندمی مائل بہ سفیدی تھا۔ پیشانی اور رخسار مبارک پر ایسا نور ہوتا کہ نگاہیں خسرہ ہو جاتی تھیں آنکھیں فراخ اور کشادہ جن میں سیاہی کی جگہ بہت سیاہی سفیدی کی جگہ بہت سفیدی ناک باریک۔ ہونٹ سرخ اور نازک ، دہانہ بہت لمبا نہ بہت چھوٹا ، دانت ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے اور موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے۔ داڑھی گھنی ، باوقار لمبی اور مربع تھی ، میانہ قد اور نازک اندام تھے۔آپ کی شخصیت اتباع سنت کا نہایت حسین اور دلکش مرقع تھی۔آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے عمل اور کوشش کی کیا وقعت ہے؟۔ جو کچھ ہے وہ سب فضل خداوندی ہے اور اس فضل کا وسیلہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی ہے۔سنن اور مستحبات میں آپ کی دلچسپی اور آپ کے دل میں ان کی

Marfat.com

اہمیت وعظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دن آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ بیت الخلا میں جاتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھ دیا۔ اسی غلطی کے باعث اس دن روحانی احوال وبرکات میں کمی رہی۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

چوتھا باب

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تصنیفات ورسائل

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تصنیفات و رسائل

اثبات النبوۃ:

یہ عربی زبان میں ہے اس میں اثباتِ نبوۃ پر نہایت جامع بحث ہے یہ کتاب اس وقت لکھی گئی جبکہ اکبری دور میں مسئلہ نبوت و رسالت پر شکوک و شبہات پیش کئے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ شاہی مجالس میں آپ ﷺ کا مبارک نام لینا ممنوع قرار دے دیا گیا تھا اس وقت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ تصنیف فرمایا۔ یہ غالباً ۹۹۰ھ یا ۹۹۱ھ میں آگرہ کے قیام کے دوران مرتب فرمایا تھا۔

یہ رسالہ کتب خانہ مجددیہ ناظم آباد کراچی نے ۱۳۸۳ھ میں دیگر رسائل کے ساتھ اصل عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا۔ اس کے بعد ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور نے ۱۳۸۵ھ میں دیگر رسائل کے ساتھ اصل متن بغیر اردو ترجمہ کے شائع کیا۔(۱)

ردروافض:

یہ فارسی زبان میں ہے یہ رسالہ بعض ایرانی شیعہ علماء کے جواب میں لکھا تھا یہ رسالہ غالباً ۱۰۰۱ھ کے قریب لکھا گیا ہے، اس رسالہ کے بعض مضامین دفتر اول میں بھی ہیں مزید بحث میں اس کو کئی مطابع نے شائع کیا ہے۔ حشمت علی خان نے ۱۳۸۴ھ میں

(۱)۔ جو اس بارے میں تفصیل معلوم کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ کی فاضلانہ تصنیف ''حضرت مجدد الف ثانی'' کا مطالعہ ضروری ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی، ۶۷۷

Marfat.com

لاہور سے اس کا فارسی متن پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا اس کے بعد ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور نے فارسی متن علیحدہ اور اردو ترجمہ علیحدہ شائع کیا۔ شاہ ولی اللہ نے اس رسالہ کی شرح لکھی تھی جو طبع نہیں ہوئی۔ (۲)

رسالہ تہلیلیہ:

یہ رسالہ عربی زبان میں ہے کلمہ طیبہ کے متعلق تحقیقات پر مشتمل ہے یہ رسالہ ایک علمی اور تحقیقی نوعیت کا رسالہ ہے۔ یہ اس وقت لکھا گیا جب "محمد رسول اللہ" کو کلمہ سے حذف کر کے "اکبر خلیفۃ اللہ" کہا جا رہا تھا (معاذ اللہ) یہ غالباً ۱۰۱۰ھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس کو بھی ادارہ مجددیہ ناظم آباد کراچی نے ۱۳۸۴ھ میں عربی متن اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا پھر ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور نے ۱۳۸۵ھ میں صرف عربی متن کو دیگر رسائل کے ساتھ شائع کیا۔ (۳)

شرح رباعیات:

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت وطریقت کے بارے میں دو رباعی ارشاد فرمائے اور پھر خود ان دونوں رباعیوں کی شرح ارشاد فرمائی تھی پھر اس شرح کی مزید شرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ یہ غالباً ۱۰۱۳ھ کی تحریر ہے اس رسالہ کو بھی ادارہ مجددیہ ناظم آباد کراچی سے ۱۳۸۳ھ میں عربی متن اور اردو ترجمہ

(۲)...... حضرت مجدد الف ثانی، ۶۷۸

(۳)...... تاریخ دعوت وعزیمت، ۳۸۶/۱

حضرت مجدد الف ثانی، ۶۷۸۔

Marfat.com

کے ساتھ شائع کیا گیا، پھر ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور نے ۱۳۸۵ھ میں اس کو دیگر رسائل کے مجموعے کے ساتھ اصل متن بغیر اردو ترجمہ شائع کیا۔

اس "شرح رباعیات" کی حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی شرح فرمائی ہے جو "کشف العین فی شرح رباعیتن" کے نام سے مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوئی۔(۴)

معارف لدنیہ:

یہ رسالہ بھی فارسی زبان میں ہے۔ حضرت مجدد کے معارف خاصہ اور سلوک طریقت کے اہم مباحث پر مشتمل ہے۔ اس کو خود حضرت مجدد نے ۱۰۱۵ھ یا ۱۰۱۶ھ کو مرتب فرمایا تھا۔ ہر مضمون کو معرفت کا عنوان دیا گیا ہے ان معارف کی مجموعی تعداد اکتالیس ہے اس رسالہ کا دوسرا نام "علوم الہامیہ" بھی ہے۔

اس رسالہ کو فارسی متن میں سب سے پہلے حافظ محمد علی خان شوق نے مطبع احمدی رامپوری سے دسمبر ۱۸۹۸ء میں شائع کروایا۔ اس کے بعد مجلس علمی ڈابھیل حکیم عبدالمجید سیفی، ادارہ سعدیہ مجددیہ اور ادارہ مجددیہ ناظم آباد کراچی نے شائع کروایا۔(۵)

مبداء و معاد:

یہ رسالہ بھی فارسی زبان میں ہے۔ اس رسالہ میں حضرت مجدد الف ثانی کے علوم و معارف ہیں۔ یہ شروع میں متفرق مسودات کی شکل میں تھے جن کو حضرت

---

(۴)......تاریخ دعوت وعزیمت ۴/۳۸۶

(۵)......تاریخ دعوت وعزیمت ۴/۳۸۶

حضرت مجدد الف ثانی، ۶۸۰

Marfat.com

مجدد کے خلیفہ مولانا محمد صدیق نے ۱۰۱۹ھ میں مرتب فرمایا اور ہر مضمون کو سن کا عنوان دے کر الگ الگ کر دیا ان مضامین کی تعداد ۶۱ (اکسٹھ) ہے۔

مطبوعہ نسخوں میں سب سے قدیم فارسی نسخہ مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۷ھ کا ہے پھر عبدالمجید سیفی نے ۱۳۷۲ھ میں شائع کروایا پھر ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور نے ۱۳۸۵ھ میں اور پھر ۱۳۸۸ھ میں ادارہ مجددیہ ناظم آباد کراچی نے فارسی میں اور مولانا سید زاور حسین شاہ کے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا۔(۶)

مکاشفات عینیہ:

یہ مجموعہ حضرت مجدد الف ثانی کے ایسے مسودات پر مشتمل ہے جو بعض خلفاء نے محفوظ کر لیے تھے جن کو حضرت مجدد کے وصال کے بعد حضرت مولانا محمد ہاشم نے ۱۰۵۱ھ میں مرتب فرمایا اگرچہ اس رسالہ کے بعض مضامین حضرت مجدد کے مکتوبات میں بھی ہیں۔ اس میں مزید معارف تھے اس لیے اس کو الگ شائع کرنا ضروری تھا۔ یہ رسالہ پہلی مرتبہ ادارہ مجددیہ ناظم آباد کراچی نے فارسی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ ۱۳۸۴ھ میں شائع کیا۔(۷)

نوٹ: اس کے علاوہ بھی چار رسائل کے نام ملتے ہیں مگر اس کے بارے میں آج تک کسی نے لکھا نہیں کہ کہاں ہیں۔ مطبوعہ ہیں یا نہیں ان کے اسماء یہ ہیں۔

---

(۶)......تاریخ دعوت وعزیمت، ۳۸۶۔۳۸۷

حضرت مجدد الف ثانی، ۶۸۱

(۷)......حضرت مجدد الف ثانی، ۶۸۱۔۶۸۲

Marfat.com

۱۔ رسالہ آداب المریدین

۲۔ تعلیقات عوارف

۳۔ رسالہ جذب وسلوک

۴۔ رسالہ علم حدیث

مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ حضرت مجدد الف ثانی کا معرکۃ الآراء کارنامہ اور سب سے بڑی علمی اصلاحی وتجدیدی یادگار ہے۔ اس بناپر آپ کو ''مجدد الف ثانی'' کا لقب دیا گیا اور ان مکتوبات کے ذریعے حضرت مجدد نے جتنا عظیم الشان انقلاب انگیز اور دیرپا اصلاح و تربیت کا کام انجام دیا ہے اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ غرض یہ کہ ان مکتوبات کے علوم ومعارف کی نقاب کشائی کے لیے ایک مستقل تصنیف کی ضرورت ہے۔ حضرت مجدد کے زمانہ میں بھی اور اب بھی خانقاہوں میں اس کا درس دیا جاتا ہے۔ شیوخ کبار اس کی تشریح وتقریر سے اپنے قلوب کو منور کرتے ہیں یہ مکتوبات وہ ہیں جو حضرت مجدد نے اپنے پیر خواجہ باقی باللہ یا مریدین اور اراکین سلطنت کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے تھے مکتوبات کی مجموعہ تعداد ۵۳۶ ہے اور تین دفتروں پر مشتمل ہیں۔

پہلا دفتر:

اس میں تین سو تیرہ مکتوبات ہیں، اس دفتر کو حضرت مجدد الف ثانی کے اشارہ سے آپ کے خلیفہ حضرت مولانا یار محمد جدید بدخشی طالقانی نے ۱۰۲۵ھ میں مرتب فرمایا۔

Marfat.com

دفتر دوم:

اس دوسرے دفتر میں ننانوے مکتوبات ہیں اس کو حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ مولانا عبدالحئی حصاری شادمانی نے حضرت خواجہ محمد معصوم کے ارشاد پر ۱۰۲۸ھ میں مرتب کیا۔ یہ اس زمانہ میں مرتب ہوا جب حضرت مجدد الف ثانی قلعہ گوالیار میں نظر بند تھے۔

دفتر سوم:

اس تیسرے دفتر میں ایک سو چودہ مکتوبات ہیں اس کو حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ مولانا ہاشم نے ۱۰۳۱ھ میں مرتب کیا پھر بعد میں اس میں دس مکاتیب جو بعد کے زمانہ میں لکھے گئے ہیں اس کو بھی شامل کر لیا گیا تو اس دفتر کے مکتوبات کی تعداد ۱۲۴ ہو گئی۔

مکتوبات کے متعدد ایڈیشن مختلف وقتوں میں شائع ہوتے رہے۔ غالباً سب سے پہلے مطبوعہ نول کشور لکھنو کا ہے۔ پھر ۱۲ ربیع الاول ۱۲۸۸ھ کو مولوی شیر محمد خان نے مطبع احمدی دہلی سے فارسی مکتوبات مع رد روافض شائع کیا۔ اس کے بعد حاجی عبدالعزیز دہلوی نے ۱۲۹۰ھ میں دہلی سے شائع کیا۔ مولانا نور احمد امرتسری نے ۱۳۲۹ھ میں اس کی تصحیح کروا کر شائع کیا۔ پھر نور احمد کے صاحبزادے مولوی محمد سلیمان فاروقی نے محکمہ اوقاف کی اعانت سے ۱۳۸۶ھ میں دو جلدیں اور مکتبہ سعدیہ لاہور نے ۱۳۹۱ھ میں تیسری جلد شائع کر کے مکمل کیا۔ آخر میں جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے نہایت شاندار انداز میں اس کو شائع کروایا ہے۔

Marfat.com

پانچواں باب

☆...... حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اطہار

☆...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور خلفاء کے نام

☆...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے چند خلفاء کا مختصر تذکرہ

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد

خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ:

یہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔
آپ کی ولادت ۱۰۰۰ھ میں سرہند شریف میں ہوئی۔ اوّلاً اپنے دادا شیخ عبدالاحد قدس سرہ کی تربیت میں رہ کر تعلیم و تربیت کا سلسلہ شروع کیا اور جب حضرت مجدد الف ثانی ۱۰۰۸ھ میں خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ بھی ساتھ میں تھے۔ ان کے بارے میں حضرت مجدد نے بہت بلند کلمات ارشاد فرمائے ہیں۔ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ فرزند عزیز فقیر کے معارف کا مجموعہ اور جذب و سلوک کے مقامات کا صحیفہ ہے۔

بچپن ہی میں صاحب کشف ہو گئے۔ خواجہ باقی باللہ کسی امورِ کونیہ (ہونے والے امور) کے بارے میں پوچھتے تو بلا توقف جو کچھ مشاہدہ کرتے وہ بیان کرتے۔ (1)

خواجہ محمد صادق نے فنون عربیہ شیخ محمد طاہر لاہوری سے اور دیگر علوم حکیم مولانا محمد معصوم کابلی سے پڑھے اور اٹھارہ سال کی عمر میں علوم ظاہری سے فارغ ہو گئے۔

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۱ سال کی عمر میں بروز جمعہ جمادی الاخریٰ ۱۰۲۱ھ میں ان کو خلافت و خلعت عطا فرمائی۔ (2)

---

(۱)...... روضۃ القیومیہ، ۲۸۱

(۲)...... حضرات القدس، ۱۹۱

Marfat.com

سرہند میں جب مرض طاعون کا بہت زور ہوا تو خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تک میں نہ جاؤں گا یہ بیماری ختم نہیں ہوگی چنانچہ آپ کو بخار ہو گیا اور روز دوشنبہ نہم ربیع الاول ۱۰۲۵ھ اپنے خالق و محبوب حقیقی سے جا ملے۔(3)

خواجہ محمد سعید خازن الرحمۃ قدس سرہ:

یہ امام ربانی مجدد الف ثانی کے دوسرے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت ماہ شوال ۱۰۰۵ھ میں ہوئی۔ بچپن ہی سے ولایت آپ کے چہرے سے پیدا و ہویدا تھی۔ جب سن شعور کو پہنچے تو تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ اکثر کتابیں شیخ محمد طاہر لاہوری سے پڑھیں۔ شیخ عبدالرحمٰن رمزی اور والد ماجد سے حدیث کی کتابیں پڑھیں۔ سترہ سال کی عمر میں درس و تدریس میں مشغول ہوئے اور تعلیق مشکوۃ المصابیح پر حاشیہ لکھا۔(4)

ایک روز حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا مجھ پر میدان قیامت اور میرے مریدوں کا پل صراط سے گزرنا مکشوف ہوا میں نے دیکھا کہ محمد سعید ہم سب سے آگے ہیں اور کتاب اعمال، سعید ہاتھ میں لئے ہوئے تھے پس ہم سب ہی جنت میں داخل ہو گئے۔(5)

آخری عمر میں حضرت مجدد الف ثانی بہت ہی کم طریقہ تعلیم فرماتے۔ طالبان حق کو مخدوم زادگان حضرت خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمتہ کے سپرد کرتے تھے اور فرماتے کہ ہر ایک قطب کے دو امام ہوتے ہیں تم دونوں بمنزلہ امام کے ہو۔(6)

---

(۳)......زبدۃ المقامات، ۳۰۵-۳۰۶

(۴)......تذکرہ مجدد الف ثانی، ۳۱۵

(۵)......حضرات القدس، ۲۰۲-۲۰۳

(۶)......حضرات القدس، ۲۰۳

Marfat.com

شہنشاہ اورنگزیب نے جو اس خاندان کے بہت ہی معتقد تھے خواجہ محمد سعید کو دہلی آنے کو کہا۔ حضرت ان کے اخلاص کی وجہ سے تشریف لے گئے اسی قیام کے عرصہ میں ایسا مرض لاحق ہوا کہ زندگی کی تمام امیدیں ختم ہو گئیں۔ آپ نے اپنے وطن کی طرف مراجعت فرمائی راستہ میں سنبھالکھ کے مقام پر ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۰۷۰ھ کو آپ نے انتقال فرمایا۔ جنازہ سرہند لایا گیا۔ خواجہ معین الدین نے نماز پڑھائی اور خواجہ محمد صادق کے قریب دفن کیا گیا۔ (7)

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ:

امام ربانی مجدد الف ثانی کے تیسرے صاحبزادے تھے۔ یہ مجدد الف ثانی کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

آپ کی ولادت بروز دوشنبہ ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ بمطابق ۷ مئی ۱۵۹۹ء بستی ملک حیدر میں ہوئی جو سرہند سے دو خام میل فاصلے پر ہے۔ بچپن ہی سے ولایت کے اثر ظاہر تھے۔ رمضان کے مہینہ میں دن میں ہرگز دودھ نہیں پیتے تھے۔ مغرب کے بعد ہی دودھ پی لیا کرتے تھے۔ (8)

آپ نے بعض کتابیں اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادق سے اور اکثر کتابیں اپنے والد ماجد اور شیخ محمد طاہر لاہوری سے پڑھیں صرف تین ماہ کے عرصہ میں قرآن شریف حفظ کر لیا۔

(۷)......حالات مشائخ نقشبندیہ ۲۱۱

(۸)......روضۃ القیومیہ ۳

Marfat.com

۱۶ سال کی عمر میں تحصیل علوم سے فارغ ہو گئے۔ ۲۷ ذی الحجہ ۱۰۲۱ھ کو آپ کا عقد مبارک حضرت مجدد الف ثانی کے ایک خلیفہ میر صغیر احمد رومی کی دوسری صاحبزادی بی بی رقیہ سے ہوئی آپ کی تمام اولاد انہی کے بطن سے ہوئی۔

۱۰۴۰ھ میں حضرت خواجہ محمد معصوم کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوا اور حضرت مجدد الف ثانی کے قبر مبارک سے سات ہاتھ مغرب کی طرف دفن ہوئیں اس کا حضرت خواجہ محمد معصوم کو بہت ہی صدمہ ہوا حتی کہ چند روز تک مریدوں کو توجہ بھی نہ دی۔ انہی ایام میں آپ کے خسر میر صغیر احمد رومی کا بھی انتقال ہوا۔ (9)

ذی الحجہ ۱۰۴۷ھ میں شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر حضرت خواجہ محمد معصوم سے بیعت ہوئے نیز شاہی خاندان کے اور بھی کئی افراد آپ سے بیعت ہوئے۔ (10)

آپ کو عرصہ سے وجع المفاصل کی شکایت تھی۔ ۱۰۷۸ھ میں اس مرض میں اضافہ ہو گیا تمام اطباء لاچار ہو گئے۔ آپ نے فرمایا دوا کی ضرورت نہیں لیکن محض بتقضائے سنت دوا کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ آخری وقت ہوا تو خود بھی سورہ یسین پڑھنا شروع کی یکا یک آپ نے "السلام علیك یا نبی الله" فرمایا اور پھر وصال ہو گیا۔ وصال دوپہر کے وقت بروز شنبہ ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ کو ہوا۔

جنازہ کی نماز آپ کے فرزند سوم حضرت شیخ عبید اللہ مروج الشریعۃ نے پڑھائی قصر معصومی سے جنوب کی طرف آپ کو دفن کیا گیا۔

---

(۹)...... جواہر معصومیہ، ۳۷

(۱۰)...... مکتوبات سیفیہ مکتوب نمبر ۲

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد فرخ قدس سرہ:

یہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے چوتھے صاحبزادے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی خود ان کے بارے میں فرماتے ہیں۔

محمد فرخ کی نسبت کیا لکھا جائے گیارہ سال کی عمر میں طالب علم اور کافیہ خواں ہو گیا اور بڑی سمجھ سے سبق پڑھا کرتا تھا۔ ہمیشہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا اور کانپتا رہتا تھا اور دعا کرتا تاکہ بچپن ہی میں دنیا کو چھوڑ جائے تاکہ عذاب آخرت سے نجات ہو جائے۔ مرض موت میں جو احباب اس کی بیمار پرسی کے لیے آتے تھے بہت ہی عجیب و غریب حالات کا مشاہدہ کرتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ جب طاعون کی وباء پھیلی تو اس سے خواجہ محمد فرخ اور ان کے چھوٹے بھائی خواجہ محمد عیسیٰ بھی متاثر ہوئے۔ لوگوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ جگہ رکھا تاکہ ایک دوسرے سے متاثر نہ ہوں۔ اتفاقاً خواجہ محمد عیسیٰ کا پہلے انتقال ہوا لوگوں نے خواجہ محمد فرخ کو اطلاع نہ دی اتنے میں انہوں نے خود فرمایا: اے بھائی تم نے بے وفائی کی کہ ہم سے پہلے چلے گئے۔

مولانا عبدالحئی جو اس وقت موجود تھے کہنے لگے بابا تم کس سے باتیں کرتے ہو؟ کہا محمد عیسیٰ انتقال میں ہم سے سبقت کر گئے۔ پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا فرمایا کہ ملائکہ ان کو غسل دے رہے ہیں اسی شام کو ۷ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ کو انتقال فرما گئے۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ (11)

(۱۱)...... جواہر معصومیہ، ۳۲ حضرات القدس، دفتر دوم، ۲۶۴۔ علماء ہند کا شاندار ماضی

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد عیسیٰ قدس سرہ:

یہ امام ربانی مجدد الف ثانی کے پانچویں صاحبزادے تھے ان کا یہ نام اس وجہ سے رکھا گیا تھا کہ جب آپ شکم مادر میں تھے تو حضرت مجدد الف ثانی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا تمہارے گھر میں فرزند تولد ہوگا اس کا نام ہمارے نام پر رکھنا۔

حضرت مجدد الف ثانی خود ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ محمد عیسیٰ سے آٹھ برس کی عمر میں لوگوں نے اس قدر خوارق و کرامات دیکھے کہ بیان سے باہر ہیں۔ غرض قیمتی موتی تھے جو امانت کے طور پر ہمارے سپرد کئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا احسان ہے کہ بلا جبر و اکراہ امانت والوں کی امانت ادا کردی۔ یا اللہ! تو ان کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور ان کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ (12)

حضرت خواجہ محمد اشرف قدس سرہ:

یہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے چھٹے صاحبزادے تھے مگر یہ شیرخوارگی کے زمانہ ہی میں انتقال فرما گئے۔ (13)

حضرت شاہ محمد یحییٰ قدس سرہ:

یہ امام ربانی مجدد الف ثانی کے ساتویں صاحبزادے تھے۔ آپ کی ولادت

---

(۱۲)......دفتر اول مکتوب، ۳۰۶

(۱۳)......خزینۃ الاصفیاء، ۶۱۰

زبدۃ المقامات، ۳۶۴

Marfat.com

باسعادت ۱۰۲۴ھ کو ہوئی۔ آپ کی ولادت کے وقت میں حضرت مجدد الف ثانی پر اس آیت کا الہام ہوا۔ ''انا نبشرك بغلام اسمه یحیی'' (ہم تجھے ایک یحییٰ نامی لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں) اس اشارہ کی وجہ سے مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے آپ کا نام یحییٰ رکھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ولادت کے بعد یہ الہام ہوا تھا کہ تمہارے گھر میں ایک لڑکا ہوگا جو تمہارے نام کو زندہ رکھے گا اس بشارت کی وجہ سے آپ کا نام یحییٰ رکھا گیا۔ (14)

آپ، قد و قامت، رفتار و گفتگو وغیرہ میں اپنے والد سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ آٹھ نو سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی کے زمانہ میں قرآن حفظ کر چکے تھے۔ ان کے وصال کے بعد اپنے بھائیوں سے تحصیل علوم معقول و منقول کی تکمیل کی۔ پندرہ سال کی عمر میں دین کی نشر و اشاعت میں مشغول ہو گئے۔

آپ کی شادی حضرت خواجہ باقی باللہ کی پوتی یعنی خواجہ عبید اللہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔

آپ اپنے بھائیوں کے ہمراہ ۱۰۶۷ھ میں حج کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کے والد ماجد یعنی حضرت مجدد الف ثانی کے انتقال کے وقت آپ کی عمر ۹ سال تھی۔ آپ کی وفات ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۰۹۶ھ میں ہوئی اور سرہند شریف میں ہی آپ کا مزار ہے۔

---

(۱۴)......روضۃ القیومیہ، ۳۱۰

زبدۃ المقامات، ۳۲۵

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی کی صاحبزادیاں

بی بی رقیہ:

آپ کا انتقال شیر خوارگی کی حالت میں ہو گیا۔

ام کلثوم:

ان کا انتقال بھی جلد ہی ہو گیا۔ چودہ سال کی عمر میں ۸ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ کو۔

خدیجہ بانو:

نکاح مجدد الف ثانی کے بھتیجے شیخ عبد القادر سے ہوا۔ آپ صاحب اولاد ہوئیں تین صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں ہوئیں۔

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور خلفاء کے اسماء

۱۔ شیخ آدم بنوری	۲۔ مولانا احمد برنی
۳۔ بدر الدین سرہندی	۴۔ امان اللہ لاہوری
۵۔ احمد دیبنی	۶۔ شیخ حسن برنی
۷۔ شیخ حمید بنگالی	۸۔ یار محمد قدیم
۹۔ یار محمد جدید بدخشی	۱۰۔ نور محمد پٹنی
۱۱۔ حاجی خضر خان افغانی	۱۲۔ صغیر احمد رومی
۱۳۔ شیخ طاہر بدخشی	۱۴۔ شیخ طاہر لاہوری
۱۵۔ خواجہ عبید اللہ عرف خواجہ کلاں	۱۶۔ خواجہ عبد اللہ
۱۷۔ شیخ عبد الحیٔ حصاری	۱۸۔ مولانا عبد الواحد لاہوری
۱۹۔ شیخ عبد الباری فاروقی بدایونی	۲۰۔ فرح حسین بروہی
۲۱۔ قاسم علی	۲۲۔ شیخ کرم الدین باب حسن ابدالی
۲۳۔ سید محب اللہ مانکپوری	۲۴۔ شیخ محمد صادق کابلی
۲۵۔ مولانا محمد صالح کولابی	۲۶۔ محمد صدیق
۲۷۔ میر محمد نعمان بدخشی	۲۸۔ مولانا محمد ہاشم
۲۹۔ شیخ مزمل	۳۰۔ حافظ محمود لاہوری

Marfat.com

۳۱۔ شیخ یوسف برنی
۳۲۔ مولانا یوسف سمرقندی
۳۳۔ حامد بہاری
۳۴۔ سید باقر سارنگ پوری
۳۵۔ سید حسین مانکپوری
۳۶۔ مرشد میرزمان بیگ
۳۷۔ غازی گجراتی
۳۸۔ شیخ مسلم بنوری
۳۹۔ حضر بہلول پوری
۴۰۔ مولانا عبدالغفور سمرقندی
۴۱۔ صوفی قربان قدیم
۴۲۔ صوفی قربان جدید
۴۳۔ مولانا قاسم علی
۴۴۔ شیخ حسن ترکی
۴۵۔ شیخ عبدالرحیم
۴۶۔ شیخ محمد مدنی
۴۷۔ شیخ عبدالعزیز نحوی
۴۸۔ شیخ زین العابدین
۴۹۔ شیخ علی طبری
۵۰۔ شیخ احمد استنبولی
۵۱۔ سید مبارک شاہ بخاری
۵۲۔ مولانا حسن بخاری
۵۳۔ قاضی تولک بخاری
۵۴۔ شیخ عیسیٰ مغربی

حضرت مجدد الف ثانی کے چند خلفاء کرام تذکرہ:

آپ کے خلفاء جن کو آپ نے خلافت و اجازت دی ہے ان کی مقدار میں اہل سیر کا اختلاف ہے۔ پانچ ہزار خلفاء اور مریدین کی تعداد نو لاکھ تک بتائی گئی ہے۔ ان میں سے چند معروف شخصیات کا تذکرہ یہاں پر کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ:

Marfat.com

ان کے بارے میں صاحب نزہۃ الخواطر تحریر فرماتے ہیں کہ......

حضرت آدم بن اسماعیل بن بہوہ بن یوسف بن یعقوب بن الحسن الحسینی سادات صحیح النسب میں سے تھے۔ان کا اصلی وطن کومودہ تھا مگر سرہند کے قریب قصبہ بنور میں سکونت اختیار کی۔(۱)

شروع میں شاہی لشکر میں ملازم تھے۔ کچھ عرصے بعد شاہی ملازمت کو چھوڑ کر اصلاح باطنی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس زمانے کے بہت سے مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر کسی سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ آخر ۱۰۳۱ھ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان دنوں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اجمیر میں تھے چند ہی ماہ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خلوت میں طلب فرما کر ارشاد کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔ بہت ہی کم عرصے میں اللہ نے آپ کو قبولیت عامہ عطاء فرمائی جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جب آپ نے ۱۰۵۲ھ میں لاہور کا سفر کیا تو آپ کے ساتھ دس ہزار اکابر ومشائخ تھے۔ لاہور اس زمانے میں بادشاہ شاہ جہاں کی زیر سلطنت تھا۔ بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ کہیں یہ لوگ فساد نہ کریں اس لیے اس نے وزیر سعد اللہ خان کو حالات معلوم کرنے لاہور بھیجا آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی اس نے بھی بادشاہ کو شکایت کی تو بادشاہ نے حضرت آدم رحمۃ اللہ علیہ کو مکہ معظمہ جانے کا حکم دیا۔ یہ تو پہلے ہی مکہ معظمہ کے مشتاق تھے اس لیے اہل وعیال کے ساتھ لاہور سے وطن ہوتے ہوئے مکہ معظمہ روانہ ہوئے پھر اسی

(۱)......نزہۃ الخواطر ۵/۱

Marfat.com

ارضِ مقدس ہی میں ۱۴ شوال ۱۰۵۴ھ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب مدفون ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۷ سال تھی۔ خلفاء کی تعداد ایک سو اور مریدین کی تعداد ایک لاکھ بتائی جاتی ہے۔ آپ کی باقیات صالحات میں سے چار صاحب زادے جن میں سے شیخ محمد اولیاء، شیخ محمد عینی اور شیخ غلام محمد تھے اور آپ کی دو صاجزادیاں بھی تھیں۔ (۲)

مولانا احمد برکی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کو برکی اس لیے کہتے ہیں کہ آپ برک شہر جو کابل وقندھار کے درمیان میں ہے۔ وہاں کے رہنے والے تھے۔

کہتے ہیں کہ ان کا ایک دوست تجارت کی غرض سے ہندوستان آیا اور وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا مرید بن گیا اور واپسی پر کچھ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتب بھی ساتھ لے گیا۔ جب مولانا برکی نے ان کا مطالعہ کیا تو ان کو بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا شوق پیدا ہوا اور حاضر خدمت ہو کر ایک ہی مہینہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر درجہ کمال کو پہنچ گئے اور طریقہ وتعلیم میں ممتاز ہو کر وطن واپس ہوئے۔

مولانا برکی کا انتقال ۱۰۶۲ھ میں ہوا۔ انتقال کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب میں مولانا برکی کی تعریف وتعزیت کی اور ان کے متعلقین کو وصیت فرمائی جس کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:

(۲)...... حضرات القدس دفتر دوم ۳۵۴
خزینۃ الاصفیا ۲/ ۶۳۵

Marfat.com

''حمد وصلاۃ اور تبلیغ ودعوت کے بعد عرض کرتا ہوں اور حضرت پناہ مولانا احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی ماتم پرسی بجالاتا ہوں، مولانا کا درجہ شریف یہ تھا کہ اس وقت مسلمانوں کے لیے اللہ کی آیات میں سے ایک آیت اور اس کی رحمتوں میں سے ایک رحمت تھے۔ اللھم لا تحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ (۳)

مولانا احمد دیبنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ دیوبند ضلع سہارنپور کے رہنے والے تھے۔آپ نے شروع میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں شرف تلمذ حاصل کیا اور پھر دوسرے علماء سے بھی علم دین حاصل کیا، پھر برہان پور چلے گئے وہاں شیخ معظم محمد فضل اللہ سے بیعت ہوئے اور ان کی خدمت میں رہے اور خلافت سے سرفراز ہوکر اکبرآباد (آگرہ) پہنچے تو حسن اتفاق سے ان دنوں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بھی آگرہ ہی میں تھا اور پھر حضرت مجدد الف ثانی سے بیعت ہوئے۔حضرت مجدد الف ثانی نے ان کو تربیت کے لیے اپنے خلیفہ خواجہ پیر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کردیا پھر یہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر وہاں ہی مقیم ہو گئے اور خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے، ایک عرصہ تک آگرہ میں ہی رہ کر مخلوق خدا کو فائدہ پہنچاتے رہے۔ایک رئیس آپ کو بنگال لے گئے، وہاں بھی آپ کو شہرت حاصل ہوئی۔

ستر سال کی عمر میں آگرہ ہی میں انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔(۴)

(۳)......سیرت امام ربانی، ص ۲۶۴-۲۶۵

(۴)......زبدۃ المقامات ص ۳۸۵

تذکرہ مجدد الف ثانی ص ۳۴۷

Marfat.com

مولانا بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ سرہند میں پیدا ہوئے وہاں پر ہی پرورش پائی پندرہ سال کی عمر میں حضرت مجدد الف ثانی کی بیعت سے مشرف ہوئے اور تقریباً سترہ سال حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر سلوک باطنی بدرجہ کمال حاصل کر کے خلافت پائی۔

صاحب نزہتہ الخواطر فرماتے ہیں کہ بدرالدین نے کئی کتابیں خواجہ محمد صادق سے پڑھیں جن میں سے، مطول مع حاشیہ سید شریف، شرح المطالع مع حاشیہ سید علی، شرح عقائد مع حاشیہ الخیالی، وغیرہ بھی تھیں۔

مشہور کتاب حضرات القدس آپ ہی کی تصنیف ہے اس کی ترتیب اس طرح ہے۔

حصہ اول: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت خواجہ باقی باللہ تک اکابر سلسلہ نقشبندیہ کے حالات ہیں۔

حصہ دوم: میں حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے صاحبزادگان اور خلفاء کے حالات ہیں اور آخر میں مولانا بدرالدین نے اپنے حالات تحریر فرمائے ہیں۔

حضرات القدس کے علاوہ آپ کی تصنیفات میں درجات الابرار، مجمع الاولیاء اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب روضۃ الخواطر کا ترجمہ بھی شامل ہے۔

آپ کی سنِ ولادت اور سنِ وفات باوجود کوشش کے معلوم نہ ہو سکے۔ (۵)

(۵)...... حضرات القدس، ۳۲۰

روضۃ القیومیہ، ۳۳۵

Marfat.com

شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ:

صاحب نزہتہ الخواطر فرماتے ہیں کہ شیخ بدیع الدین بن رفیع الدین بن عبدالستار انصاری شہر سہارنپور میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں پر کچھ کتابیں پڑھیں اور کافی عرصے تک حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے۔ مگر اصلاح باطنی کی طرف کچھ توجہ نہ دی حتی کہ فرض نمازوں میں بھی سستی ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نماز اور گناہوں کے چھوڑنے پر نصیحت کی اور فرمایا کہ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے علم میں بے برکتی ہوتی ہے۔ پھر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت دعا اور توجہ کی برکت سے جب دل صاف ہو گیا تو حضرت نے آپ کو تعلیم طریقت کی اجازت دے کر ان کے شہر سہارنپور رخصت فرما دیا۔ اور پھر بعد میں حضرت شیخ کے فرمانے پر آگرہ تشریف لے گئے اور مرجع خواص و عوام بن گئے کچھ حالات کی بنا پر بادشاہ وقت نے ان کو قید میں ڈلوا دیا اور ایذاء پہنچائی۔ اگرچہ بعد میں سلطان کو اس حرکت پر ندامت ہوئی اور حضرت سے معذرت بھی چاہی، اس کے بعد اپنے شہر سہارنپور واپس آ گئے اور پھر آخری وقت تک وہیں گوشہ نشین رہے۔ آپ کی وفات ۱۰۴۲ھ میں اپنے ہی وطن سہارنپور میں ہوئی۔ (۶)

شیخ حسن برکی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ حسن برکی شیخ احمد برکی کے شاگردوں میں سے تھے۔ علوم ظاہری کے

(۶)...... نزہتہ الخواطر، ۵/۹۱

Marfat.com

ساتھ علوم لدینہ پر بھی دسترس رکھتے تھے۔ جب حسن برکی نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف وتوصیف سنی تو حضرت سے بیعت کی اور کچھ عرصہ خدمت میں رہ کر پھر اپنے وطن واپس آ گئے اور اپنے استاد شیخ احمد برکی کی خدمت میں آخر تک رہے۔

شیخ احمد برکی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ حسن کو ان کا جانشین مقرر فرمایا جس کا ذکر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوب میں یوں فرمایا ہے۔

''غرض دوستوں پر لازم ہے کہ شیخ کی تقدیم میں توقف نہ کریں اور اس کو حلقہ بنا کر اپنے کام میں مشغول ہو جائیں۔ برادرم خواجہ اویس یہ بات دوسروں کو سمجھا کر حلقہ مشغولی کی طرف رہنمائی کریں اور شیخ حسن کی طرف ترغیب وترتیب فرمائیں۔ حسن کو بھی چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں کے دل کی حفاظت کریں اور برادری کے حقوق بجالائیں اور فقہ کی کتابوں کا مطالعہ نہ چھوڑیں۔ احکام شریعت کو پھیلائیں اور سنت کی اشاعت کی ترغیب دیں اور بدعت سے ڈراتے اور ہٹاتے رہیں اور ہمیشہ التجاء وتضرع وزاری کرتے رہیں ایسا نہ ہو کہ نفس امارہ دوستوں پر پیشوائی اور ریاست حاصل ہونے کے باعث ہلاکت میں ڈال دے اور خراب کر دے۔ ہر وقت اپنے آپ کو قاصر وناقص جان کر کمال کا طالب رہے اور نفس وشیطان دو بڑے دشمن گھات میں لگے رہتے ہیں ایسا نہ ہو کہ راستہ سے بھٹکا دیں اور محروم ونا امید کر دیں۔ (۷)

آخر وقت تک آپ نے اپنے آپ پر استاد کا شیوہ اختیار کیے رکھا اور قاطع بدعت

---

(۷)......دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۱

Marfat.com

بنے رہے اور پھر اپنے وطن عثمان پور میں ہی انتقال ہوا اور وہاں ہی مدفون ہوئے۔

شیخ حمید بنگالی قدس سرہ:

آپ کا وطن مولوف شہر منگل کوٹ ضلع بردوان بنگال ہے۔ آپ بہت ہی زیادہ صاحب تقوی وقناعت اور زہد وتوکل والے تھے۔ جس کا بیان تحریر میں نہیں آسکتا۔ تقریبا ایک سال حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور درجہ ولایت کی تکمیل کی اور پھر خلافت حاصل کر کے اپنے وطن مولوف روانہ ہوئے۔ وہاں بہت ہی جلدی مرجع عوام وخواص بن گئے۔ ان کے بیعت ہونے کا بہت ہی عجیب واقعہ لکھا ہے کہ......

شیخ حمید جب علم کی غرض سے بنگال سے لاہور تشریف لائے پھر تحصیل علوم کے بعد اپنے وطن مالوف جانے لگے تو آگرہ میں اپنے ایک دوست مولانا مفتی عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند دن رہنے کا ارادہ کیا۔ حسن اتفاق سے ان کے دورانِ قیام حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا آگرہ آنا ہوا اور ان کے پڑوس میں قیام پذیر ہوئے۔ شیخ حمید تو صوفیاء کے پہلے ہی خلاف تھے۔ ہمیشہ ان پر نکتہ چینی کیا کرتے تھے۔ جب شیخ حمید کو معلوم ہوا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بھی برابر ہی میں ہے تو انہوں نے سوچا کہ ان سے میری ملاقات نہ ہو اور کہیں مجھے ان کی صورت نہ دیکھنی پڑے۔ لہذا میں پہلے ہی کہیں اور منتقل ہو جاؤں اس غرض سے وہ دوسرے محلہ میں اپنی کتابوں اور سامان کے ساتھ منتقل ہو گئے مگر اللہ کا کچھ کرنا ایسا ہوا کہ دو تین دن کے بعد شیخ حمید جو اپنی ایک کتاب بھول گئے تھے مفتی عبدالرحمان کے گھر لینے گئے ابھی دونوں

Marfat.com

میں بات ہو رہی تھی کہ اتنے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور آپس میں ملاقات ہوگئی، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ حمید کو فرمایا (شیخ حمید ایں جا بودہ اند) شیخ حمید کیا یہاں پر تھے، ان پر نظر ڈالی اور پھر مراقبہ میں مشغول ہو گئے اور پھر جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو پیچھے پیچھے شیخ حمید بھی اپنی پرنم چشم کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانی کے گھر پر پہنچے اور بیعت کی درخواست کی اور بیعت ہو گئے اور پھر حضرت مجدد الف ثانی کی محبت دل میں ایسی اجاگر ہو گئی کہ اپنی ساری مصروفیات بھول گئے۔ چند روز آگرہ ہی میں قیام کیا اور پھر جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہند روانہ ہوئے تو شیخ حمید بھی ساتھ روانہ ہو گئے۔ تقریبا دو سال آستانہ عالیہ پر رہ کر تعلیم سلوک حاصل کیا اور پھر خلافت حاصل کر کے اپنے وطن مولوف روانہ ہوئے۔

آپ کا وصال ۱۰۵۰ھ میں اپنے ہی وطن مولوف میں ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ (۸)

شیخ طاہر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کے اجداد بدخشاں ترک خاندان سے تھے بہت ہی نیک طبیعت دراز قامت تھے۔ ابتداء میں فوج کے افسر تھے مگر ایک مرتبہ خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان لوگوں سے (یعنی فوج سے) الگ ہو جاؤ اور فقر کی زندگی اختیار کرو۔ لہذا جب خواب سے بیدار ہوئے تو آپ نے

(۸)...... حضرات القدس

Marfat.com

ترکِ ملازمت کر لی اس کے بعد آپ مرشد کامل کی تلاش میں پھرتے ہوئے شیخ عبدالجلیل بیانکی کی خدمت میں حاضر ہوئے اس زمانے میں حضرت خواجہ باقی باللہ کی عام شہرت تھی اس لیے دہلی کا سفر کیا مگر دہلی پہنچنے سے چند دن قبل خواجہ باقی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ وہاں خواجہ میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے ان کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا دیا۔ چنانچہ آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو گئے اور خانقاہ سرہند میں چند روز قیام کر کے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی برکات حاصل کیں اور خلافت حاصل کی۔ پھر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے کر جونپور تشریف لے گئے وہاں ایک فرزند بھی پیدا ہوا آخر عمر تک جونپور ہی میں مقیم رہے۔ اور ۱۰۴۷ھ میں وہیں انتقال ہوا۔ (۹)

خواجہ عبداللہ عرف خواجہ کلاں:

آپ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ یکم ربیع الاول ۱۰۱۰ھ کو پیدا ہوئے ابھی خواجہ عبداللہ اڑھائی سال کے تھے کہ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا چنانچہ ان کے بعد پرورش خواجہ حسام الدین نے کی۔ ظاہری و باطنی تعلیم کی تکمیل حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کی اور خلافت حاصل کر کے خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الرشید بنے۔

کہتے ہیں کہ ان کی ایک صاحبزادی کی شادی حضرت مجدد الف ثانی کے چھوٹے صاحبزادے حضرت یحیٰ سے ہوئی اس طرح ان کو حضرت مجدد الف ثانی سے

(۹)......نزہۃ الخواطر ۱۸۵/۵

Marfat.com

قرابت داری بھی حاصل ہوئی۔ آپ کی وفات ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۰۷۳ھ کو دہلی میں ہوئی اور والد ماجد کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ (۱۰)

خواجہ عبداللہ عرف خواجہ خورد رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ ۶ رجب ۱۰۱۰ھ بمطابق ۴ فروری ۱۶۰۲ء میں پیدا ہوئے۔ کہتے ہیں کہ شکل وصورت میں خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح تھے۔ والد کا انتقال بچپن میں ہونے کی وجہ سے ابتدائی تعلیم حسام الدین کے پاس حاصل کی اور کچھ کتابیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے بھی پڑھیں اور پھر حضرت مجدد الف ثانی کی خدمت میں رہ کر علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کیا اور خلافت بھی حاصل کی۔ حضرت مجدد الف ثانی کو ان سے بے حد محبت تھی جس کا اندازہ بعض مکتوبات سے لگایا جا سکتا ہے۔

خواجہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ قرآن کے حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت خوش گو شاعر بھی تھے، آپ کی وفات بروز بدھ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۰۷۴ھ میں ہوئی اور اپنے والد ماجد کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ (۱۱)

مولانا شیخ طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ طاہر لاہوری ۹۸۴ھ میں پیدا ہوئے انتہائی درجہ کے متبع سنت تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ معقولات ومنقولات میں بھی کمال رکھتے تھے۔

(۱۰)...... نزہۃ الخواطر ۵/۲۶۹

(۱۱)...... نزہۃ الخواطر ۵/۲۵۵

Marfat.com

اتباع شریعت کے غلبہ میں پیر کامل کو تلاش کرتے کرتے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اور پھر کئی سال خانقاہ ہی میں گزارے اور بہت ہی تواضع و عاجزی میں رہا کرتے تھے۔

ان پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا رعب بھی بہت طاری رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو امامت کے لیے فرمایا تو آپ کا رنگ فق ہو گیا۔ اعضاء لرزنے لگے۔ حافظ قرآن اور عالم ہونے کے باوجود آواز گلے میں بیٹھ گئی۔

حضرت نے ان کو خلافت عطا فرما کر لاہور کی طرف روانہ فرمایا اور پھر لاہور میں بہت سے لوگوں کو ان سے فائدہ ہوا ذریعہ معاش تفسیر وحدیث وغیرہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر فروخت کرکے کرتے تھے آپ کی وفات ۲۰ محرم ۱۰۴۰ھ میں ہوئی اور لاہور میں ہی دفن ہوئے۔

عبدالواحد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ:

ان کو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم وتربیت کے لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کر دیا تھا بہت ہی کثرت سے عبادت کرنے والوں میں سے تھے۔ ایک روز ہاشم کشمی سے فرمانے لگے کیا جنت میں نماز ہوگی؟ فرمایا نہیں، تو یہ جواب سن کر رونے لگے اور فرمایا کہ پھر وہاں ہم زندہ کیسے رہیں گے۔ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا، فرمایا کہ کبھی سجدے میں ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ سر اٹھانا اچھا نہیں لگتا۔ اور بھی اس قسم کے واقعات ان کے بارے میں مشہور ہیں۔ ان کی سن وفات معلوم نہ ہو سکی۔

Marfat.com

مولانا فرخ حسین بروِلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ماوراء النہر کے علماء میں سے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت میں ہندوستان کا سفر شروع کیا جب لاہور پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی آج کل لاہور ہی میں ہیں چنانچہ وہیں ملاقات ہوگئی پھر دوسرے سال خانقاہ سرہند میں حاضر ہوئے اور فیض صحبت میں سلوک کی تکمیل کے بعد خلافت حاصل کی۔
عاشورہ کے دن ۱۰۶۸ھ میں فجر کی نماز پڑھتے ہوئے آخری سجدے میں ڈھاکہ میں انتقال ہوا اور وہاں ہی ان کا مزار ہے۔ (۱۲)

خواجہ پیر محمد نعمان بدخشی رحمۃ اللہ علیہ:

ان کی ولادت ۹۷۷ھ سمرقند میں ہوئی، والد ماجد کا نام میر جلال الدین تھا۔ آپ کے آباء میں ایک بزرگ گزرے تھے جن کو شیخ بلبل کہتے ہیں۔ واقعہ یہ تھا کہ جب وہ تلاوت کرتے تو ان کے اردگرد بلبلیں آکر جمع ہو جاتیں اور نالہ میں مصروف ہو جاتیں بعض تو تڑپ تڑپ کر جان بھی دے دیتی تھیں۔ ان کا نام نعمان رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کی ولادت سے پہلے ان کے والد نے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہے ہیں کہ تمہارے گھر میں ایک بیٹا پیدا ہوگا اس کا نام میرے نام پر رکھنا۔
علوم ظاہری سے فارغ ہو کر حضرت امیر عبد اللہ عشقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بلخ حاضر ہوئے اور ان سے فیض باطنی حاصل کیا، ان کے اشارے سے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ نہایت ہی فقر و فاقہ میں گزارا۔

(۱۲)......نزہۃ الخواطر ۳۰۵/۵

Marfat.com

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہی حیات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجنا چاہا تو میر نعمان نے کچھ تردد کیا کہ میں تو آپ ہی کی خدمت میں رہوں گا تو خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شیخ احمد ایک آفتاب ہیں ہم جیسے ہزاروں ستارے ان کے اندر گم ہیں، اولیاء متقدمین میں ان جیسے بہت کم لوگ گزرے ہیں۔ اس پر میر صاحب تشریف لے گئے پھر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ میں کئی سال گزارے۔

میر نعمان کی شہرت صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ بیرون ہند میں بھی تھی۔ اس کو دیکھ کر بعض حاسدین نے بادشاہ وقت کو ان کے خلاف بھڑکایا تو بادشاہ نے ان کو دارالسلطنت اکبر آباد (آگرہ) بلوایا اور پوچھا کہ آپ اپنے کو ''میر'' کہلواتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ سید ہوں اور سید کو میر کہتے ہیں۔ پھر بادشاہ کے اصرار پر آپ نے برہان پور کا قیام چھوڑ کر اکبر آباد میں قیام فرمایا اور ارشاد وہدایت میں مشغول ہو گئے۔ آپ کی وفات ۱۸ صفر ۱۰۵۸ھ کو اکبر آباد میں ہی ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی ولادت علاقہ بدخشاں میں ہوئی۔ وہیں تعلیم حاصل کی اور پھر ہندوستان تشریف لائے۔ ابتداء میں میر نعمان کے ہاتھ پر بیعت ہوئے مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی تعلق تھا۔ تقریباً چھ سال میر نعمان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے، اسی دوران حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو طلب فرمایا۔ میر نعمان سے رخصت ہو کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تقریباً دو

Marfat.com

سال مسلسل خدمت میں رہے اور خوب برکات حاصل کیں۔

آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ اپنے اہل وعیال کو برہان پور سے لے آؤں اس وجہ سے حضرت سے رخصت مانگی اور کہا کہ دعا کریں کہ میں ہی دوبارہ حاضر ہو جاؤں تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (دعا کنم که در آخرت باهم یکجا جمع شویم) یعنی دعا کرتا ہوں کہ ہم آخرت میں ایک جگہ باہم یکجا ہو جائیں۔ ایسا ہی ہوا۔ ان کے جانے کے بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون۔" زبدۃ المقامات آپ ہی کی تصنیف ہے۔ جس میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اور حضرت کے پیر و مرشد خلفاء وصاحبزادگان کے حالات نہایت مستند طور سے قلم بند کئے گئے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا دفتر سوم بھی آپ ہی نے ۱۰۳۱ھ میں مرتب فرمایا جس میں ایک سو چوبیس مکتوبات ہیں۔ آپ کا انتقال برہان پور میں ہوا اور وہیں آپ کا مزار ہے۔

شیخ نور محمد پٹنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا شمار بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلفاء میں ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ علوم ظاہری حاصل کرنے کے بعد جب آپ کو پیر حق کی تلاش کرنی پڑی تو بہت سے لوگوں کے پاس اس سلسلہ میں حاضری ہوئی مگر تسلی وتشفی کسی سے نہ ہوئی، یہاں تک کہ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ تک رسائی ہوئی انہوں نے کچھ ترغیب فرما کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے بہت ہی جلد مقامات عالیہ پر فائز ہو گئے پھر حضرت مجدد الف ثانی نے ان کو خلافت واجازت تعلیم وطریقہ

Marfat.com

عطا فرما کر پٹنہ روانہ کیا وہاں جا کر شیخ نور محمد مخلوق سے گوشہ گیر ہوئے اور جنگلوں اور دریا کے کنارے اپنی زندگی بسر کرنے لگے۔ جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو یہ مکتوب تحریر فرمایا:

"میرے سعادت مند بھائی جس طرح اللہ کے اوامر و نواہی کے بجا لانے سے چارہ کار نہیں اسی طرح خلق کو حقوق کی ادائیگی اور اس کے ساتھ غم خواری کے سوا چارہ کار نہیں عارفوں کا قول ہے۔ اللہ تعالیٰ کے امر کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرنا ان دونوں کی طرف نظر رکھنا ان دونوں میں سے صرف ایک پر اختصار کرنا سراسر قصور ہے اور کل کو چھوڑ کر جزو پر کفایت کرنا کمالیت سے دور ہے۔ مخلوق کے حقوق کو ادا کرنا اور ان کی ایذاء پر صبر کرنا ضروری ہے اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہنا سہنا ضروری ہے۔" (۱۴)

اس خط کے بعد شیخ نور محمد نے شہر پٹنہ دریائے گنگا کے کنارے پر ایک مسجد اور ایک جھونپڑی بنائی اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ وہاں رہنے لگے اور چند دنوں ہی میں لوگوں کو ان سے بہت فائدہ ہوا۔

مولانا یار محمد قدیم بدخشی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلفاء میں سے ہیں ان کو قدیم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بعد ایک اور بھی ان کے ہم نام جو "دفتر اول" کے جامع بھی ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرق کرنے کے لیے ان کو قدیم کہتے ہیں بہت ہی کثرت سے دن کو روزہ رکھتے تھے۔ فقر و فاقہ کی

(۱۴)..... دفتر اول مکتوب نمبر ۱۷۰

Marfat.com

زندگی بسر کی، اسی میں حجاز مقدس کا سفر بھی کیا اور زیارت روضہ نبوی سے بھی مشرف ہوئے۔ آخری وقت میں اکبر آباد میں تشریف لے گئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔

مولانا یوسف سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ شروع میں حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے تھے بعد میں حضرت باقی باللہ نے ان کو بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرمایا۔ بہت ہی سادہ زندگی بسر کرنے والے تھے۔ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ سلوک کی منازل طے کیں تو درمیان میں کسی کام سے اپنے وطن روانہ ہو گئے۔ جب ۱۰۲۲ھ میں واپس ہوئے تو مرض الموت میں مبتلا ہو گئے اسی وقت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے اور توجہ فرمائی اس بیان کی برکت سے وہ درجہ کمال کو پہنچ گئے۔ پھر چند لمحوں کے بعد روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

کتابیات

۱۔اثبات النبوۃ، مجدد الف ثانی ادار مجددیہ کراچی

۲۔اربع انہار ابوسعید نقشبندی ادارہ مجددیہ کراچی

۳۔اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ادارہ مجددیہ کراچی

۴۔اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ، جناب ڈاکٹر محمد مظہر بقا، ادارہ تحقیقات اسلامی

۵۔بال جبرائیل علامہ محمد اقبال ادارہ تحقیقات اسلامی

۶۔بزرگان دین، مولانا محمد علی مظہری، الفیصل ناشران کتب لاہور

۷۔تائید مذہب اہل سنت، مولانا احمد سعید صاحب، مجلس نشریات اسلام، کراچی

۸۔تاریخ دعوت وعزیمت مولانا ابوالحسن ندوی، مجلس نشریات اسلام کراچی

۹۔تاریخ مسلمانان پاک وہند جناب سید ہاشمی فرید آبادی، مجلس نشریات سلام کراچی

۱۰۔تاریخ اولیاء مولانا محبوب الٰہی صاحب ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور

۱۱۔تذکرہ اولیاء پاک وہند مرزا محمد اختر دہلوی، محسن بکس اردو بازار لاہور

۱۲۔تذکرہ اولیاء پاک وہند، ڈاکٹر ظہور الحسن شارب، الفیصل پبلشنگ کمپنی لاہور۔

۱۳۔تذکرہ علماء ہند مولانا رحمان علی صاحب، الفیصل پبلشنگ کمپنی لاہور

۱۴۔تذکرہ مجدد الف ثانی، مولانا منظور احمد نعمانی، الفرقان لکھنو یوپی ہند

Marfat.com

۱۵۔ تو زک جہانگیری، مجدد الف ثانی

۱۶۔ تہلیلیہ، مترجم سلیم واحد سلیم، مجلس ترقی ادب لاہور

۱۷۔ جامع المجددین مولانا عبدالباری لکھنوی نامی پریس لکھنو

۱۸۔ جواہر مجددیہ خواجہ احمد حسین امروہوی، نامی پریس لکھنو

۱۹۔ جواہر معصومیہ، خواجہ احمد حسین امروہوی، نامی پریس لکھنو

۲۰۔ حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ محمد حسین کرتیوری نامی پریس لکھنو

۲۱۔ حدیقۃ الاولیاء (مفتی) غلام سرور لاہوری نامی پریس لکھنو

۲۲۔ حضرات القدس بدرالدین سرہندی محکمہ اوقاف پنجاب

۲۳۔ حضرت مجدد الف ثانی، زوار حسین شاہ صاحب ادارہ مجددیہ ناظم آباد کراچی

۲۴۔ خزینۃ الاصفیاء جناب غلام سرور لاہوری

۲۵۔ دورِ کوثر شیخ محمد اکرام صاحب فیروز سنز لمیٹڈ

۲۶۔ روضۃ القیومیہ کمال الدین خواجہ فیروز سنز لمیٹڈ

۲۷۔ ریاض المرتاض جناب نواب صدیق حسن فیروز سنز لمیٹڈ

۲۸۔ زبدۃ المقامات مولانا ہاشم کشمی

۲۹۔ سبحۃ المرجان مولانا غلام علی آزاد بلگرامی

۳۰۔ سفینۃ الاولیاء مولانا غلام علی آزاد بلگرامی

۳۱۔ سوانح عمری مجدد الف ثانی محمد احسان اللہ عباسی گورکھپوری

۳۲۔ سیرۃ امام ربانی محمد داؤد بن نور احمد امرتسری

Marfat.com

۳۳۔سیرۃ مجدد الف ثانی ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۳۴۔سیاسی مکتوبات مجدد الف ثانی جناب آبادشاہ پوری

۳۵۔صوفیائے نقشبند حکیم امین الدین احمد صاحب

۳۶۔علماء حق اوران کے کارنامے مولانا محمد میاں صاحب دارالاشاعت کراچی

۳۷۔علماء ہند کا شاندار ماضی مولانا محمد میاں صاحب دارالاشاعت کراچی

۳۸۔فقہائے ہند مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور

۳۹۔کلیات باقی محمد بن احمد مرادآبادی (ابوالخیر)

۴۰۔کلیات طیبات (خواجہ) باقی باللہ صاحب

۴۱۔کنز العمال علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی

۴۲۔لمعات التنقیح مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۴۳۔مآثر الامراء (پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب)

۴۴۔مبدا و معاد مجدد الف ثانی ادارہ مجددیہ کراچی

۴۵۔مجموعۃ الفتاوی عبدالحیٔ لکھنوی

۴۶۔مرقاۃ المفاتیح علی بن سلطان محمد (القاری) مکتبہ امدادیہ ملتان

۴۷۔مشائخ نقشبندیہ محمد نور بخش توکلی صاحب نوری بک لاہور

۴۸۔مشکوۃ محمد حسین بن مسعود صاحب قدیمی کتب خانہ کراچی

۴۹۔مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم قدیمی کتب خانہ کراچی

۵۰۔مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی نسیم احمد فریدی صاحب قدیمی کتب خانہ کراچی

Marfat.com

۵۱۔مقالات ومکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جناب غلام نبی صاحب قدیمی کتب خانہ کراچی

۵۲۔مناقب الصوفیہ جناب قطب الدین صاحب قدیمی کتب خانہ کراچی

۵۳۔نزھۃ الخواطر مولانا عبدالحیٔ لکھنوی قدیمی کتب خانہ کراچی

۵۴۔وصال احمدی جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ قدیمی کتب خانہ کراچی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بہار اسلام پبلی کیشنز کی مایہ ناز کتابیں

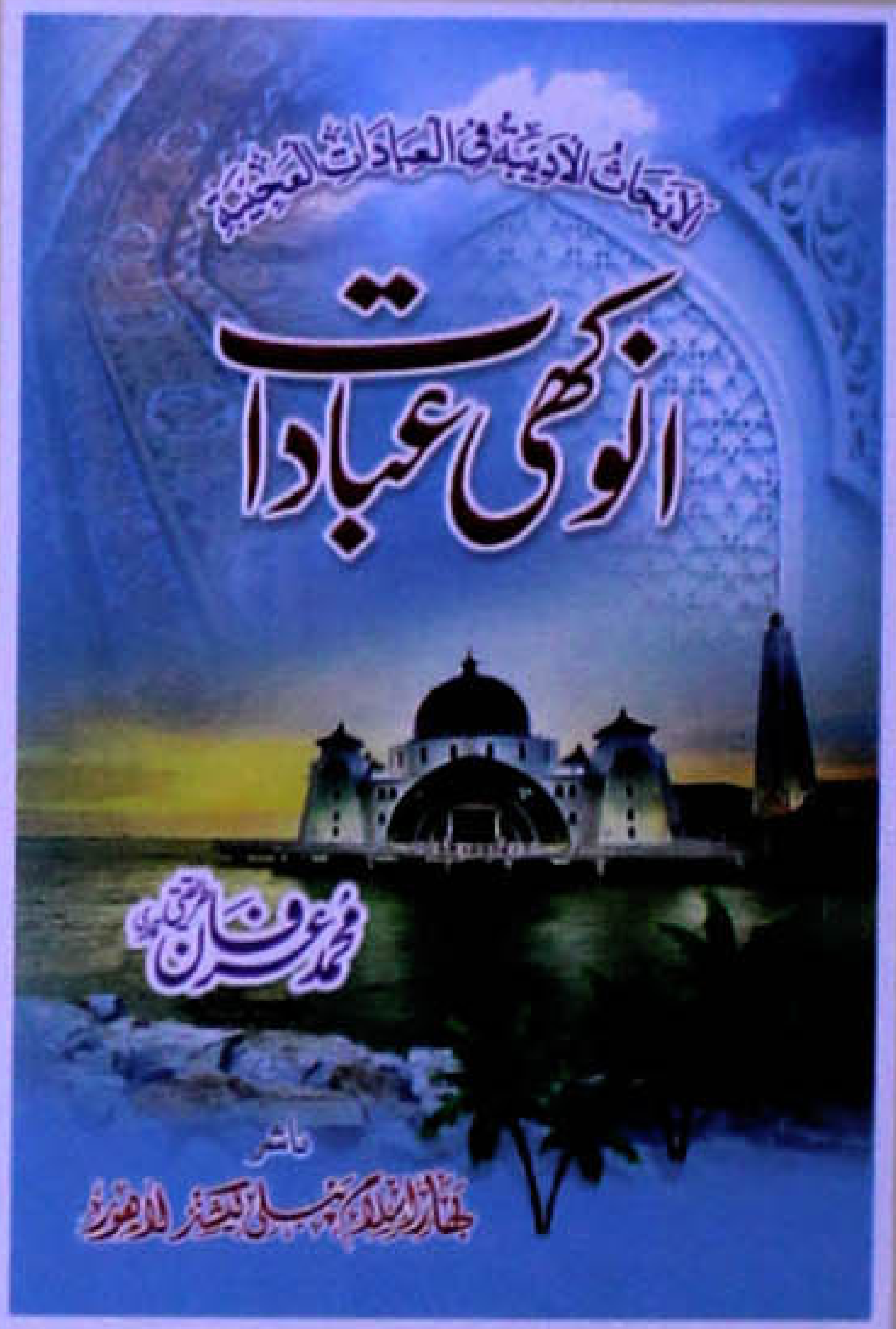

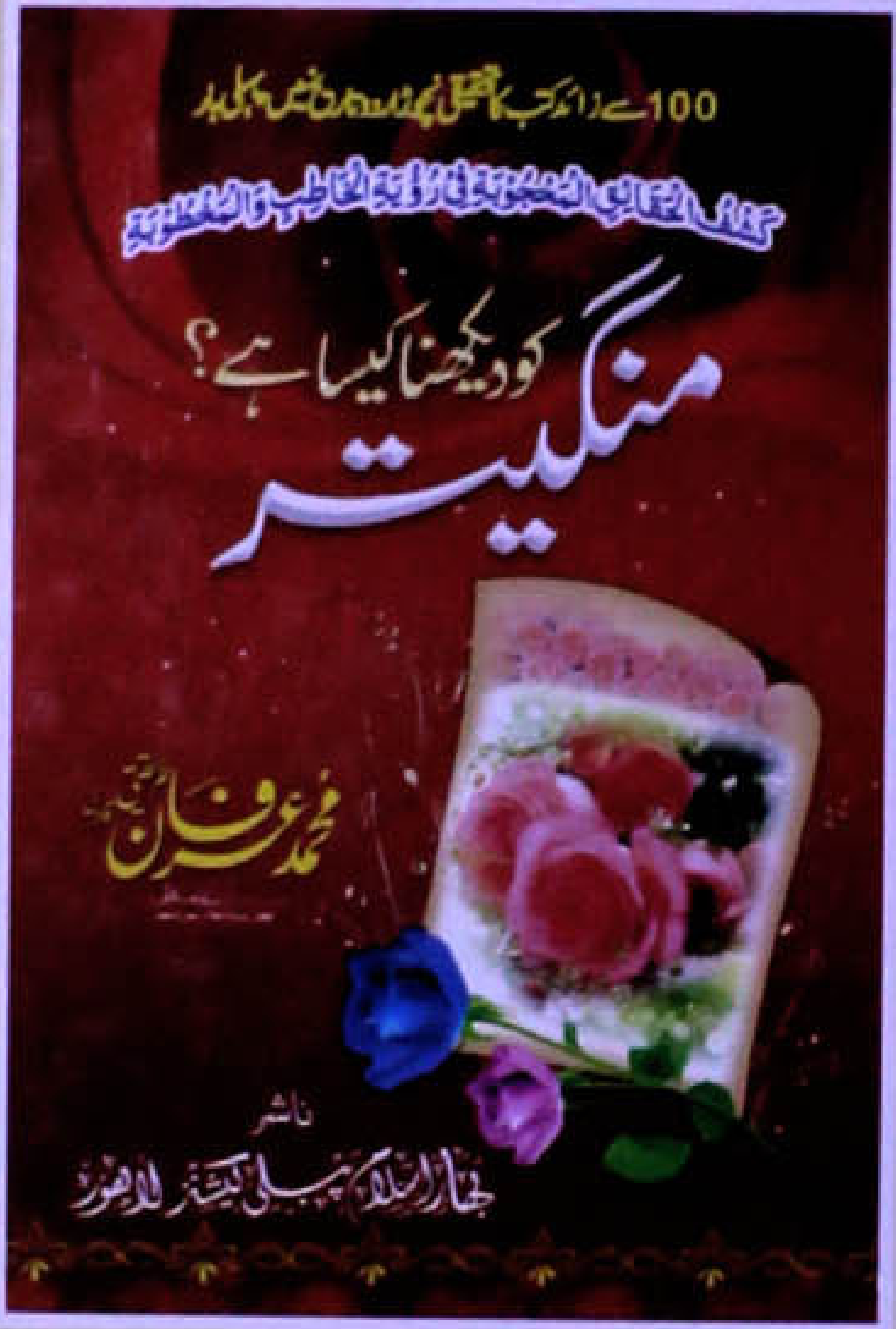

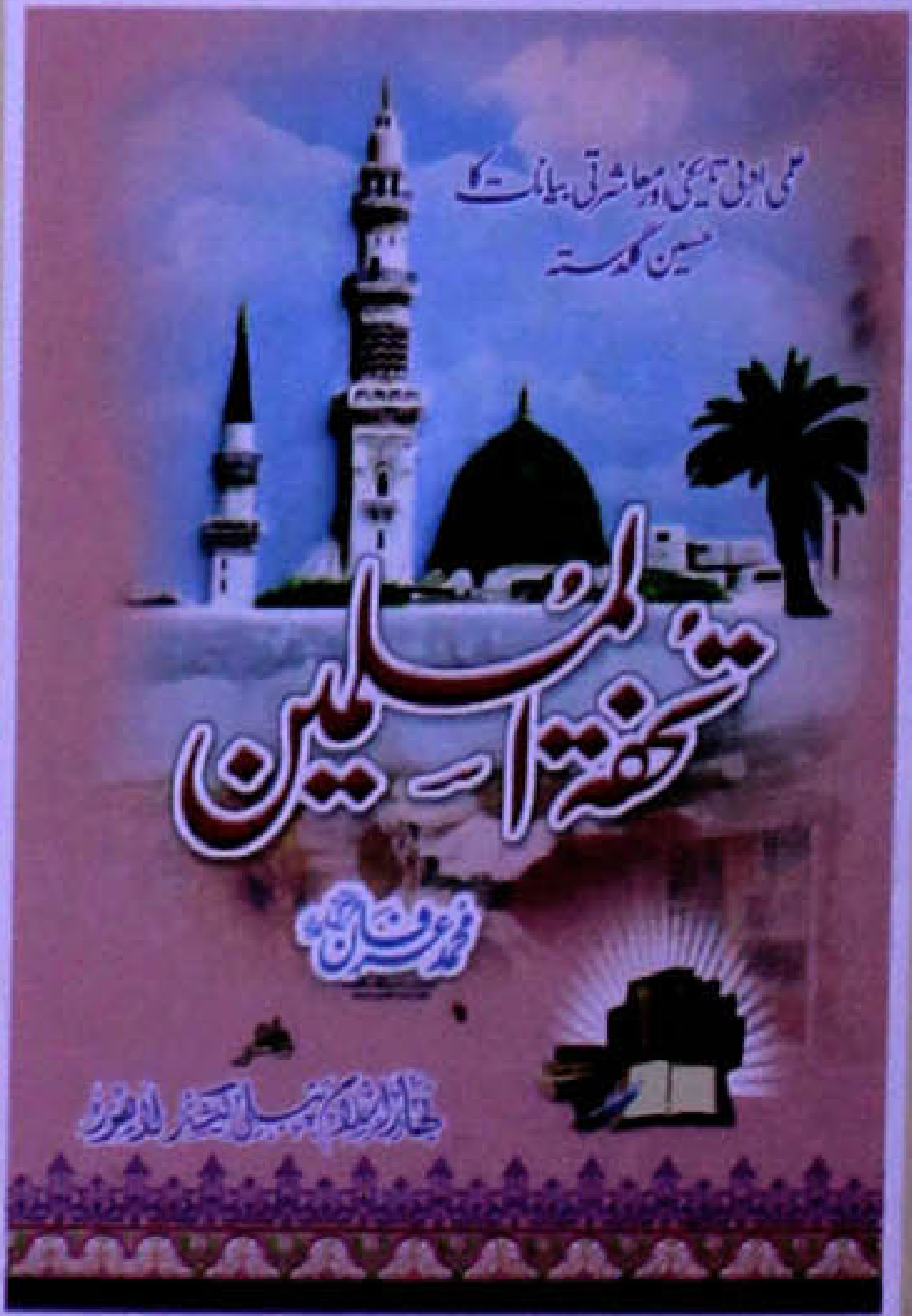

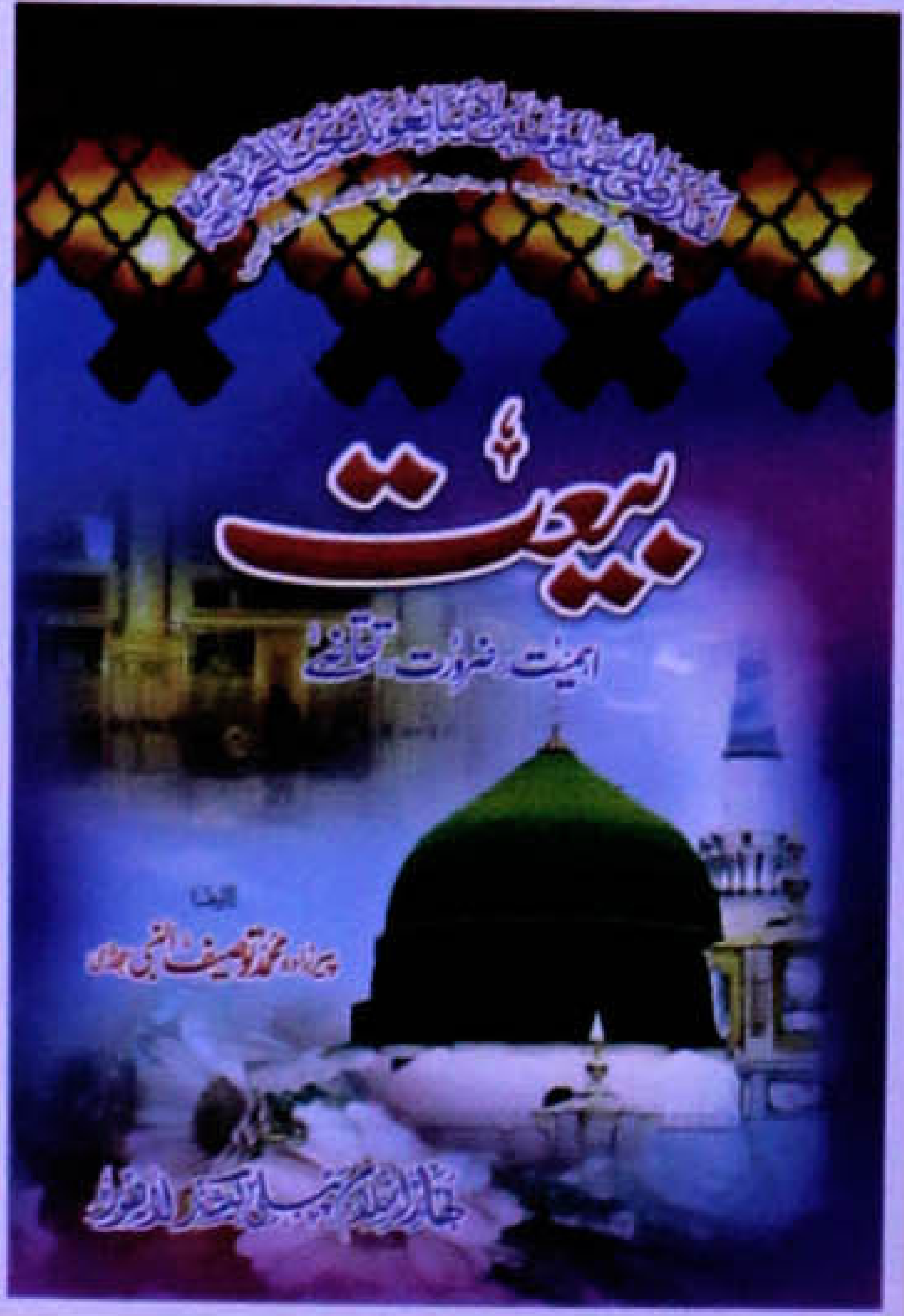

ناشر
بہار اسلام پبلی کیشنز لاہور
0333-4229760,0313-4642506